﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 21/ستمبر 2012ء

12/ذوالقعدہ 1433 ہجری قمری ❁ 28/تبوک 1391 ہجری شمسی

شمارہ 38

اللہ سب سے بڑا سخی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’مَیں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر مَیں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد از علامہ ھیثمی۔ جلد 9 صفحہ 13۔بیروت)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 46ویں جلسہ سالانہ کا اپنی تمام تر عظیم الشان روایات کے ساتھ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد

88 ممالک سے مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 27 ہزار 412 عُشّاقان خلافت کی جلسہ میں شمولیت

دعاؤں اور ذکرالٰہی اور اسلامی اخوت ومحبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل عظیم الشان روحانی ماحول۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز، زندگی بخش، روح پرور خطابات۔

دوران سال جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ان گنت افضال کا ایمان افروز اجمالی تذکرہ۔

مختلف دینی، علمی وتربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر۔ خواتین کی جلسہ گاہ میں ایک علیحدہ خصوصی سیشن میں خواتین مقررات کی تقاریر

عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب۔ امسال 5 لاکھ 14 ہزار 352 نئے افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے خصوصی مہمانوں کی تقاریر۔ معزز مہمانوں کی طرف سے اپنے ایڈریسز میں جماعت احمدیہ کی امن پسندی، خدمت انسانیت، ملکی تعمیر وترقی میں بھرپور شرکت اور فلاحی ورفاہی کاموں پر خراج تحسین۔

للّٰہی محبت اور مہمان نوازی کے جذبوں سے سرشار ہزاروں رضا کار مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں کی شاندار میزبانی کے مہمانوں کے دلوں پر گہرے اثرات۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے پروگرام اور دیگر ایمان افروز تفصیلات کی تشہیر۔

انٹرنیٹ اور میڈیا کے دیگر ذرائع سے جلسہ کی شاندار کوریج۔ حضورانور کے خطابات اور جلسہ کی تقاریر کے مختلف زبانوں میں براہ راست تراجم نشر کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 46واں سہ روزہ جلسہ سالانہ جماعت کی اپنی زمین حدیقۃ المہدی (آلٹن) کے خوبصورت اوروسیع علاقہ میں اپنی تمامتر عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ ذکر الٰہی، دعاؤں اور اسلامی اخوت ومحبت کے رُوح پرور ماحول میں بخیروخوبی منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں دنیا کے 88 ممالک سے مہمانان نے شمولیت کی۔ مختلف قومیتوں اور رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے 27ہزار 412 عشاقان خلافت مرد و زن، بوڑھے اور جوان اور بچے ایک خاص جذبہ اور شوق کے ساتھ اس جلسہ میں حاضر ہوئے اور یوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئے گئے الٰہی وعدوں کی صداقت پر عملی گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کو بشارت دی تھی کہ ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ کہ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ اس جلسہ میں بھی دنیا کے اطراف سے ہزاروں میل کا سفر کرکے اور ہر قسم کی روکوں کو پھلانگتے ہوئے مسیح محمدی اور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے پروانے اپنے پیارے امام کی زیارت وملاقات اور براہ راست آپ کی مجلس میں بیٹھ کر آپ کی دعاؤں سے حصہ پانے اور آپ کے خطابات سے فیضیاب ہونے کے لئے حدیقۃ المہدی میں حاضر ہوئے۔ ان میں بڑی عمر کے معذور افراد بھی شامل تھے اور کمسن بچے بھی۔ بعض مائیں اپنے چھوٹے گود کے بچوں کے ساتھ اس جلسہ میں آئیں تا کہ اس کی برکات سے وہ اور ان کی نسلیں بھرپور حصہ پاسکیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے 31/اگست کے خطبہ جمعہ میں میزبانوں اور رضا کاران جلسہ کو اہم ہدایات اور نصائح سے نوازا۔

2/ستمبر بروز اتوار حضور انور نے مسجد فضل، اسی طرح بیت الفتوح اور اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی میں جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے لئے موقع پر ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ اور پھر حدیقۃ المہدی میں تقریب معائنہ کے موقع پر انتظامات کو سراہتے ہوئے اور اپنی دعاؤں سے نوازتے ہوئے باقاعدہ طور پر جلسہ کے انتظامات اور ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔

کارکنان جلسہ سے خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ اگلے

جمعہ سے جلسہ شروع ہو رہا ہے اور آپ کارکنان نے اب تک جو انتظامات ہونے چاہئے تھے اس کے مطابق تمام کام سرانجام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دے۔ اور جمعہ پر مَیں تفصیلی ہدایات مہمان نوازی کے بارہ میں دے چکا ہوں ان کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور جو تجربہ کار ہیں اپنے معاونین کو بھی اسی طرح سمجھائیں کہ اُن کو آئندہ کام کرنے کی عادت ایسے پڑے جس کو وہ برکت سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں مردوں، عورتوں، بچوں اور بچیوں نے دینی جذبہ سے سرشار اور جماعتی روایات کے عین مطابق اپنے پیارے امام کی ہدایات پر کما حقہ عمل کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کی سعادت حاصل کی اور اپنوں اور غیروں پر اس میزبانی کے نہایت خوبصورت اور گہرے اثرات قائم کئے۔

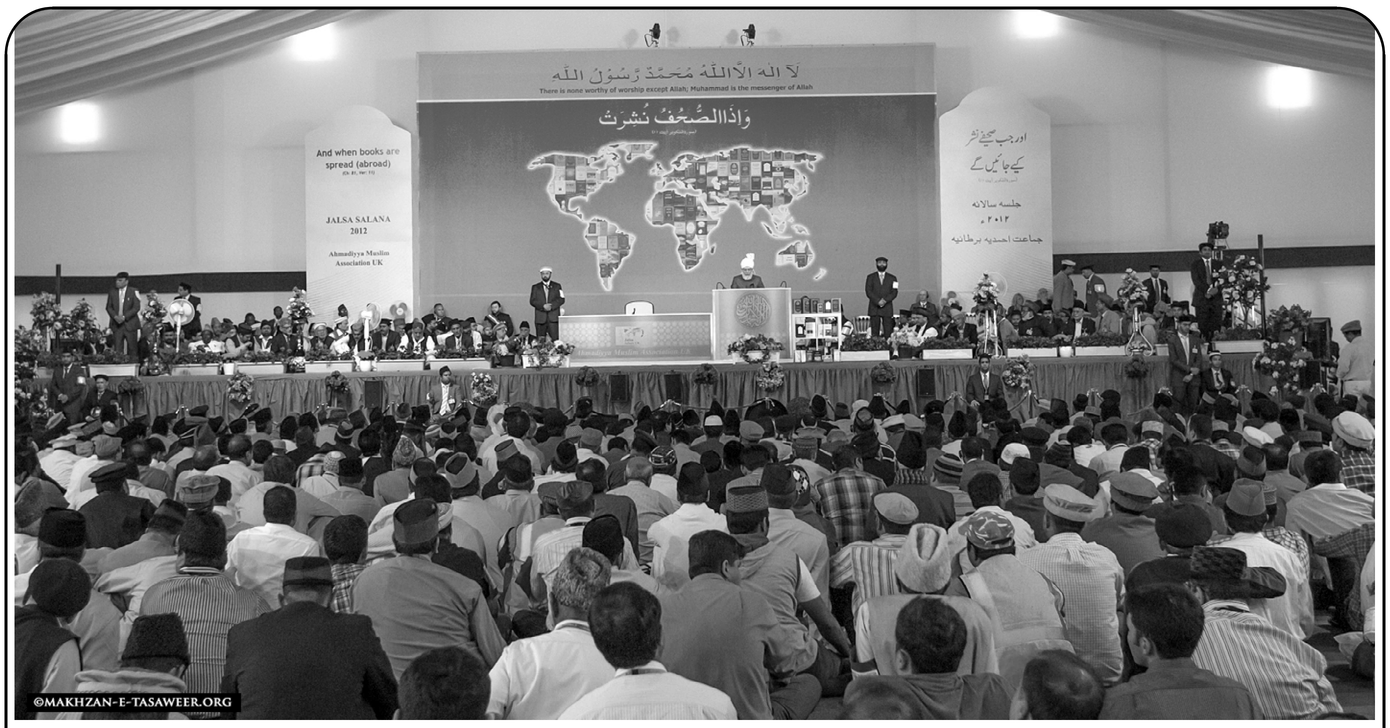

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس سے خطاب فرما رہے ہیں

7 ستمبر بروز جمعۃ المبارک حضور انور نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں جلسہ کے مقاصد کو پیش نظر رکھنے اور تقویٰ وطہارت میں ترقی کرنے کی تلقین فرمائی اور بعض انتظامی امور سے متعلق رہنمائی فرمائی۔

اسی روز سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب کے علاوہ ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے براہ راست خطاب فرمایا اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس ایمان افروز خطاب سے نوازا۔ اسی طرح اتوار کے روز حضور ایدہ اللہ نے ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے عشاقان خلافت کے دلوں کو گرمایا۔ اور مخالفین احمدیت کی اپنے منصوبوں میں ناکامی ونامرادی کا بھی ذکر فرمایا۔

اتوار کے روز عالمی بیعت کی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدۂ شکر ادا کیا گیا۔ امسال 5 لاکھ 14 ہزار 352 نئے افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علماء سلسلہ نے مختلف موضوعات پر نہایت پُرمغز علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ یہ تقاریر اردو یا انگریزی میں تھیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ دنیا کی مختلف زبانوں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم بھی جلسہ کی تمام کارروائی نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلسہ کے تینوں دن موسم نہایت خوشگوار رہا۔ تمام شعبہ جات نے اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے تمام انتظامات پہلے سے ہر لحاظ سے بہتر رہے۔

ہفتہ کی شام مختلف ممالک سے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں وکالت تبشیر کے تحت ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اور سرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اور جلسہ کے سٹیج سے جماعت کی امن پسندی، محبت اور بھائی چارے کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔

عالمی بیعت کا ایک منظر

ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے اپنی شاندار روایات کے مطابق جلسہ کے تمام پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اور جلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جو جلسہ سے قبل ہی شروع ہو گئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ ایم ٹی اے کی ان نشریات اور اس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہو کر اس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

ایم ٹی اے 3 العربیۃ نے اس سال پہلی مرتبہ علیحدہ چینل پر جلسہ کے تمام پروگرامز کو Live نشر کیا اور اس کے علاوہ متعدد پروگرام عربی زبان میں اس موقع کی مناسبت سے پیش کئے گئے۔

جلسہ کے موقع پر خصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادر تصاویر بھی شامل تھیں۔ اس نمائش کو کثیر تعداد میں احباب نے دیکھا اور اس کو خوب سراہا۔

اس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، شعبہ ہومیوپیتھی۔ رسالہ ’’ھوالشافی‘‘ اور آڈیو وڈیو کیسٹس وغیرہ کے سٹالز بھی لگائے گئے۔

اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینیٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے کاموں کی تفصیل پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔

جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

حضور انور کے خطاب کے دوران ہزاروں حاضرین ہمہ تن گوش ہیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر213

مکرم محمد فیتحی صاحب

تعارف اور خاندانی پس منظر

مکرم محمد فیتحی صاحب لکھتے ہیں کہ:

میرا تعلق مراکش سے ہے جس کے ساحلی شہر ''آسفی'' کی ایک مضافاتی بستی میں میری پیدائش 1969 میں ہوئی۔ جبکہ تقریباً نو سالوں سے مَیں امریکہ میں رہائش پذیر ہوں۔

مَیں نے ایک ایسے گھر میں پرورش پائی جس میں مذہب صرف نماز ادا کرنے اور چند ایسے خرافاتی عقائد کا نام تھا جن کے بارہ میں نہ مجھے صحیح طور پر علم تھا نہ مَیں ان کی صحت یا بطلان سے واقف تھا۔ میرے ایک چچا حافظ قرآن تھے، لیکن وہ بھی دیگر پیشہ ور حفاظ کی طرح مختلف مجالس میں اور ہر جمعرات کی رات مسجد میں تلاوت کرتے تھے۔ جس کے بعد چائے کا دَور ہوتا اور پھر اِدھر اُدھر کی لایعنی باتیں کرنے کے بعد یہ مجلس برخاست ہو جاتی۔ میرے نزدیک دین ایسی ہی باتوں کے مجموعہ کا نام تھا۔

1982ء میں مَیں نے ہائی سکول میں داخلہ لیا تو مجھے اپنی بستی چھوڑ کر شہر منتقل ہونا پڑا۔ جہاں میری زندگی یکسر بدل گئی۔ ہائی سکول میں مَیں نے ایک ایسا اسلام دیکھا جو کم از کم میرے لئے نیا تھا جس میں وقت پر نماز کی ادائیگی، نماز فجر کی ادائیگی کے لئے جاگنا، سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھنا اور جمعہ کی نماز کا اہتمام کرنا وغیرہ۔ لیکن افسوس کہ نوعمری کی آزاد خیالی اس کا پاس نہ کرسکی اور زندگی رمضان کے روزوں کے علاوہ باقی دینی عبادتوں سے خالی ہی گزرنے لگی۔

ایک واقعہ نے عبادت کی طرف مائل کردیا

1994ء میں میرے اندر ایک واقعہ کی بنا پر حیرت انگیز تبدیلی آئی اور اچانک بے دینی سے میرا رجحان دین کی طرف ہوگیا۔ ہوا یوں کہ میری ایک رشتہ دار بہن کو جنّ پڑ گئے اور جب دورہ پڑا اُس وقت مَردوں میں سے صرف میں ہی وہاں پر موجود تھا اس لئے جب جنّ نکالنے والا مولوی آیا تو مجھے وہیں پر موجود رہنا پڑا۔ جنّ نکالنے کا یہ عمل تین گھنٹے تک جاری رہا جس میں مولوی صاحب نے قرآن کریم کے ذریعہ جنّ کو بلوایا اور بالآخر نکلنے پر مجبور کر دیا۔

مَیں حیرت کی تصویر بنا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک میرے دل اور ضمیر نے مجھے ملامت کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا کہ تم نے دیکھا نہیں کہ قرآن کس قدر تاثیرات کا حامل ہے؟ کیا اس کلام الٰہی نے جنّ کو بولنے اور انسانی وجود چھوڑنے پر مجبور نہیں کر دیا؟ پھر کب تک تم دین سے دور بھاگتے رہوگے؟ اور کب وہ وقت آئے گا جب تم احکامِ خداوندی کی پابندی کروگے؟

یہ سوچ کر مَیں نے پنجوقتہ نمازوں، روزہ، تلاوت قرآن کریم اور نوافل وغیرہ کی ادائیگی شروع کر دی۔ ذکر الٰہی میں اس طرح مشغول رہنے سے مجھے روحانی راحت اور سکینت میسر آئی اور ایسے لگا جیسے میں آسمانوں میں اڑنے لگا ہوں۔

جنوں کے بارہ میں شک

مَیں جنّوں کے اس واقعہ پر غور کرتا رہا جس کے بعض امور میری خصوصی توجہ کا باعث بنے۔ مثلاً یہ کہ جنّ نے بولتے ہوئے کہا تھا کہ اس لڑکی نے غسلخانے میں مجھ پر گرم پانی گرایا تھا اس لئے مَیں سزا کے طور پر اس کے سر پر سوار ہوگیا ہوں۔ اور پھر جب مولوی صاحب نے قرآن کریم کی بعض آیات پڑھیں تو جنّ نے مجبور ہوکر کہا کہ اب مَیں اس لڑکی کو چھوڑتا ہوں۔ مجھے یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ غسلخانے میں جنّ پر گرم پانی گرانے سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ پھر اگر یہ جنّ اس بچی کو چھوڑ کر جانے کا وعدہ کرتا ہے اور نکل جاتا ہے تو پھر ہر تیسرے چوتھے روز لڑکی کو دوبارہ وہی دورہ کیوں پڑ جاتا ہے؟ جس کے بعد مولوی صاحب وہی کہانی دہراتے ہیں اور پھر جنّ نکلنے کے بعد وعدہ خلافی کرتا ہے اور دوبارہ آ دھمکتا ہے؟

[تبصرہ

دراصل یہ اس خرافاتی سوچ کے شاخسانے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنّ غلسخانے میں اور گندی جگہوں پر موجود ہوتے ہیں اور جب کوئی ان پر گرم پانی وغیرہ پھینک دے تو یہ اس پر سوار ہوجاتے ہیں اور اس سے عجیب و غریب حرکات کرواتے ہیں۔ ان سے بھلا یہ تو کوئی پوچھے کہ جو جنّ باوجود دکھائی نہ دینے کے گرم پانی سے متأثر ہوسکتا ہے اسے ٹھنڈے پانی سے بھی تو متأثر ہونا چاہئے۔ اور جو گرم پانی سے متأثر ہوجاتا ہے شدید گرم پانی مسلسل گرانے سے وہ مر بھی تو سکتا ہے۔ لیکن کوئی مولوی ان باتوں کو نہ سوچتا ہے نہ ہی ان کا ذکر کرتا ہے۔ پھر اس سوال کا جواب بھی کوئی نہیں دیتا کہ آخر یہ جنّ غسلخانے میں بیٹھ کر کرتا کیا ہے؟ کیا یہ اسی انتظار میں بیٹھا رہتا ہے کہ کب کوئی مجھ پر گرم پانی گرائے اور مَیں اس کے سر پر سوار ہوجاؤں؟! مزید تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ جنّ پہچان بھی لیتا ہے کہ کون شخص اس کی اس دیومالائی حیثیت پر ایمان لاتا ہے اور کون نہیں۔ کیونکہ یہ صرف اسی کے سر پر سوار ہوتا ہے جو اس کی اس حیثیت کا معترف اور اس سے خائف ہے۔

کاش کوئی ان کو سمجھائے کہ ایسے مریض کا جا کر علاج کرواؤ تا وہ آئے دن کے دوروں سے نجات پا کر صحتمند زندگی گزار سکے۔ اکثر اوقات ایسے حادثات میں یہی دیکھا گیا ہے کہ جنّ نکالتے نکالتے مولوی حضرات ایسے مریض کی جان ہی نکال دیتے ہیں۔ (ندیم)]

دین اور سیاست

مَیں جنّوں کے واقعہ کے بعد نماز اور عبادات میں مشغول ہوگیا تھا لیکن میری یہ حالت قائم نہ رہی کیونکہ یونیورسٹی کی آب وہوا میری توجہات کا مرکز بن گئی تھی جہاں کئی اسلامی فرقوں کی سیاسی تنظیمیں کام کررہی تھیں۔ ہر ایک کا آخری ہدف حکمرانی کا حصول تھا گو اس کے طریقے مختلف بیان کئے جاتے تھے۔ ان سب میں مجھے جماعت اسلامی کا طریق بہتر نظر آیا لیکن اس کا بھی بنیادی نقطہ چوری چھپے اپنی تعداد بڑھانا اور تمام کام مخفی طور پر سرانجام دینا تھا۔ اس کے جواز کے طور پر وہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابتدا میں کمزوری کی حالت میں چھپ کر تبلیغ کی اور اپنی تعداد بڑھائی۔ مَیں نے کوشش کر کے جماعت اسلامی کی رکنیت اختیار کر لی۔ لیکن کیا اس کی رکنیت حاصل کرنے کے بعد مجھے کوئی روحانی ترقی حاصل ہوگئی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پہلی حالت بھی جاتی رہی۔ مجھے ایسے لگا کہ مَیں آسمانوں میں پرواز کرتا کرتا روحانی لحاظ سے تحت الأرض جا پہنچا ہوں۔ گو ظاہری طور پر نمازوں کا التزام تھا لیکن سوائے ٹکّروں کے اس کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ عبادتوں اور رروحانی امور سے کہیں زیادہ توجہ سیاست کی طرف تھی۔ اس وقت مولانا مودی، سید قطب اور حسن ترابی جیسی شخصیات میرے آئیڈیل تھے۔

وقت گزرتا چلا گیا اور مَیں نے گریجوایشن کر لی جس کے بعد ساری سیاسی سرگرمیوں اور بناوٹی رکھ رکھاؤ کو چھوڑ کر زندگی کی حقیقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یونیورسٹی کی دیواروں کے اندر کی زندگی اس سے باہر کے ماحول سے کلیۃً مختلف تھی۔ جہاں حقیقت سے آنکھ نہیں چرائی جاسکتی تھی۔ لہٰذا ہر قسم کی سیاسی سوچیں جاتی رہیں اور گھر بار، بیوی بچے اور کام کاج کے ہوتے ہوئے دینی حالت میں سے صرف ظاہری عبادت ہی رہ گئی۔

[تبصرہ

دراصل ان سیاسی تنظیموں کی یہی حقیقت ہے۔ انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں لینے کے لئے دین کا لباس اوڑھا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے اصل اہداف محض سیاسی ہیں۔ اور ان اہداف کو حاصل کرنے کے لئے وہ دین کو استعمال کررہے ہیں۔ اور ایسی صورتحال میں نہ روحانی ترقی نصیب میں رہی ہے نہ سیاسی۔

ان کی مفسدانہ سوچوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپ کر تبلیغ کرنے سے کیا نسبت؟! وہ لوگوں کو امن سلامتی کی تعلیم دیتے تھے یہ تخریب کاری اور بربادی کا درس دے رہے ہیں۔ وہ روحانی ترقیات اور خدا سے وصال کی باتیں سکھاتے تھے۔ جبکہ اِن کی کوششوں کا نتیجہ یہی ہے کہ انسان عبادتوں کی بجائے محض سیاسی خیالات کا اسیر ہوکر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ مکرم محمد فیتحی کے بیان سے ظاہر ہے۔ (ندیم)]

میری لاٹری نکل آئی

کچھ عرصہ کے بعد مَیں بے روزگار ہوگیا۔ نہ کوئی کام ملتا تھا اور نہ ہی زندگی کی گاڑی کو چلانے کے لئے کوئی اور ذریعہ تھا۔ میری انتہائی کوشش اب یہی تھی کہ دستِ سوال دراز کرنے کی نوبت نہ آئے۔ مَیں نے رو رو کر دعا کی کہ خدایا مجھے اپنی جناب سے رزق عطا فرما اور لوگوں سے سوال کرنے سے محفوظ رکھ۔ مَیں اسی حالت میں نہایت مشکل ایام گزار رہا تھا کہ ایک دن مجھے امریکہ سے ایک خط ملا۔ کھول کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قرعہ اندازی کے ذریعہ میرا نام بھی امریکن ویزہ لاٹری میں نکل آیا ہے۔ اسی خط میں مجھے امریکا جانے کے لئے بعض فارمز اور کاغذات ارسال کئے گئے تھے۔ مَیں نے یہ دیکھتے ہی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول فرمالی ہیں۔ لیکن امریکہ کے سفر کے لئے ایک بڑی رقم درکار تھی اور میرے پاس اس غرض کے لئے ایک پائی بھی نہ تھی۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے میری خاص مدد فرمائی اور ایسے لوگوں کے دلوں میں خود تحریک فرمائی جنہوں نے میری مالی مدد کی اور میرے پاس خدا کے فضل وکرم سے محض ایک ہفتہ کے اندر اندر 8000 امریکن ڈالرز کی خطیر رقم اکٹھی ہوگئی اور مَیں نومبر 2003ء میں امریکہ کے لئے عازمِ سفر ہوگیا۔

سفر میں غیر معمولی خدائی مدد

یہ میرا پہلا سفر تھا اور رراستے میں فرانس سے طیارہ تبدیل کرنا تھا اور مجھے ان امور کے بارہ میں نہ کوئی علم تھا، نہ تجربہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری یہ مشکل بھی حل فرمادی اور مراکش سے فرانس تک کے سفر میں میرے ساتھ والی سیٹ پر ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک معروف مراکشی رائٹر ہے اور یورپ میں سکونت پذیر ہے۔ اس نے خود ہی مجھے کئی امور کے بارہ میں بتایا نیز اس قدر مہربان واقع ہوا کہ فرانس پہنچنے پر مجھے اس جہاز تک پہنچا کر واپس لوٹا جس کے ذریعہ میں نے امریکہ تک کا سفر کرنا تھا۔

اب آگے کے سفر کا مرحلہ تھا۔ مجھے امریکہ کے سفر اور وہاں جا کر پیش آنے والے حالات سے کچھ واقفیت نہ تھی۔ اس کا بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی انتظام فرمادیا اور میرے ساتھ والی سیٹ پر ایک فرانسیسی میاں بیوی بھی امریکہ جارہے تھے۔ انہوں نے میرے ساتھ باتیں شروع کردیں اور میرے حالات سے آگاہی کے بعد مجھے قابلِ قدر مشورے دیئے اور بتایا کہ وہاں جا کر جو کاغذات ملیں انہیں سنبھال کر رکھنا کیونکہ ان کاغذات کا دوبارہ حصول بہت مشکل ہے۔

پھر امریکہ پہنچنے کے بعد میرے پاس نہ کوئی رہائش کا انتظام تھا نہ کوئی رشتہ دار یا دوست۔ لیکن وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو مسخر کردیا جس کے پاس مَیں نے چار ماہ گزارے لیکن اس نے مجھ سے ایک پیسہ بھی نہ مانگا۔

مجھے اس وقت تو یہ بات سمجھ نہ آئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کو میری مدد کے لئے کیونکر مسخر کردیا تھا۔ لیکن امریکہ میں پانچ سال گزارنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ میری غیر معمولی مدد کا اصل ہدف کیا تھا۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ جسے میں مالی طور پر مضبوط ہونے اور کشائش کا ذریعہ سمجھ رہا تھا اس ہجرت سے اصل مقصود کچھ اور تھا۔

ان امور کی سمجھ مجھے بیعت کرنے کے بعد آئی کہ کیوں خدا تعالیٰ اپنی خاص مدد وتائید فرماتے ہوئے مجھے اس ملک میں لایا اور کیوں ہر قدم پر میری راہنمائی ہوتی گئی اور ہر سہولت میسر آتی گئی۔ اس کا مقصد میرا احمدیت سے تعارف اور اسے قبول کر کے مسیح محمدی کی غلامی میں آنا تھا۔ (اس کا بیان اگلی قسط میں کیا جائے گا۔)

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر22

✿......**باب 12 کی آیات 38 تا 40** نہایت معرکۃ الآراء آیات ہیں اوران کو اگر مسیحی حضرات غور سے پڑھیں تو ان کو ماننا پڑے گا کہ وہ حضرت مسیح کی اصل تعلیم کو بالکل چھوڑ چکے ہیں اور اس سے بہت دور جا چکے ہیں۔ لکھا ہے:۔

'اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔اس نے جواب دے کر ان سے کہا اس زمانہ کے برے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا'۔

(متی باب 12 آیت38 تا40)

اب ذرا توجہ کیجئے! عیسائی صاحبان کہتے ہیں کہ یسوع نے مردہ زندہ کیا اور یہ نشان ہے۔ بیماروں کو شفا دی اور یہ نشان ہے۔ بدروحوں کو نکالا اور یہ نشان ہے۔سمندر پر چل کر دکھایا اور یہ نشان ہے۔ ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور وہ تھم گئے یہ ایک نشان ہے۔ پانچ ہزار کو روٹی کھلائی یہ ایک نشان ہے۔مگر یسوع ان فقیہوں اور فریسیوں کو جنہوں نے بڑے ادب کے ساتھ درخواست کی اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو یسوع نے کہا اس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر ان کو صرف ایک نشان دیا جائے گا جو یوناہ نبی کے نشان سے مشابہ ہوگا کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔

گویا یسوع کا نشان صرف ایک ہے اور وہ یوناہ کے نشان کی طرح ہے۔ اب یوناہ کا نشان صاف اور واضح طور پر پرانے عہدنامہ میں یوناہ کی کتاب میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یوناہ جب خداوند کے سامنے سے بھاگا تو سمندر میں ایک کشتی میں سوار ہوا۔ سمندر میں خطرناک طوفان آیا اور یوحنا کو سمندر میں پھینک دیا گیا۔ پھر ایک مچھلی نے اسے نگل لیا۔اس کے باوجود تین دن رات کے بعد مچھلی نے اسے اُگل دیا اور وہ زندہ باہر آ گیا اور صحت مند ہوکر اس نے سفر کیا اور نینوہ کو تبلیغ کی اور وہ پہلے انکار کے بعد اس کی منادی پر ایمان لائے۔

دیکھئے حضرات عیسائی صاحبان کہ یسوع صرف ایک نشان کا دعویٰ کرتے ہیں جو یوناہ کے نشان کے مشابہ ہوگا۔ یوناہ کا نشان کیا تھا؟ بظاہر نظر تمام موت کے اسباب جمع ہوجانے کے باوجود یوناہ موت سے بچ گیا۔ سمندر میں طوفان آنا ہی اس کی موت کا باعث ہوسکتا تھا مگر وہ بچ گیا۔ پھر کشتی سے اس کو سمندر میں پھینک دیا جو بظاہر نظر موت کا سبب ہوسکتا تھا مگر وہ بچ گیا۔ پھر مچھلی نے اسے نگل لیا اگر کوئی امید اس کے زندہ رہنے کی ہوسکتی تھی وہ بھی نہ رہی۔ مگر وہ بچ گیا اور صحتمند بھی ہوگیا۔ یہ تھا یوناہ کے نشان کا پہلا حصہ۔ کیا اس میں اور آپ کے عقیدہ کے مطابق یسوع کے نشان میں ذرا بھی مشابہت ہے۔

یوناہ موت کے بظاہر نظر تمام اسباب اکٹھا ہونے کے باوجود موت سے بچ گیا۔ مگر یسوع آپ کے عقیدہ کے مطابق صلیب پر لٹکائے جانے کے بعد تھوڑی دیر میں ہی مر گیا۔ اس سے تو وہ چور بہتر ہیں جو صلیب دئے جانے کے بعد اس کے دائیں بائیں موت سے بچ گئے اور سپاہیوں کو ان کی ہڈیاں توڑ کر مارنا پڑا۔

✿......بعض عیسائی صاحبان کہہ دیتے ہیں کہ مشابہت تین دن رات میں ہے تو فرمائیے کہ اگر مَیں یہ دعویٰ کروں کہ زمین کے تہہ خانے میں یوحنا کی طرح تین دن اور تین رات رہوں گا تو کیا یہ میرا نشان ہوگا؟ کیا میرے اس نشان میں اور یوناہ کے نشان میں کوئی مشابہت ہے؟ کیا کسی شخص کا کسی جگہ پر تین دن اور تین رات رہنا کوئی نشان کہلا سکتا ہے؟

✿......یوناہ کا نشان تو یہ تھا کہ واقعتًا موت کے اسباب ظاہراً جمع ہوگئے مگر وہ زندہ بچ گیا۔ یہ زبردست نشان ہے۔ اگر جیسا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ موت سے بچ گیا۔ نہ صلیب اسے مار سکی، نہ ہی سپاہیوں نے اس کی ہڈیاں توڑ کر اسے مارا تو یہ واقعہ میں ایک زبردست نشان ہے۔ اور یہ دعویٰ کہ یسوع تین دن اور تین رات زمین کے پیٹ میں رہا تو دھوکہ ہے۔ کیونکہ اناجیل کی رو سے وہ جمعہ کی شام کو زمین کے پیٹ میں رکھا گیا اور اتوار کی صبح صبح جب کچھ خواتین وہاں گئیں تو انہوں نے دیکھا کہ قبر خالی ہے۔

گویا وہ زیادہ سے زیادہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات اور ہفتہ کا دن اور زیادہ سے زیادہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو زمین کے پیٹ میں رہے۔ گویا دو راتیں اور ایک دن۔ اگر صرف 3 دن اور 3 راتوں سے یسوع یوناہ کے مشابہ قرار پاتے ہیں تو یہ بات بھی ان میں نہیں پائی جاتی۔

✿......لیکن ٹھہریئے ابھی یوناہ کا نشان ختم نہیں ہوا۔ نشان کا یہ حصہ تو متی کے انجیل نویس نے بیان کیا ہے اور اس حصہ میں بھی آپ کے عقیدہ کے مطابق یسوع کی یوناہ کے نشان سے کوئی مشابہت نہیں۔ اب دیکھئے یوناہ کے نشان کا دوسرا پہلو جس کو زیادہ تفصیل کے ساتھ لوقا نے لکھا ہے۔ لوقا باب 11 آیت 29 تا 31 میں لکھا ہے:۔

'جب بڑی بھیڑ جمع ہوتی جاتی تھی تو وہ کہنے لگا کہ اس زمانہ کے لوگ بُرے ہیں وہ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جس طرح یوناہ نینوہ کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرا اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ٹھہرے گا'۔

(لوقا باب 11 آیت 29 تا 31)

یسوع نے اپنے نشان کو یوناہ کے نشان جیسا ٹھہرایا۔ یوناہ کے نشان کا ایک حصہ یہ تھا کہ موت کے تمام اسباب جمع ہونے کے بعد خدا نے ان کو موت سے بچا لیا اور ایسا ہی یسوع کے ساتھ بھی ہوا کہ خدا نے اس کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ جیسا کہ عبرانیوں میں لکھا ہے: ۔

'اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی'۔ (عبرانیوں باب 5 آیت 7)

✿......**لیکن یوناہ کے نشان کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ وہ موت سے بچ کر اور صحت مند ہوکر نینوہ گیا** اور وہاں کے لوگوں کو انذار کیا اور پہلے انکار کے ساتھ نینوہ کے لئے یوناہ نشان بنا۔

آپ عیسائی صاحبان کے عقیدہ کے مطابق یسوع صلیب پر مر گیا حالانکہ یوناہ زندہ رہا۔ آپ عیسائی صاحبان کے عقیدہ کے مطابق یسوع صلیب کے بعد آسمان پر چلا گیا جبکہ یوناہ اس زمین پر رہا اور نینوہ کی ہدایت کا موجب بنا۔ آپ کے عقیدہ کے مطابق مسیح کا نشان نہ ایک پہلو سے یوناہ کے نشان کے مطابق ہے نہ دوسرے پہلو کے مطابق ہے۔ مگر احمدیہ عقیدہ کے مطابق مسیح کا نشان دونوں پہلوؤں سے یوناہ کے نشان کے مطابق ہے۔ یوناہ موت سے بچ گیا، سمندری طوفان اور مچھلی کا نگلنا اس کو مار نہ سکا۔ یسوع موت سے بچ گیا صلیب اور سپاہی اس کو مار نہ سکے۔ یوناہ موت سے بچ کر تبلیغ کے سفر پر نکلا اور بڑی قوم اس کے منادی پر ایمان لائی۔ یسوع بھی موت سے بچ کر تبلیغی سفر پر نکلا اور افغانستان اور کشمیر کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اس کی منادی پر ایمان لائیں۔

✿......عیسائی دنیا حضرت مسیح کی صلیبی موت اور ان کے آسمان پر جانے کے عقیدہ کو بنیادی عقیدہ قرار دیتی ہے مگر ان کی یہ اپنی کتاب ان کے ان دونوں عقیدوں کو جھٹلاتی ہے۔

✿......**باب 12 آیت 43 تا 45** میں جو بیان یسوع کی طرف منسوب ہے وہ عجیب وغریب ہے اور آج کل کے تعلیم یافتہ مسیحی اس سے شرم محسوس کرتے ہیں، لکھا ہے:۔

'جب ناپاک روح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سوکھے مقاموں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور نہیں پاتی۔ تب کہتی ہے میں اپنے اس گھر میں پھر جاؤں گی جس سے نکلی تھی اور آ کر اسے خالی اور جھڑا ہوا اور آراستہ پاتی ہے۔ پھر جا کر اور سات روحیں اپنے سے بری ہمراہ لے آتی ہے اور وہ داخل ہوکر وہاں بستی ہیں اور اس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوجاتا ہے'۔

(متی باب 12 آیت 43 تا 45)

عیسائی مفسرین نے ان الفاظ کی وہ تاویل کرنے کی کوشش کی ہے جن کا عبارت کے الفاظ سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ ہمارا سوال سائنس اور علوم کے پڑھے لکھے مسیحیوں سے ہے (چرچ سے نہیں) کہ کیا متی اور لوقا کا انجیل نویس بھی اس عبارت کے یہی معنے سمجھتے تھے جو چرچ سے تعلق رکھنے والے مسیحی مفسر کرتے ہیں؟ یا وہ اپنے زمانہ کے دوسرے لوگوں کی طرح ان توہمات کو مانتے تھے؟

✿......**متی باب 12 آیت 46 تا 50** میں یسوع کا اپنی ماں سے (جیسے نعوذ باللہ رومن کیتھولک چرچ نے خدا کی ماں کا لقب دے رکھا ہے) سلوک کو پڑھ کر ایک مسلمان کانپ اٹھتا ہے جس نے اپنے نبی کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(باقی آئندہ)

موت سے جو زندگی لکھی گئی

داستانِ غم نئی لکھی گئی
رسم جو اب کے چلی لکھی گئی

جاں نثاری کے کئی پہلو نئے
اِک نئی تاریخ تھی لکھی گئی

جاں کنی میں صبر کی اِک اِک گھڑی
عرش پہ اِک اِک صدی لکھی گئی

آسمانوں پہ شہیدوں کے لئے
مرتبت عالی جلّی لکھی گئی

جنتوں کے شاہزادوں کے لئے
زندگی اِک دائمی لکھی گئی

وقتِ آخر بھی ہر اک پل ہر گھڑی
حمد سے معمور تھی لکھی گئی

کانپتے ہونٹوں پہ تھا وِردِ درود
بس دعا یہ آخری لکھی گئی

اب خدا جانے لگے گا کیا خراج
فصل جو بوئی گئی لکھی گئی

کیمرے کی آنکھ سے تاریخ میں
ظلم کی ہر اِک کڑی لکھی گئی

نہ مٹے گی تم سے اہلِ اقتدار
جو تمہاری بے حِسی لکھی گئی

آنسوؤں نے سجدہ گہ پہ رات بھر
جو دعا لکھی بھلی لکھی گئی

یہ قلم سجدے میں ہی لکھتا گیا
حالتِ دل یوں مری لکھی گئی

لفظ لکھ سکتے ہیں طاہؔر کبھی
موت سے جو زندگی لکھی گئی

(طاہر عارف)

خطبہ جمعہ

دنیا کے احمدیوں کے نزدیک اور ہمارے غیر از جماعت مہمانوں کے نزدیک یوکے کا جلسہ سالانہ اب صرف یوکے کا جلسہ سالانہ نہیں رہا بلکہ مرکزی جلسہ سالانہ ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ خلیفۂ وقت کی یہاں رہائش ہے۔

گو کہ اکثر حصہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا یوکے جماعت ہی برداشت کرتی ہے لیکن بہر حال مرکز کو بھی اخراجات میں تیس پینتیس فیصد حصہ یا بعض دفعہ زیادہ ڈالنا پڑتا ہے۔ یہ مَیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ بعض طبائع بعض دفعہ یہ اظہار کر دیتی ہیں کہ یوکے جماعت پر مرکز بہت بوجھ ڈال دیتا ہے۔

مہمان نوازی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انبیاء کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو خاص طور پر جو کام دیئے گئے ہیں اُن میں سے ایک اہم کام مہمان نوازی کا بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے آپ کے ہر طرح سے مددگار بننے کے لئے ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ جو کام مہمان نوازی کا ہمارے سپرد کیا گیا ہے اُس کو بھی احسن رنگ میں بجا لائیں۔

ہر کارکن یہ خیال رکھے کہ صرف اپنی ڈیوٹی ادا کرنا ہی اُس کا فرض نہیں ہے بلکہ خاص طور پر ان دنوں میں نمازوں اور عبادت کی طرف توجہ اور باقاعدگی بھی انتہائی اہم ہے۔

اُن احمدیوں کو جو اپنے ساتھ مہمان لاتے ہیں یا لانا چاہتے ہیں، یا انتظام کرواتے ہیں، مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن مہمانوں کو لانا ہے اُن کے بارے میں پہلے بتا دینا چاہئے اور انتظامیہ سے معاملات طے کر لینے چاہئیں۔

جلسہ سالانہ یوکے کی مناسبت سے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات وواقعات کی روشنی میں مہمان نوازی اور انتظامات جلسہ سے متعلق اہم نصائح۔

مہمانوں کی اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کو فضلِ الٰہی سمجھیں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کے جذبے کے تحت اپنی خدمات پیش کریں اور بجالائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور دیں، اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31؍ اگست 2012ء بمطابق 31؍ ظہور 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے اور انشاء اللہ اگلے جمعہ سے جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات کے کارکنان حسبِ سابق بڑا وقت دے رہے ہیں اور جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے بڑی محنت اور قربانی کر رہے ہیں۔ یہاں آنے والے، جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمان جو اکثر آتے ہیں اور ہر سال آتے ہیں وہ حیران ہوتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا شہر ہی عارضی طور پر آباد کر دیا جاتا ہے جس میں تمام سہولتیں موجود ہوتی ہیں اور یہ کام صرف دس پندرہ دن میں ہو جاتا ہے۔ بعض غیر سمجھتے ہیں کہ شاید بعض کاموں کی پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والوں سے یہ کام لیا جاتا ہے اور وہ یہ کام کرتے ہیں اور شاید اس پر کثیر رقم خرچ ہوتی ہوگی۔ لیکن جب اُنہیں یہ بتاؤ کہ یہ سب کچھ احمدی والنٹیئر ز کرتے ہیں اور ایسے لوگ کرتے ہیں جن کا اپنی عملی زندگی میں ان کاموں سے کوئی تعلق نہیں تو یہ بات جیسا کہ میں نے کہا، اُن کے لئے بہت بڑی حیرانی کا باعث بنتی ہے۔ بیشک کچھ خرچ کر کے کچھ کام جو ہے غیروں سے بھی کروایا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستّر پچھتّر فیصد کام اُن کارکنوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے جن میں بڑی عمر کے مرد بھی ہیں، نوجوان بھی ہیں، بچے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں۔ اور پھر جلسہ کے دنوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کارکن پورے نظام کو، یہ جو جلسہ کا نظام ہے، اُسے سنبھالتے ہیں اور ایک جوش اور جذبہ کے تحت سنبھالتے ہیں، ان کو کوئی مجبوری نہیں ہوتی۔ وہ اس لئے سنبھالتے ہیں اور ہر قسم کا کام بغیر کسی عار کے کر لیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی جائے۔ پس یہ اُن لوگوں کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے جو یہ سب کام کرتے ہیں اور سالہا سال سے کرتے چلے جا رہے ہیں اور احسن رنگ میں کرتے ہیں۔

حسبِ روایت جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے میں کیونکہ کارکنان کو اُن کے کام کی اہمیت اور مہمان نوازی کی اہمیت کے بارے میں بتاتا ہوں، اس طرف توجہ دلاتا ہوں، اس لئے آج اس بارے میں کچھ کہوں گا۔ اس لئے کہ یاددہانی سے مزید توجہ پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ بعض واقعات اور نصیحت نیا جوش اور جذبہ بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ خصوصیت بھی اِس وقت صرف یوکے کے جلسہ سالانہ میں کام کرنے والے کارکنان کو حاصل ہے کہ مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی اہمیت کے بارے میں خاص طور پر کچھ کہا جاتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ یوکے میں کام کرنے والے کارکنان کے جوش و جذبے میں کوئی کمی ہے اور دنیا کے دوسرے ممالک کے کارکنان زیادہ جوش اور جذبے سے کام کرتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اس لئے کہ یوکے کے جلسہ کی اہمیت دنیا کے کسی بھی ملک کے جلسہ سالانہ کی اہمیت سے اس وقت زیادہ ہے۔ یعنی فی الحال گزشتہ ستائیس اٹھائیس سال سے یہ اہمیت زیادہ ہے کیونکہ یہ جلسہ اب عالمی جلسہ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک کے جلسہ سالانہ میں خلیفۂ وقت کی شمولیت ضروری نہیں ہوتی لیکن جب سے پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگائی گئی ہے، اس وجہ سے یہاں جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں جلسہ پر پابندی کی وجہ سے احمدیوں پر، پاکستانی احمدیوں پر زمین تنگ کی جانے کی

وجہ سے، خلیفۂ وقت کے یہاں آنے اور یوکے کو فی الحال یا لندن میں فی الحال مرکز بنانے کی وجہ سے، جیسا کہ میں نے کہا، گزشتہ تقریباً اٹھائیس سال سے خلیفۂ وقت کی جلسہ سالانہ میں یہ شمولیت ایک لازمی حصہ بن چکی ہے۔ اور اسی وجہ سے دنیا کے کونے کونے سے جلسہ میں شمولیت کے لئے احمدی بھی اور غیر از جماعت بھی مہمان آتے ہیں۔ دنیا کے احمدیوں کے نزدیک اور ہمارے غیر از جماعت مہمانوں کے نزدیک یوکے کا جلسہ سالانہ اب صرف یوکے کا جلسہ سالانہ نہیں رہا بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا مرکزی جلسہ سالانہ ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ خلیفۂ وقت کی یہاں رہائش ہے۔

پس اس لحاظ سے یہاں کے انتظامات کی وسعت بھی زیادہ ہو چکی ہے اور یہاں آنے والے مہمانوں کی توقعات بھی کچھ زیادہ ہوتی ہیں اور اس وجہ سے مجھے بھی اور یہاں کی انتظامیہ کو بھی زیادہ فکر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی صحیح طرح مہمان نوازی کی جا سکے۔ جلسہ کے انتظامات ہر لحاظ سے صحیح ہوں اور اس کے لئے کوشش بھی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انتظامات میں جس حد تک بہتری کی جا سکتی ہے، کی جائے۔ اسی وجہ سے بعض دفعہ اخراجات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور یوکے جماعت کا بجٹ اس کا متحمل نہیں ہوتا یا نہیں ہو سکتا۔ گو کہ اکثر حصہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا یوکے جماعت ہی برداشت کرتی ہے لیکن بہر حال مرکز کو بھی اخراجات میں تیس پینتیس فیصد حصہ یا بعض دفعہ زیادہ ڈالنا پڑتا ہے۔ یہ اخراجات کچھ مرکز کو بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یہ مَیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ بعض طبائع بعض دفعہ یہ اظہار کر دیتی ہیں کہ یوکے جماعت پر مرکز بہت بوجھ ڈال دیتا ہے۔ گو کہ یہاں کی جماعت کی اکثریت قربانی کرنے والوں کی ہے اور جلسہ کی برکات کی وجہ سے یہی چاہتی ہے یا چاہے گی اور مَیں امید رکھتا ہوں یہی چاہتے ہوں گے کہ وہی سب خرچ برداشت کریں لیکن چند بے چینیاں پیدا کرنے والے بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ مرکزی جلسہ کی حیثیت ہے اس لئے مرکز بھی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ کچھ حصہ اس میں ڈالا جائے۔

بہر حال مَیں یہ ذکر کر رہا تھا کہ یوکے کا جلسہ سالانہ دنیا کی نظر میں ایک مرکزی جلسہ ہے اس لئے یہاں کے کارکنوں اور انتظامیہ کی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے اور مجھے بھی اس کی فکر ہوتی ہے۔ اس لئے جلسہ سے پہلے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ کارکنان ہمیشہ یاد رکھیں کہ تمام دنیا کے احمدیوں کی نظر اور اس حوالے سے اُن احمدیوں سے تعلق رکھنے والوں کی نظر، یعنی غیر از جماعت کی نظر بھی جو مختلف ممالک سے بطور مہمان آئے ہوتے ہیں، بعض سرکردہ لیڈر اور معززین ہوتے ہیں، اُن کی نظر جلسہ کے انتظامات اور کارکنان پر ہوتی ہے۔ اس لئے کارکنان کے رویے، اُن کے کام کے طریق، اُن کے اخلاق، اُن کی مہمان نوازی کے معیار انسانی استعدادوں کے مطابق بہتر سے بہتر ہونے چاہئیں جس کے لئے ہر کارکن کو، مرد کو، عورت کو، بچے کو جو مختلف ڈیوٹیوں پر مقرر کئے گئے ہیں، اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور ہمیشہ جلسہ کے بعد جس طرح خاص طور پر باہر سے آنے والے غیر مہمان یہاں کے کارکنان کی مہمان نوازی کی تعریف کرتے رہے ہیں۔ اس سال بھی اور ہمیشہ یہی کوشش ہونی چاہئے کہ یہ معیار کبھی گرنے نہ پائیں بلکہ ہر سال معیار بلند ہونا چاہئے۔ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیشہ ترقی کی طرف جانا چاہئے۔

مہمان نوازی کوئی معمولی وصف یا عمل نہیں ہے بلکہ ایسی نیکی ہے جس کا قرآنِ کریم میں بھی ذکر ہے اور مومنوں کو یہ حکم ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ ایک مہمان نوازی ہوتی ہے جو عام دنیا دار بھی کرتے ہیں۔ ہر اچھے اخلاق والا ایسی مہمان نوازی کر رہا ہوتا ہے۔ اُس کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور اللہ کی مخلوق کی خدمت کی وجہ سے یقیناً ایسا شخص ثواب کا بھی مستحق ہوتا ہوگا۔ لیکن جب ایک عمل خالصتاً للہ کیا جائے، اپنے ذاتی مہمان نہ ہوں، کوئی عزیز رشتہ دار نہ ہوں، کوئی دنیاوی غرض نہ ہو بلکہ بے نفس ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مہمان نوازی ہو تو پھر یقیناً ایسی مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کے ہاں دوہرا اجر پانے والی ہوتی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھی مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ اُن کی مہمان نوازی کی خصوصیت کو بھی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بیان فرمایا ہے کہ مہمان کے آتے ہی پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ جو بھی وہاں کا انتظام تھا اُس کے مطابق ایک پُرتکلف کھانا اُن کے سامنے چُن دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلی وحی ہوئی اور آپ کو اس سے خوف پیدا ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی بات سن کر فوری طور پر اور بے ساختہ آپ کی جن خوبیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ ایسی خوبیوں والے کو خدا تعالیٰ کس طرح ضائع کر سکتا ہے یا اُس سے کس طرح ناراض ہو سکتا ہے، اُن میں سے ایک اعلیٰ وصف اور خوبی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی بتائی تھی۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدء الوحی الیٰ رسول اللہؐ حدیث 3)

پس مہمان نوازی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انبیاء کے اوصاف میں سے ایک وصف ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو خاص طور پر جو کام دیئے گئے ہیں اُن میں سے ایک اہم کام مہمان نوازی کا بھی ہے۔ فرمایا تھا مہمان آئیں گے تو نہ پریشان ہونا ہے، نہ تھکنا ہے۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 535 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس جماعت بھی من حیث الجماعت اور جماعت کا ہر فرد بھی اس اہم فریضہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان کی کس طرح عزت افزائی فرمایا کرتے تھے، کس طرح اُس کا خیال رکھا کرتے تھے؟ اس کا اظہار ایک واقعہ سے ہی بخوبی ہو سکتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیمار تھے، طبیعت بہت ناساز تھی۔ آپ کو مہمان کے آنے کی خبر ہوئی تو فوری طور پر باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ آج میں باہر آنے کے قابل نہ تھا لیکن مہمان کا کیونکہ حق ہوتا ہے، وہ تکلیف اُٹھا کر آتا ہے اس لئے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 163۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

وہ مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، آپ کی صحبت سے فیض پانے کیلئے حاضر ہوتے تھے اور آپ کے حکم سے آتے تھے کیونکہ آپ بار بار تلقین فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس آؤ۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 480-479۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

آج جو ہمارے مہمان آ رہے ہیں یا آئیں گے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے آپ کے قائم کردہ تربیتی نظام سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ہی آ رہے ہیں اور آئیں گے۔ اُس جلسہ میں شمولیت کے لئے آ رہے ہیں جس کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور احبابِ جماعت کو جو وسائل رکھتے ہیں، اس میں شامل ہونے کی نصیحت فرمائی۔ پس یہ آنے والے مہمان اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور ہمارے لئے یہ اعزاز ہے، ہر کارکن کے لئے یہ اعزاز ہے کہ ان مہمانوں کی بھرپور خدمت کریں، اُنہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیں۔ جن توقعات کو لے کر وہ یہاں آتے ہیں اُنہیں پورا کرنے کی کوشش کریں۔

جلسہ پر آنے والے مہمان تو عموماً آتے ہی جلسہ کے لئے ہیں اور چند دن کے لئے اور پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ آجکل جیسا کہ مَیں نے کہا مرکزی جلسہ ہونے کی حیثیت سے دنیا کے کونے کونے سے آتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مہمان کا اُس کو جائز حق دو اور آپؐ نے فرمایا کہ یہ جائز حق تین دن کی مہمان نوازی ہے یا چند دنوں کی مہمان نوازی ہے۔ (ماخوذ از صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمتہ ایاہ بنفسہ حدیث: 6135)

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان نوازی کے اپنے معیار کیا تھے؟ چند دن کی مہمان نوازی نہیں تھی بلکہ مستقل مہمان نوازی ہوتی تھی۔ روایات میں آتا ہے کہ وہ لوگ جو دین سیکھنے کی غرض سے ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَر پر پڑے رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لحاظ سے مستقل مہمان ہوتے تھے، اُن کی ضروریات کا کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھا کرتے تھے اور آپؐ کس طرح اُن کی مہمان نوازی فرماتے تھے۔

مالک بن ابی عامر کی ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبیداللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابو محمد! تم اس یمانی شخص یعنی ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھتے کہ تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ اُن کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ ہم لوگ کئی کئی گھر والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن میں کبھی صبح کو اور کبھی شام کو جایا کرتے تھے۔ (سنن الترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی ہریرۃ حدیث 3837)

پس یہ لوگ تھے جنہوں نے دین کو دنیا پر اس طرح مقدم کر لیا کہ سب کچھ بھول گئے اور

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل مہمان بن گئے۔

اس مہمان نوازی کے بارے میں بھی روایات ملتی ہیں کہ ان کا کس طرح اور کیا حال ہوتا تھا۔ یہ نہیں کہ مہمانوں کی بھی کوئی ڈیمانڈ ہوتی تھی، بلکہ وہ تو پڑے ہوئے تھے۔ مہمان نوازی کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا ہے، ان کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ایک موقع پر کئی دن کے فاقے سے بھوک کی شدت سے بے تاب تھے۔ لمبی روایت ہے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوہریرۃؓ ساتھ تھے۔ وہاں گھر میں گئے۔ ایک دودھ کا پیالہ کہیں سے تحفۃً آیا ہوا تھا، تو آپؐ نے حضرت ابوہریرۃ کو فرمایا کہ جاؤ جتنے بھی اصحاب صفہ بیٹھے ہیں اُن سب کو بلا لاؤ۔ ان کی بھوک سے بُری حالت تھی۔ کہتے ہیں مَیں گیا اور ایک دائرہ کی صورت میں سب بیٹھ گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ دائیں طرف سے ان کو یہ دودھ پلانا شروع کرو۔ یہ خود بیان فرماتے ہیں کہ میری بھوک کی ایسی حالت تھی کہ مَیں سمجھتا تھا کہ سب سے زیادہ پہلا حق میرا ہے۔ اور جس طرح میں دودھ دیتا جاتا تھا، ہر اگلے شخص کو دودھ دیتے ہوئے میرے دل کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ اب یہ ختم ہو جائے گا اور میں بھوکا رہ جاؤں گا۔ اتنی بے چینی تھی بھوک کی۔ لیکن بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکہ اس سے ایک دو گھونٹ لئے ہوئے تھے، برکت پڑی ہوئی تھی، دعا تھی، اس برکت سے اُن سب نے دودھ پی لیا۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ و اصحابه و تخلیهم عن الدنیا حدیث 6452)

تو یہ تھے مہمان اور اس طرح مہمان نوازی ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنا بھی خیال نہیں فرماتے تھے بلکہ ان لوگوں کا پہلے خیال فرمایا کرتے تھے۔ پس یہ وہ لوگ تھے جو دین کا علم سیکھنے کی خواہش کی وجہ سے اپنا سب کچھ قربان کر چکے تھے اور مستقل مہمان تھے۔ آج ہمارے پاس اس طرح کے مستقل مہمان تو نہیں ہیں ہمارے پاس لیکن دینی اغراض کے لئے، دین سیکھنے کے لئے آنے والے مہمان ہمارے سپرد ہوئے ہیں اس لئے ان کی بھرپور مہمان نوازی بھی ہمارا فرض ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شمولیت کو بھی دینی غرض ہی بیان فرمایا ہے تا کہ دین سیکھ کر، دین حاصل کر کے یہ حقیقی مومن اور مسلمان بننے والے ہوں۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 606)

پس یہ مہمان جو ہیں ان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اور اس لئے بھی فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سنت پر عمل کرنے کا بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد بھی یہ بڑا اہم کام کیا گیا ہے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کرو۔

پس اس لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے، آپ کے ہر طرح سے مددگار بننے کے لئے ہمارا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ مہمان نوازی کا جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے اُس کو بھی احسن رنگ میں بجا لائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کی مہمان نوازی کے بھی ایک دو واقعات پیش کرتا ہوں۔ بیشک پہلے سنے بھی ہوں لیکن ہر مرتبہ ان کو پڑھنے کے بعد یا سننے کے بعد کوئی نہ کوئی خوبصورت اور ایک نیا پہلو اُبھر کے سامنے آتا ہے۔ کارکنان کے لئے بعض واقعات میں سبق بھی ہوتا ہے۔

بعض دفعہ وقت کی قلّت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کام کرنے والے کارکنان کو جلدی ہوتی ہے۔ خاص طور پر جب مہمان کھانا کھا رہے ہوں تو ان کے سامنے ایسا اظہار ہو جاتا ہے جو مہمان کو یا بُرا لگتا ہے یا اُس کے سامنے بہرحال مناسب نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جلسہ کے پروگرام شروع ہونے کی وجہ سے بھی کارکن کو جلدی ہوتی ہے کہ جلسہ کا پروگرام شروع ہونے والا ہے اس لئے کھانے کی مارکی میں یا ڈائننگ کی مارکی میں جو کارکن ہیں وہ جلدی کر رہے ہوتے ہیں کہ مہمان جلدی کھانا کھائیں اور جائیں۔ تو جو واقعہ مَیں بیان کرنے لگا ہوں، اُس میں یہ کھانا کھلانے والے کارکنان کی مہمان نوازی کا جو اخلاق ہونا چاہئے، جو معیار ہونا چاہئے اُس کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں اپنے گاؤں سیکھواں سے قادیان پہنچا۔ جب میں گول کمرے کے سامنے ہوا تو حضرت صاحب گول کمرے میں مع چند احباب کھانا تناول فرما رہے تھے۔ مَیں نے اندر جا کر سلام کیا تو حضور نے نہایت بشاشت کے ساتھ فرمایا۔ آیئے میاں خیر دین صاحب، آئیں کھانا کھائیں۔ مَیں اس وقت کھانا کھا چکا تھا۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور مَیں کھانا کھا چکا ہوں۔ فرمایا نہیں، کھانا کھاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ کھانا چونکہ ختم تھا، لوگ کھانا کھا چکے تھے خود بھی فارغ ہو چکے تھے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی فارغ ہو چکے تھے) لیکن میرے لئے حضور نے کوشش فرما کر روٹی سالن مہیا کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ چھوٹی عمر کے تھے اور حضور کے ساتھ کھانے میں شامل تھے، اُن کا سالن والا برتن بھی میرے سامنے رکھ دیا۔ میں نے کھانا شروع کر دیا۔ ابھی چند لقمے کھائے تھے کہ میاں غلام محی الدین صاحب مرحوم جو حضرت خلیفہ اول کے رضاعی بھائی تھے، انہوں نے دسترخوان سے برتن سالن وغیرہ اُٹھانا شروع کر دیا اور کہتے ہیں کہ جلدی میں جو میرے آگے برتن تھا وہ بھی اُٹھا لیا۔ جب حضور کی اس پر نظر پڑی تو بڑے سخت الفاظ میں میاں غلام محی الدین صاحب کو تنبیہ کی کہ وہ بیچارہ پریشان ہو گیا کہ کیوں تم نے ان کے آگے سے یہ برتن اُٹھائے۔ کہتے ہیں مجھ میں بھی یہ طاقت نہیں تھی کہ میں کہوں کہ حضور کوئی بات نہیں، میرا پیٹ بھر چکا ہے، سیر ہو چکا ہوں۔ کہتے ہیں کہ برتن تو اُس غریب بیچارے نے میرے سامنے رکھ دیا اور پھر مَیں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔ لیکن یہ بھی فرمایا کہ جب تک مَیں نہ کہوں، دسترخوان نہیں اُٹھانا۔ کہتے ہیں آخر مَیں نے چند لقمے کھائے اور کہا کہ دسترخوان اُٹھا لو۔ تب وہ اُٹھایا گیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات (غیر مطبوعہ) جلد 13 صفحہ 455-454 روایات حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ)

تو یہ ایک واقعہ ہے کہ مہمان اگر کھانا کھا رہا ہے تو اُس کو آرام سے کھانے دینا چاہئے۔ اگر نماز یا جلسہ کا وقت قریب ہے، کارکنوں کو بھی جلدی ہوتی ہے اور تربیتی شعبہ جو ہے وہ بھی کوشش کر رہا ہوتا ہے کہ جلدی جلدی اُن کو وہاں سے نکالا جائے تو کھانے میں پہلے ہی کافی وقت ملنا چاہئے۔ اگر کوئی لیٹ آ بھی گیا ہے تو پھر اُس کو تسلی سے کھانا کھانے دینا چاہئے۔ ہاں یہ بتا دیا جائے کہ نماز میں اتنا وقت رہ گیا ہے یا جلسہ شروع ہونے میں یہ وقت رہ گیا ہے۔ لیکن کسی کے پیچھے پڑ کر یہ نہ کرنا چاہئے کہ جلدی اُٹھو، جاؤ، ہم نے سامان سمیٹنا ہے اور پلیٹیں اُٹھالی جائیں۔ اس سے مہمان نوازی کا حق ادا نہیں ہوتا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی مہمان نوازی کے معیار کیا تھے؟ یہ تو ہم نے دیکھا، اپنے ماننے والوں سے کیا توقعات وابستہ تھیں جن کا ہمیں آج بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس کا اظہار آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ فرمایا: ''میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو، بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے، مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے بہ مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں، اُن کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس ارشاد میں جن باتوں کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے، اُن میں سے دو اہم باتیں ہیں اور ہر کارکن کو ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ صرف کھانا کھلانے والے کارکن نہیں بلکہ ہر کارکن جس کا جلسہ کے انتظام کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ہے اس کے لئے اس میں نصیحت ہے۔

پہلی بات یہ فرمائی کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جائے، مہمانوں کو آرام دینے کا معاملہ صرف کھانا کھلانے کی حد تک نہیں ہے۔ اس میں آنے والے مہمان کی رہائش کے بارے میں بھی ہدایت ہے۔ ٹریفک کنٹرول اور پارکنگ کے بہتر انتظام کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ اس سے بھی مہمانوں کو بعض اوقات کوفت اُٹھانی پڑتی ہے اور بعض دفعہ اس طرح کی شکایات آتی رہتی ہیں کہ بڑی دور سے آنا پڑا۔ کاروں کی پارکنگ دور تھی، چل کر آنا پڑا یا وہاں سے جو بس سروس چلائی گئی اُس میں باقاعدگی نہیں تھی، یا ہم اتنے لیٹ ہو گئے۔ اسی طرح غسل خانوں اور ٹائلٹس کا کافی انتظام ہونا چاہئے، اچھا انتظام ہونا چاہئے اور صفائی کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ گزشتہ سال کی کمیوں کو سامنے رکھ کر یہ انتظام دیکھ لینا چاہئے۔ ٹکٹ کی چیکنگ کا انتظام ہے یا راستوں سے گزرنے کا انتظام ہے، خاص طور پر جو غیر مہمان آتے ہیں اور معذور افراد کیلئے تو ایسا انتظام ہو کہ اُنہیں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں والی ماؤں کے لئے بھی بہتر انتظام ہونا چاہئے تا کہ خاص طور پر بارش یا تیز دھوپ میں وہ جلدی جلدی گزر جائیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پھر ایک یہ بات بھی آپ نے اس میں فرمائی ہے جس کا ہر ایک سے تعلق ہے کہ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے۔ مہمان کا دل شیشہ کی طرح نازک ہوتا ہے۔ پس اس نازک دل کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر خیال رکھا جائے اور باقاعدہ سہولتیں مہیا کی جائیں تو عموماً شکوے پیدا نہیں ہوتے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی مہمان اپنی طبیعت کی وجہ سے شکوہ کرتا ہے اور ایسی بات کرتا ہے جو مناسب نہیں، تو کارکنان کا کام ہے کہ صبر اور حوصلہ سے اسے برداشت کریں، نہ کہ آگے سے جواب دیں۔ خاص طور پر سیکیورٹی کے کارکن جب ڈسپلن کریں تو پیار محبت سے سمجھائیں۔ بیشک جلسہ کی مارکی کے اندر بھی اور باہر بھی ڈسپلن ضروری ہے۔ اسی طرح سیکیورٹی بڑی ضروری ہے اور آجکل کے حالات میں تو سیکیورٹی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسا انداز اختیار کیا جائے جو کسی کے جذبات کو انگیخت نہ کرے، کوئی اس سے برا نہ منائے۔ خاص طور پر غیر مہمانوں کے ساتھ اگر کوئی معاملہ ایسا سنجیدہ ہو تو جو اپنے افسرانِ بالا ہیں اُن تک پہنچایا جائے، بجائے اس کے کہ وہاں تُو تکار ہو جائے اور معاملہ اَور بگڑ جائے۔ عموماً تو غیر مہمانوں کا پتہ ہی ہوتا ہے اور اچھا رویہ ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ بعضوں کو لوگ نہیں بھی جانتے، اُن کے ساتھ بھی بہت ہی مہذب رویہ ہونا چاہئے اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہر ایک کے ساتھ مہذب رویہ ہوگا۔ کیونکہ جلسہ دیکھنے بہت سے لوگ ایسے بھی آتے ہیں جب وہ آپ کے اخلاق دیکھتے ہیں تو اُس کی وجہ سے ہی وہ متأثر ہو جاتے ہیں۔ پس اچھے اخلاق، اچھی تبلیغ بھی ہے۔ پہلے تو جب تعداد تھوڑی تھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود مہمانوں کی مہمان نوازی کا اہتمام بھی فرماتے تھے اور اُن کے ساتھ کھانا بھی کھاتے تھے۔ لیکن پھر تعداد کی زیادتی ایک وجہ بنی اور کچھ پرہیزی کھانے اور طبیعت کی وجہ سے علیحدہ کھانا پڑا اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد بہت وسعت اختیار کر چکی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی میں خلیفۂ وقت کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اس طرح ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے یا ہر ایک کا انفرادی طور پر براہِ راست خیال رکھا جائے۔ پھر اس طرح اور بھی زیادہ مصروفیات ہو گئی ہیں۔ مہمانوں سے ملنا، یہ بھی ایک کام ہوتا ہے۔ دوسرے کام بھی ہیں۔ اس لئے یہ نظام قائم کیا گیا ہے کہ ہر شعبہ جو ہے وہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اپنی ذمہ واری کو پورے احساس سے ادا کرے۔ خلیفۂ وقت کا کارکنان پر یہ اعتماد ہوتا ہے کہ مہمانوں کے حق کو اچھی طرح ادا کر رہے ہوں گے۔ اور اس اعتماد پر ہر کارکن کو پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس ہر کارکن اپنے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھانے کی کوشش کرے اور اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آنے والوں کو بہرحال یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ لوگ خلیفہ وقت کے قریب رہنے والے ہیں، اس لئے ان کے ہر قسم کے معیار، عبادتوں کے معیار بھی، نیکی کے معیار بھی، اعلیٰ اخلاق کے معیار بھی، اونچے ہوں گے اور ہونے چاہئیں۔ پس ہر کارکن یہ خیال رکھے کہ صرف اپنی ڈیوٹی ادا کرنا ہی اُس کا فرض نہیں ہے بلکہ خاص طور پر ان دنوں میں نمازوں اور عبادت کی طرف توجہ اور باقاعدگی بھی انتہائی اہم ہے۔ عموماً تو ہے ہی، اور اس کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح دوسری نیکیوں کی طرف بھی توجہ ہو۔ اعلیٰ اخلاق ہوں، یہ تو ایک عہدیدار کا، جماعت کے کام کرنے والے کا، ایک مستقل پہلو ہے اور ہونا چاہئے لیکن جلسہ کے دنوں میں مزید نکھر کر اس کو سامنے آنا چاہئے۔

جب مَیں یہ نصیحت کر رہا ہوں تو ربوہ کے جلسوں کی تصویر بھی سامنے گھوم جاتی ہے۔ جب وہاں یہ جلسے ہوتے تھے اور ایک دو جمعہ پہلے خلیفۂ وقت کی طرف سے اس طرح نصیحت کی جاتی تھی۔ اور ربوہ کا رہنے والا ہر احمدی چاہے اس نے خدمت کے لئے اپنا نام پیش کیا ہے یا نہیں کیا، اِن نصائح پر عمل کرتا تھا اور بھرپور کوششیں ہوتی تھیں اور تیاریاں ہو رہی ہوتی تھیں۔ لیکن بہرحال اب حالات کی وجہ سے وہاں جلسے نہیں ہوتے۔ اُن احمدیوں کو، ربوہ کے احمدیوں کو اور پاکستان کے احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی کمیاں بھی پوری کرے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ انگلستان کی جماعت ہر سال جلسہ پر مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہر کارکن اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک وقت تھا جب کہا جاتا تھا کہ یوکے کی جماعت کو جلسہ سالانہ کے انتظامات سنبھالنے کی طاقت اور استطاعت نہیں ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے شروع کے چند سالوں تک اس نظام کو چلانے کے لئے مرکز سے مدد لی جاتی تھی۔ وہاں سے بعض عہدیداران افسران آتے تھے جو آپ لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افسران بھی اور کارکنان بھی تربیت یافتہ ہیں اور احسن رنگ میں کام سرانجام دینے والے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جو کمی تھی وہ تو پوری ہو چکی ہے لیکن اس کمی کی دوری کی وجہ سے اور بہتری کی وجہ سے اور مہارت حاصل کرنے کی وجہ سے ہر کارکن میں اور ہر عہدیدار میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ پس اس کی طرف ہمیشہ توجہ رکھیں۔ اللہ کے فضل سے افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے انتظامات کی جو روزانہ رپورٹ آتی ہے، اُس سے پتہ لگتا ہے کہ بڑی گہرائی میں جا کر ماشاء اللہ ہر چیز کا خیال رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنوں کو، مردوں، عورتوں اور بچوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں ادا کرنے والے ہوں۔

ایک بات آج یہاں یہ بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ سیکیورٹی کی طرف آجکل حالات کی وجہ سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور یہ انتہائی اہم چیز ہے، اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوسکتی نہ کمپرومائز (Compromise) ہوسکتا ہے، نہ ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے اس کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ کارکنوں کو جو سیکیورٹی کارکن ہیں قانون تو بہرحال ہاتھ میں نہیں لینا۔ جب کوئی ایسا معاملہ ہو تو اس کو حکمت سے سنبھالنا ہے۔ اس ضمن میں اُن احمدیوں کو جو اپنے ساتھ مہمان لاتے ہیں یا لانا چاہتے ہیں، یا انتظام کرواتے ہیں، مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن مہمانوں کو لانا ہے اُن کے بارے میں پہلے بتا دینا چاہئے اور انتظامیہ سے معاملات طے کر لینے چاہئیں تا کہ بعد میں نہ مہمان لانے والے احمدیوں کو شکوہ ہو کہ سیکیورٹی چیک بہت زیادہ ہو گیا ہے، شامل ہونے سے روکا گیا یا بلا وجہ دیر لگائی گئی یا بعض وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا گیا۔ آنے والا جو مہمان ہے اُس کے لئے بھی یہ چیز پریشانی اور embarrassement کا باعث بن جاتی ہے۔ تو اس بات کا خیال رکھیں کیونکہ آپ جس کو نہیں جانتے اُن کے لئے بہرحال پھر ضرورت سے زیادہ تفتیش بھی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے پہلے سے ہی انتظامات مکمل ہونے چاہئیں۔ جس کو بھی ساتھ لانا ہو، اور وہ بھی اس صورت میں جب یہاں باقاعدہ انتظام ہو، اور یا جو بھی پراسیس (Process) ہے اس میں سے پہلے ہر احمدی کو گزرنا چاہئے۔

یہ ہدایت گو کہ کارکنان کے لئے نہیں ہے لیکن یہ ایسی تھی کہ ان ہدایات کے ساتھ دینا ضروری تھی اس لئے کہ یہ کام بہت پہلے ہو جانا چاہئے۔ اب ایک ہفتہ باقی ہے، اگر کسی نے کسی مہمان کو لانا ہے تو اس کا پہلے انتظام کر لیں کیونکہ بعد میں مجھے ایسے بعض خطوط بھی آتے ہیں۔ اور انتظامیہ کسی وجہ سے انکار کرتی ہے تو پھر انتظامیہ کی مجبوری کو بھی لوگوں کو سمجھنا چاہئے اور شکوہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور انتظامیہ کو بھی ایسے معاملات کو بڑی حکمت سے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کسی کو شکوہ پیدا نہ ہو، اور یہی اعلیٰ اخلاق ہیں جن کو ہمیں دکھانا چاہئے۔

نیز یہ بھی کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ غیر مہمانوں کو لانے والے احمدیوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دنیا کے عمومی حالات بھی اور خاص طور پر جماعت کے بارے میں بعض طبقے کی جو سوچ ہے اور جو حالات ہیں، شرارتی عنصر جو ہے، بڑا ایکٹو (Active) ہوا ہوا ہے۔ نقصان پہنچانے کی بعض دفعہ کوشش ہوتی ہے۔ اس لئے غیر مہمانوں کو لانے والے بھی صرف ابتدائی اور سرسری واقفیت کی بنا پر اُن کو مہمان نہ بنا لیا کریں۔ اس بارے میں بھولے پن کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ ہر طرح سے تسلی کے بعد اور پرانے تعلقات والے جو ہیں، اُن کو ہی اگر مہمان لانا ہو تو جیسا کہ میں نے کہا کہ انتظامیہ سے پہلے رابطہ کر کے اور تمام معاملات طے کر کے پھر لے کر آئیں۔

آخر میں پھر اس بات کی طرف توجہ دلا دوں کہ مہمانوں کی اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کو فضلِ الٰہی سمجھیں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کے جذبے کے تحت اپنی خدمات پیش کریں اور بجا لائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور دیں، اللہ تعالیٰ جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام انتظامات بروقت مکمل بھی ہو جائیں۔ اور جو جو انتظامات ہیں، وہ کارکنان اُن کو احسن رنگ میں سرانجام دینے والے بھی ہوں۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ و کینیڈا 2012ء

امریکہ سے کینیڈا کے لئے روانگی۔ کینیڈا کے بارڈر پر وزیر اعظم کینیڈا کے نمائندوں کی طرف سے پُرتپاک استقبال۔ ٹورانٹو آمد پر احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال اور خصوصی نمائندوں کی طرف سے خیر مقدم۔ CNN پر دورہ کی تفصیلی خبر۔ مختلف اہم سیاسی و سماجی شخصیات کی حضور انور سے ملاقات۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔ انتظامات جلسہ کا معائنہ اور کارکنان سے خطاب میں اہم ہدایات۔ خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ کینیڈا کا آغاز۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی احمدی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم اور مستورات سے خطاب

رسم و رواج اور ہوا و ہوس کے پیچھے چلنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کریں۔ اس معاشرہ کی اچھائیوں کو لیں اور برائیوں کو ردّ کریں۔

(مستورات سے خطاب میں رسوم و بدعات سے بچنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کی اہم نصائح)

خدام و اطفال کی بہترین مجالس میں سندات اور علم انعامی کی تقسیم۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم۔ مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ ملکی تعمیر و ترقی اور انسانی بہبود کے کاموں میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر خراج تحسین۔ سر ظفر اللہ خان ایوارڈ۔ جلسہ سالانہ کینیڈا کے اختتامی اجلاس میں خلافت کے موضوع پر حضور انور کا بصیرت افروز خطاب۔ اجتماعی ملاقاتیں۔ خطبۂ نکاح اور 12 نکاحوں کا اعلان

(امریکہ اور کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

3 جولائی 2012ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کینیڈا کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق یہاں Harrisburg (امریکہ) سے ٹورانٹو کینیڈا کے لئے روانگی تھی۔ صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے نیچے لابی (Lobby) میں تشریف لائے جہاں ضیافت کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں ہوٹل سے ''مسجد ہادی'' کے لئے روانگی ہوئی جہاں احباب جماعت مرد و خواتین، جوان، بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔

صبح نو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد ہادی'' تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ احباب نے پُر جوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت USA، مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ اور مکرم محمد اکرم خالد صاحب صدر جماعت Harrisburg نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بچیوں کے گروپ اس موقع پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا دعائیہ کلام ؏

جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر

پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ان عشاق کے درمیان کھڑے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ جدائی کے لمحات تھے اور ماحول بڑا پُرسوز تھا۔ سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک بار پھر سب کو السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مسجد ہادی کے بیرونی گیٹ سے باہر نکلی۔ اس دوران احباب جماعت مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے رہے۔

Harrisburg شہر سے Buffalo کی طرف امریکہ اور کینیڈا کے بارڈر تک کا فاصلہ 331 میل یعنی 532 کلومیٹر ہے۔

Harrisburg شہر سے روچیسٹر (Rochester) تک ہائی وے 15 کا روٹ اختیار کیا گیا۔ یہ راستہ سرسبز و شاداب پہاڑوں اور خوبصورت وادیوں پر مشتمل ہے اور ہر موڑ کے بعد ایک نیا نظارہ آجاتا ہے۔ اس خوبصورت راستہ پر سفر کرتے ہوئے سوا ایک بجے کے قریب Geneseo نامی قصبہ میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے قافلہ رکا۔ ایک ریسٹورنٹ Applebee's میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور اسی ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں کرسیاں اور میز ہٹا کر اور جگہ خالی کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ ہوٹل کے مالک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے متاثر ہو کر بڑی فراخدلی سے یہ ساری جگہ خالی کروائی اور باقاعدہ کھانے کے لئے لگے ہوئے ٹیبل اور کرسیاں ہٹا دیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر تین بجے کے قریب آگے روانگی ہوئی اور روچیسٹر (Rochester) شہر کے بعد ہائی وے 90 کا روٹ لیا گیا جو باقاعدہ بڑی اور کشادہ موٹروے ہے اور یہاں سے قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد امریکہ اور کینیڈا کے بارڈر پر پہنچے۔

دنیا کی سب سے بڑی نیاگرا فال اور پھر اس سے آگے بہنے والا دریا امریکہ اور کینیڈا کی سرحدوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور اس جگہ بہت سے پُل (Bridge) بنے ہوئے ہیں۔ پُل کراس کرنے کے بعد آگے کینیڈا کی امیگریشن اور بارڈر پولیس کے دفاتر ہیں جہاں سے پاسپورٹس Stamps ہونے کے بعد کینیڈا میں داخل ہوا جاتا ہے۔

تین پُل (Bridge) ایسے ہیں جہاں سے عام پبلک گزرتی ہے اور بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ صرف ایک پُل Whirlpool Bridge ایسا ہے۔ جہاں سے اعلیٰ سرکاری حکام اور VIPs گزرتے ہیں۔

حکومت کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو State Guest کا سٹیٹس دیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ حضور انور Whirlpool Bridge سے کینیڈا میں داخل ہوں۔

کینیڈا کی سرحد پر وزیر اعظم کے نمائندوں کی طرف سے پرتپاک استقبال

کینیڈا کے وزیر اعظم نے آنریبل Rick Dykstra ممبر فیڈرل پارلیمنٹ اور سیکرٹری فارسٹیزن شپ اینڈ امیگریشن کو اپنے نمائندہ کے طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے کے لئے بارڈر پر بھجوایا تھا۔ اس کے علاوہ حکومت کینیڈا نے وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر Robert Bagle کو بھی حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے بارڈر پر بھجوایا تھا۔ کینیڈین بارڈر سروسز کے ڈائریکٹر بھی حضور انور کے استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی آمد سے دس منٹ قبل اس پُل کو بند کر دیا گیا تھا تا کہ جب حضور انور یہاں پہنچیں تو کسی قسم کی کوئی بھی گاڑی پُل پر نہ ہو۔ چنانچہ جب حضور انور کا قافلہ پُل پر پہنچا تو وہاں متعین سیکیورٹی انچارج نے پُل کھول دیا اور قافلہ کی گیارہ گاڑیوں کو پورے اعزاز کے ساتھ پُل سے گزارا گیا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی دوسری طرف کینیڈا کی حدود میں پہنچی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا، مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت کینیڈا اور بعض جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر حکومت کینیڈا کی طرف سے Hon. Rick Dykstra ممبر پارلیمنٹ اینڈ پارلیمنٹری سیکرٹری فارسٹیزن شپ اینڈ امیگریشن، وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر Robert Bacile اور ڈائریکٹر کینیڈین بارڈر سروسز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو وزیر اعظم کینیڈا کی طرف سے خوش آمدید کہا اور حضور انور کی کینیڈا آمد پر نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کے لئے آنریبل ممبر پارلیمنٹ سے گفتگو فرمائی۔ اس دوران امیگریشن آفیسرز نے ہر گاڑی کے پاس آکر پاسپورٹ Stamp کر دیئے۔

یہاں بارڈر سے ٹورانٹو (بیت السلام اور Peace Village) کا فاصلہ 94 میل، (151 کلومیٹر) ہے۔ یہاں سے قافلہ پانچ بجکر پینتیس منٹ پر ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوا۔ وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر اپنی Protocol Vehicle میں قافلہ کو Escort کر رہے تھے اور ان کی گاڑی حضور انور کی گاڑی کے آگے تھی اور انہیں حکومت کی طرف سے ہدایت تھی کہ حضور انور کو ٹورانٹو مسجد بیت الاسلام تک پہنچا کر پھر واپس آنا ہے۔

جماعت نے بارڈر کے ایریا سے روانہ ہونے کے بعد چند میل کے فاصلہ پر واقع ہوٹل Hilton Garden Inn میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل میں پہنچے۔ چائے اور ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد ساڑھے چھ بجے یہاں سے ٹورانٹو (Toronto) کے لئے روانگی ہوئی۔

ٹورانٹو میں آمد

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد جب قافلہ Vaughan شہر میں داخل ہوا تو York ریجنل پولیس کی گاڑیاں جو سڑک پر حضور انور کی آمد کی پہلے سے ہی منتظر تھیں۔ ان میں سے ایک اپنی پوری لائٹس On کر کے قافلہ کے آگے چل پڑی اور قافلہ کو Escort کیا اور دوسری

قافلہ کے پیچھے تھی۔ اب حضور کی گاڑی کے آگے پولیس کی گاڑی اور پروٹوکول آفیسر کی گاڑی چل رہی تھی۔

بیت الاسلام مرکز اور اس کے اردگرد ملحقہ آبادی دارالامن (Peace Village) کو اس بستی میں آباد اس کے مکینوں نے بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا ہوا تھا۔ آرائشی گیٹ بنائے گئے تھے اور ان پر دعائیہ، خیر مقدمی کلمات درج تھے۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے احباب و خواتین اور بچے بعد از سہ پہر سے ہی Peace Village کی مختلف سڑکوں اور راستوں پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے وقت ان کی تعداد چھ ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ٹورانٹو کے علاوہ مسی ساگا، ویسٹن نارتھ، ویسٹن ساؤتھ، نارتھ یارک، ہملٹن اور دیگر بہت سی جماعتوں سے احباب جوق در جوق استقبال کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کرنے کے لئے مختلف ممالک سے آنے والے مہمان بھی شامل تھے۔ یہ سب احباب اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔

احمدیہ ایوینیو میں آمد

آٹھ بجکر دس منٹ پر پولیس کے Escort میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی Jane Street سے احمدیہ ایوینیو میں داخل ہوئی تو حضور کی گاڑی پر نظر پڑتے ہی ساری فضا السلام علیکم حضور، اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ چھ ہزار کا مجمع اس طرح پورے ولولہ اور جوش کے ساتھ بھرپور انداز میں نعرے لگا رہا تھا کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

سڑک کے ایک طرف مرد احباب اور دوسری طرف خواتین تھیں جو مسلسل اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے سلام اور نعروں کا جواب دے رہے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پہنچے اور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور چند قدم چل کر اپنی رہائشگاہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہوئے تو ایک بڑا ایمان افروز اور روح پرور منظر دیکھنے میں آیا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی جہاں غیر معمولی جوش کے ساتھ خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے لگائے گئے وہاں مرد کیا خواتین کیا سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ حضور انور کافی دیر تک سیڑھیوں پر کھڑے رہے اور نعرے لگتے رہے، خیر مقدمی گیت پیش کئے جاتے رہے اور ہر چھوٹا بڑا، مرد، عورت، اپنی دید کی پیاس بجھاتا رہا اور خوب سیراب ہوا۔ اپنے آقا پر فدائیت کے جذبات ہر ایک کے چہرہ سے عیاں تھے۔ اس موقع پر مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا، مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر، مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر، مکرم ملک خالد محمود صاحب ریجنل امیر اور مکرم ہادی علی چوہدری صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

قریباً پندرہ منٹ اپنے عشاق کے درمیان کھڑے رہنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

احمدیہ پیس ولیج

احمدیہ پیس ولیج کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ تمام گھروں پر چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس اور ساری بستی ہی رنگ برنگی روشنیوں سے سجی ہوئی تھی۔ بڑا ہی دل لبھانے والا منظر تھا۔

اس امن کی بستی میں اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں ایک ہزار سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام خلفائے احمدیت اور جماعت کے بزرگان کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً احمدیہ ایوینیو، ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ، ظفر اللہ خان کریسنٹ وغیرہ۔ نہایت خوبصورت اور اپنی تعمیر میں منفرد حیثیت کی حامل وسیع و عریض مسجد بیت الاسلام اور اس کے اردگرد احمدیہ آبادی کو دیکھ کر قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

امریکہ کے خدام خلافت

امریکہ سے درج ذیل احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ سبھی احباب ڈیوٹی پر تھے اور مختلف نوعیت کے انتظامی امور ان کے سپرد تھے اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں ٹورانٹو تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہے۔ بلکہ امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے لے کر یہاں کینیڈا آنے تک یہ سبھی احباب مسلسل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر رہے۔

مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم وسیم ملک صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم خرم احمد صاحب صدر جماعت Oshkosh، مکرم رضوان الہ دین صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ، مکرم محمد چوہدری صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ، مکرم ڈاکٹر منصور قریشی صاحب (یہ ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ رہے)، مقبول طاہر صاحب (خدام الاحمدیہ سیکیورٹی)، مکرم ڈاکٹر آغا شاہد صاحب (یہ آخری دن کے سفر میں بطور Backup ڈاکٹر ڈیوٹی پر تھے)، اعجاز خان صاحب MTA فوٹوگرافر، مکرم عثمان گھمن صاحب (انہیں دورہ کے دوران حضور انور کی گاڑی چلانے کی سعادت نصیب ہوئی)

درج ذیل احباب نے قافلہ کی دیگر گاڑیاں ڈرائیو کیں: مکرم فخر گھمن صاحب، مکرم جواد احمد صاحب، مکرم عبدالحی صاحب، مکرم وقاص اصغر صاحب، مکرم مزمل گوندل صاحب، مکرم محمد محمود صاحب، مکرم خواجہ طارق بسراء صاحب۔ اسی طرح مکرم نسیم خان صاحب، ندیم بھٹی صاحب، طارق شیخ صاحب، پرویز خان صاحب، جری اللہ صاحب خدام الاحمدیہ کی طرف سیکیورٹی ڈیوٹی پر قافلہ کے ساتھ تھے۔

مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر کینیڈا، مکرم سلیم اختر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا اور مکرم مبارک احمد صاحب (خدام الاحمدیہ) کینیڈا سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ کے ساتھ آنے کے لئے امریکہ پہنچے تھے۔ ان احباب کی گاڑی بھی قافلہ کے ساتھ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور امریکہ سے ساتھ آنے والے سبھی احباب کو اپنے پاس بلایا اور ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا اور گروپ فوٹو کے علاوہ ہر ایک کو انفرادی طور پر بھی تصویر بنوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ہر ایک کے جماعتی ID کارڈ پر اپنے دستخط فرمائے جو یقیناً ان سب کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے اور ان کے پاس ہمیشہ کے لئے ایک یادگار ہے۔ یہ سبھی احباب جنہوں نے گزشتہ دو ہفتوں سے دن رات اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے اور قدم قدم پر اپنے پیارے آقا سے برکتیں حاصل کرتے رہے۔ آج واپس جاتے ہوئے بھی اپنے آقا کی بے انتہا شفقتوں کا مورد بنے۔ اللھم زد و بارک۔

حکومت کینیڈا کے نمائندے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب اپنی رہائشگاہ سے بیت الاسلام کی طرف جانے لگے تو آنریبل ممبر پارلیمنٹ Chungsen Leung اور ان کے ساتھ پارلیمانی سیکرٹری فارملٹی کلچرازم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ یہ دونوں بھی حکومت کینیڈا کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے یہاں جماعت کے مرکزی سینٹر میں آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حکومتی نمائندوں کو شرف مصافحہ بخشا اور ان سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر York ریجنل پولیس کے ایک سینئر آفیسر بھی موجود تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الاسلام میں نو بجکر بیس منٹ پر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ چھ ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔

کانگریس مین کا خط

آج امریکہ کا دورہ اختتام پذیر ہوا اور کینیڈا کے دورہ کا آغاز ہوا۔ ایک کانگریس مین Peter J. Roskam کیپیٹل ہل والے پروگرام میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ ان کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط موصول ہوا۔ انہوں نے لکھا:

حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی راہنما!

حضور عزت مآب!

Illinois Sixth Congressional District کی طرف سے میں آپ کو امریکہ کے دورہ پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر کے روحانی اور انتظامی سربراہ کی حیثیت سے آپ کی قیادت ایک مثالی قیادت ہے۔ آپ کی مہربانہ دعوت کا شکریہ! مجھے افسوس ہے کہ میں اس موقع پر آپ سے مل نہیں سکا۔ لیکن میں آپ کے دورے کی کامیابی کا خواہشمند ہوں۔ حضور کی خدمت میں نیک تمنائیں اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

صدق دل سے آپ کا مخلص

Peter J. Roskam Member of Congress

میڈیا کوریج

CNN نیوز نے حضور انور کی تین تصاویر کے ساتھ درج ذیل خبر دی

''سی این این نیوز CNN News''

ڈین میریکا Dan Merica

امریکہ کے سیاستدانوں کے لئے ایک ایسے اسلامی فرقہ کا پُرکشش پیغام، جو عالمی دشمن رکھتا ہے۔

واشنگٹن (سی این این)۔ آپ نے شاید ان کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا ہوگا لیکن حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے اعزاز میں کئے جانے والے کیپیٹل ہل (Capitol Hill) کے استقبالیہ میں بعض اعلیٰ حکمران کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ ڈیموکریٹک (Democratic) لیڈر Nancy Pelosi اور ریپبلکن (Republican) پارٹی کے سینیٹر جان کارنن (Sen. John Cornyn) چند ایسے قانون سازوں میں سے تھے جو حضرت احمد کو ملنے کے لئے آئے۔ حضرت احمد اسلام کے راہنما ہیں اور پچھلے ہفتے لندن سے امریکہ دورے پر آئے ہیں۔

امریکہ ایک ایسے وقت میں اسلام کے متعلق اپنی رائے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے جبکہ اسلامی لوگ مشرق وسطیٰ میں طاقت حاصل کر رہے ہیں اور قرآن کے حوالے سے دہشت گردی کی تشویش بھی جاری ہے۔ یہ امر مشکل نہیں ہے کہ حضرت احمد نے دونوں گروہوں سے گزارش کی۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی کیپیٹل ہل (Capitol Hill) کی تقریر میں کہا کہ ان کے پاس ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام ہے۔

ریاست پنسلوینیا (Pennsylvania) کی ڈیموکریٹک پارٹی کے سینیٹر رابرٹ کیسی (Robert Casey) نے اپنے جذبات کا اظہار حضرت احمد کے تعارف میں آپ کی تعریف کرتے ہوئے کچھ اس طرح کیا کہ یقیناً آپ امن اور رواداری کے راہنما ہیں۔

صرف حضرت احمد ہی اسلام کی یہ تعریف نہیں کرتے کہ ''کیا ہم سب مل کر کام کر سکتے'' 61 سالہ حضرت احمد جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا ہیں۔

دوسرے مسلمانوں کے برعکس احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انیسویں صدی میں ان کے فرقے کے بانی مجازی رنگ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہیں۔ ان کے اسی عقیدہ کی وجہ سے سنی اور شیعہ ان کو سچا مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس اختلاف نے مصر کو احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کا الزام لگانے پر اکسایا۔ سعودی عرب نے ان (کے بعض لوگوں) کو ملک بدر کر دیا اور پاکستان نے ان ہی کے خلاف ایک قانون پاس کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

بیرون ملک ایذا رسانی:

حال ہی میں جمعہ کو شدید گرمی کے دن لوگوں کی ایک لمبی قطار بڑے تحمل کے ساتھ مسجد میں بیٹھی رہی جو کہ سلور سپرنگ، میری لینڈ (Silver Spring, Merry Land) کے مضافات میں ہے اور واشنگٹن سے تھوڑی سی باہر ہے۔ گرمی اور نمی کے باوجود وہ وہاں خوش دکھائی دے رہے تھے اس بات کے انتظار میں کہ انہیں اپنے روحانی پیشوا سے ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ حضرت مرزا مسرور احمد عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کے پانچویں خلیفہ یا راہنما ہیں۔ یہ گروہ اس بات کا دعویدار ہے کہ دنیا میں اس کے کروڑوں پیروکار ہیں۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ تعداد کم ہے یعنی (تعداد) لاکھوں میں ہے۔ حضرت احمد اور ان کے ماننے والوں کے نزدیک ان کا نسبتاً چھوٹا فرقہ ہی اسلام کا اصل چہرہ ہے، جن کے کروڑہا ماننے والے ہیں۔

''یہ وقت ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اسلام کی اصل اور حقیقی تصویر پیش کرے''۔ حضرت احمد نے سلور سپرنگ (Silver Spring) مسجد میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا ''میں ہمیشہ امن کی بات کرتا رہوں گا۔ یہ امن میری طرف سے نہیں یا کوئی نئی تعلیم نہیں بلکہ یہی حقیقت میں اصل تعلیم ہے جو میں نے قرآن سے اخذ کی ہے''۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

احمدیہ مسلم فرقہ جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی، واحد اسلامی گروہ ہے جس کا یہ ماننا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد کی صورت میں ایک دوسرا نبی آچکا ہے۔

2010ء میں جب دو احمدی مساجد پر چند لوگوں نے ہینڈ گرنیڈ اور AK-47 کے ساتھ حملہ کیا تو تقریباً 100 احمدی مارے گئے۔

2012ء میں امریکی حکومت کی انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم رپورٹ (Intl. Religious Freedom Report) میں احمدیوں کی حالت زار ظاہر و باہر تھی۔ اس رپورٹ کے مطابق ''پاکستان کی اقلیتوں میں سے احمدی شدید قانونی پابندیوں اور قانونی رکاوٹوں کا سب سے زیادہ نشانہ بنتے ہیں۔ اس رپورٹ میں انڈونیشیا میں احمدیوں کے خلاف کئے جانے والے فسادات کا بھی ذکر ہے جہاں کم از کم 50 احمدیہ مساجد کا نقصان کیا جا چکا ہے۔

دنیا کے مختلف حصوں میں احمدیوں کے ساتھ سخت رویہ نے ایک احمدی کے دل میں امریکہ میں زندگی گزارنے کی قدر ڈال دی ہے۔

احمدیوں کے موجودہ راہنما حضرت احمد گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ جو ہیرس برگ پنسلوینیا (Harrisburg, Pennsylvania) میں تشریف لائے اور جہاں پر دس ہزار شاملین حاضر تھے۔

حضرت احمد نے فرمایا کہ میں جہاں کہیں بھی جاتا ہوں۔ میرا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنے لوگوں سے ملاقات کروں۔

لیکن آپ کے یہاں آنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سیاستدانوں اور صحافیوں سے ملاقات کریں۔ احمدیوں کے لئے 9/11 کے بعد کے سالوں میں امریکی مسلمانوں پر کی جانے والی تنقید نے ایمان کے بارہ میں بحث مباحثہ اور سوال و جواب کے کئی راستے کھولے ہیں۔ حضرت احمد کی شدت پسندوں کے متعلق باتوں سے احمدیوں اور دوسرے اسلامی فرقوں کے درمیان علیحدگی واضح طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

''فنڈا منٹلسٹ مسلم (Fundamentalist Muslims)'' کے متعلق بات کرتے ہوئے حضرت احمد نے فرمایا کہ '' آجکل اسلام صرف نام نہاد مسلمان تنظیموں کا نشانہ بن رہا ہے۔ جو مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ اگر یہی اسلام ہے جو ایسے کٹر مسلمان پیش کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اس اسلام کے پھیلنے کا کوئی موقع نہیں''۔

غیروں کے لئے ''نام نہاد مسلمان'' جیسی اصطلاحات استعمال کر کے احمدیوں نے اپنے آپ کو دوسروں کی نظر میں مقبول نہیں بنایا۔ معروف سنّی اور شیعہ فرقے تو احمدیوں کے بارہ میں بات کرنے سے بھی ہچکچاتے ہیں۔

اس جماعت کا ایک منظّم میڈیا نیٹ ورک ہے۔ جو 3 سیٹلائٹ ٹیلیویژن چینلز پر نشر ہوتا ہے۔ اور مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ ان چینلز کا اصل مقصد تو خلیفہ (وقت) کے خطبات کو نشر کرنا تھا تاہم یہ چینلز مختلف زبانوں میں متعدد پروگرام بھی نشر کرتے ہیں۔ سلور سپرنگ (Silver Spring) کی مسجد بڑی بڑی سیٹلائٹ ڈشوں کے ساتھ گھری ہوئی ہے جو کہ دنیا میں اس قسم کے پروگرام نشر کرتی ہیں۔

سیٹلائٹ ٹیلیویژن کے علاوہ احمدی'' اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز'' (Islam International Publications) بھی چلاتے ہیں جو کہ ایک اشاعتی تنظیم ہے۔ میڈیا میں اسلام کے متعلق مختلف نظریات کی وجہ سے کئی احمدی فکرمند نظر آتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ نظریات اسلام کو شدت پسند مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں نہ کہ پُرامن اسلام کے طور پر۔

4 جولائی 2012ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پونے پانچ بجے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

لبرل ممبر پارلیمنٹ آنریبل Justin Trudeau کی حضور انور سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیسٹ ہاؤس تشریف لے آئے۔ جہاں ممبر پارلیمنٹ Hon. Justin Trudeau حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف کا تعلق لبرل پارٹی سے ہے اور لبرل پارٹی اس وقت پارلیمنٹ میں تیسرے نمبر پر ہے۔

موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ وہ کینیڈا کے سابق وزیراعظم Pierre Trudeu کے بیٹے ہیں۔ Pierre Trudeu 1968ء سے 1979ء تک اور پھر 1980ء سے 1984ء تک کینیڈا کے وزیراعظم رہے۔

Justin Trudeau اس وقت مانٹریال سے فیڈرل ممبر پارلیمنٹ ہیں اور قبل ازیں لندن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کو بتایا کہ اب پارٹی والے چاہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کی بہت اچھی شہرت کی وجہ سے پارٹی کا لیڈر بن جاؤں شاید اس وجہ سے پارٹی اوپر آجائے۔

موصوف نے بتایا کہ جب میں پہلی دفعہ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوا تھا اس وقت جماعت کے ممبران نے میری مدد کی تھی۔ میرے منتخب ہونے میں کمیونٹی کا کافی بڑا کردار تھا۔ مانٹریال میں جو گریٹر ایریا ہے وہ میرا حلقہ انتخاب ہے۔ میں وہاں سے دو دفعہ منتخب ہو چکا ہوں۔

موصوف نے بتایا کہ ہیومن رائٹس میں بھی مجھے دلچسپی ہے۔ پاکستان میں جماعت کے حالات کا علم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریلیجن فریڈم کمیٹی کے قیام کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ حکومت نے یہ کمیٹی بنائی ہے اس کا کیا رول ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ لگتا ہے کہ اچھا آئیڈیا ہے۔ لیکن یہ لوگ اس بارہ میں اپوزیشن سے مشورہ نہیں کر رہے۔ سب کچھ خود ہی کر رہے ہیں۔ اس کمیٹی کے مدنظر کرسچن افراد کی پرسی کیوشن ہے اور زیادہ فوکس عیسائی احباب پر ہونے والے مظالم پر ہے۔

ممبر پارلیمنٹ Justin نے بتایا کہ 2003ء میں جب حضور انور خلیفہ بنے تھے اس وقت کے کینیڈا میں اور آج کے کینیڈا میں بڑا فرق ہے۔ اس وقت لگتا ہے کہ ہم ملٹی کلچرل اور Integrate کرتے ہیں۔ لیکن اب لگتا ہے کہ کچھ فرق پڑا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میرے علاقہ میں لوگوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے جس میں سے پندرہ ہزار مسلمان ہیں اور ہمارے علاقہ میں چودہ پندرہ میناروں والی مساجد بھی ہیں۔

موصوف نے کہا میں مسلمان دوستوں سے بات کرتا رہتا ہوں، مغربی دنیا میں لوگ اسلام سے ڈرتے ہیں۔ جو ویسٹرن نائز مسلم ہیں انہوں نے غلط حرکتیں کی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا مجھے اس ٹرم کی سمجھ نہیں آئی۔ اگر آپ سچے اور حقیقی مسلمان ہیں تو ہر قسم کی سوسائٹی میں مدغم ہو سکتے ہیں۔ ہر قسم کے معاشرہ کا حصہ بن سکتے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ مَیں ایک وہابی مسجد میں گیا۔ وہاں مَیں نے نماز پڑھی تو مسلمانوں نے برا منایا۔ مَیں نے کہا میں کوئی سکالر تو نہیں ہوں۔ مَیں نے وضو کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی سمجھتا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مساجد تو سب کے لئے ہیں اور ہر ایک کے لئے ان کے دروازے کھلے ہیں۔ یہ وہابی بہت سخت لوگ ہیں۔ اسی وجہ سے سعودی عرب اور مصر وغیرہ میں حالات خراب ہوئے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ احمدی احباب کمیونٹی افیئر ز میں میرے کافی مددگار ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ کے ساتھ ایک سکھ دوست بھی آئے ہوئے تھے جن کا تعلق لبرل پارٹی سے ہے اور یہ سابق ممبر پارلیمنٹ رہے ہیں۔ اب نہیں ہیں۔ اس دوست نے کہا کہ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اگر مجھے دوبارہ موقع ملا تو میں انتخاب میں کھڑا ہوں گا، اگر مجھے پارٹی نے قبول کیا اور ٹکٹ وغیرہ دیا۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ پنجاب سے ہیں۔ دادا، نانا وغیرہ ننکانہ (پاکستان) سے تھے۔ پارٹیشن کے وقت انڈیا میں آکر پنجاب میں آباد ہوئے۔ اب یہاں مسی ساگا میں رہتا ہوں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ کینیڈا میں سکھ کمیونٹی کی تعداد پانچ لاکھ ہے۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ Justin نے کہا کہ گزشتہ پارلیمنٹ میں (9) نو سکھ افراد ممبر پارلیمنٹ تھے۔ ملکی انتخابات میں حصہ لینے اور Elect ہونے میں سکھ کمیونٹی نمایاں طور پر آگے ہے۔

آخر پر موصوف Justin نے کہا کہ کینیڈا کو جو چیز خوبصورت بناتی ہے وہ ہماری اقدار ہیں۔ ہماری اچھی اقدار ہی ہمیں کینیڈین بناتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ نے بہت اچھی بات کہی ہے۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ Justin Trudeau کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ پانچ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

بریڈفورڈ ویسٹ کے میئر سے ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق Mr. Doug White میئر آف بریڈفورڈ ویسٹ Gwillimbury نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

میئر Doug 2006ء سے بریڈفورڈ شہر کے میئر ہیں۔ اس شہر میں جماعت نے جلسہ گاہ کے لئے 250 ایکڑ زمین خرید ہوئی ہے۔

میئر ڈگ جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت تعاون کرتے ہیں۔ موصوف نے جلسہ مذاہب عالم بریڈفورڈ کی میزبانی بھی کی تھی۔ ہر کام میں جماعت کی مدد کرتے ہیں۔

میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ حضور کا یہاں کینیڈا تشریف لانا ہمارے لئے بہت بڑا آنر ہے ہمارے لئے باعث عزت ہے۔

میئر نے کہا میری دادی ایک دفعہ پوپ سے ملی تھی اور اس نے اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہوئے بہت خوشی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن میں آج خلیفۃ المسیح سے مل رہا ہوں۔ میرے لئے یہ اعزاز بہت بڑھ کر ہے اور میں اپنے دل کی گہرائی سے اس اعزاز کو اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہوں اور مَیں اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی میرے علاقہ میں ہے۔

میئر نے حضور انور کو کہا کہ آپ ہمارے علاقے میں جب چاہیں آئیں ہم حضور کو کھلی بانہوں کے ساتھ خوش آمدید کہیں گے۔

میئر کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی کل رات یہاں پہنچا ہوں۔ رات کا قیام اچھا رہا ہے۔

میئر نے بتایا کہ اونٹاریو (Ontario) میں ہمارے علاقہ کی زمین سب سے زیادہ زرخیز ہے۔ ہم نے پھلدار درخت بھی لگائے ہیں اور پیاز ہمارے ایریا میں سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ہم قریباً آدھے ملک میں پیاز سپلائی کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے جماعت کو ہدایت کی تھی کہ جلسہ گاہ کے لئے جو 250 ایکڑ زمین ہے اس کا ایک حصہ مخصوص کر کے چیری اور آلو بخارا وغیرہ کے درخت لگائیں۔

میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے علاقے کے نشان پر مشتمل کوٹ پر لگانے والا پن دیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ آپ کی طرف سے میرے لئے ایک سپیشل تحفہ ہے۔ جب میں آپ کے علاقہ میں آؤں تو کیا میں اسے لگالوں۔ میئر نے کہا ضرور لگائیں۔ مجھے تو بہت خوشی ہوگی۔

میئر نے بتایا کہ میرے علاقے میں 200 احمدی آباد ہیں اور 40 فیملیز ہیں۔ احمدی اپنا جلسہ گاہ ہونے کی وجہ سے وہاں جگہ خرید رہے ہیں۔ مسجد کے حوالہ سے جب بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا وہاں جلسہ گاہ کی جگہ پر تعمیرات کے پروگرام ہیں۔ جب پلاننگ پرمشن ہوگی تو مسجد بھی انشاء اللہ بن جائے گی۔ میئر نے کہا اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔

میئر نے کہا کہ گزشتہ سال میں جلسہ سالانہ پر آیا تھا اور جماعت نے مجھے بولنے کا موقع دیا تھا۔ مجھے یہ بات پسند آئی تھی کہ بڑے بڑے سیاستدان یہاں ہیں اور ان کے ساتھ مجھے بھی ایڈریس کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

میئر نے حضور انور کی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس انگوٹھی کی History کا آج پتہ چلا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ 132 سال پرانی ہے۔

میئر کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں کینیڈا 2005ء میں اور 2008ء میں آیا تھا۔ اب 2012ء میں آیا ہوں۔ یہ حالات پر منحصر ہے کہ دوبارہ کب آؤں گا۔

میئر نے ایک بار پھر حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور سے ملنا میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ میں دل کی گہرائی سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ ملینز لوگوں کے لیڈر ہیں اور آپ نے مجھے خوش آمدید کہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ ہمارے مہمان

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047- 6212515
0300-7703500

ہیں۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم آپ کی عزت کریں۔

جلسہ کینیڈا کی تعداد کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا جلسہ جرمنی میں 29 ہزار کی تعداد میں لوگ آئے تھے اور میں نے وہاں بھی خطاب کیا تھا۔ اس تعداد میں تین ہزار سے زائد لوگ اردگرد کے ممالک سے آئے تھے۔

لندن میں جماعت کی پہلی مسجد کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری مسجد 1924ء میں تعمیر ہوئی اور یہ لندن میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ اب جونئی مسجد بیت الفتوح تعمیر ہوئی ہے یہ یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ ایک پورا کمپلیکس ہے۔ دس ہزار لوگ نماز ادا کرسکتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ آپ کی جماعت ضرورتمندوں کی بہت مدد کرتی ہے۔ جہاں بھی کوئی کرائسز آئے تو آپ مدد کے لئے پہنچتے ہیں۔ Haiti میں زلزلہ آیا تو آپ نے وہاں اپنے ڈاکٹرز بھجوائے۔

غانا میں قیام کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ میں وہاں آٹھ سال رہا ہوں۔ جب میں اپنی موجودہ پوزیشن میں 2004ء میں غانا گیا تو صدر مملکت غانا نے مجھے ملتے ہی کہا Welcome Home۔

غانا میں وہاں کے ایک ریموٹ ایریا میں گندم اگانے کا تجربہ کیا تھا جو کامیاب رہا اور وہاں گندم اگائی۔ حضور انور نے فرمایا اب بھی میں نے اپنے آفس کے بیک یارڈ میں فروٹ کے درخت لگائے ہیں۔ چیری ہے، اسی طرح بعض دوسرے پودے ہیں۔ جب مجھے موقع ملتا ہے تو میں خود بھی ان پودوں کی کانٹ چھانٹ کرلیتا ہوں اور پانی وغیرہ دے لیتا ہوں۔

میئر Doug White کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ملاقات پانچ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر میئر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقاتوں کے اس پہلے سیشن میں 60 فیملیز کے 280 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Peace Village اور ٹورانٹو کے اردگرد کی جماعتوں Durham، Brampton، Rexdale، Scarborough، Ahmadiyya Abode of Peace کے علاوہ مغربی حصہ کی جماعتوں سسکاٹون 3200 کلومیٹر اور کیلگری سے 3800 کلومیٹر کی ڈرائیو کر کے آئی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والے خوش قسمت افراد اور فیملیز میں سے کئی ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا تھا اور اپنے پیارے آقا کو اتنے قریب سے دیکھا تھا اور حضور کے قرب میں چند لمحات گزارے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعض فیملیز نے دیگر تحائف بھی حاصل کئے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں شرکت کرنے والے بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی آمین کروائی۔

عزیزہ شمائل اعجاز خان، طاہرہ حریم خان، انصار نصراللہ خاں، ماہم احمد خان، دانیہ یعقوب، ماہم ملک، عبیرہ وہاب، بلناز وہاب، صفیہ خان، طلحہ کاہلوں، Eman گورایا عطا، Maooz احمد، صبا شہزاد میاں، Nauras احمد قریشی، فراز احمد، قمرالزماں عبداللہ، یوسف ایان چوہدری، زوبیہ محمود، علی حسین احمد، کاشفہ احمد، سلمانہ عامر باجوہ، بشریٰ محمود، کاشف احمد فیاض، سبیقہ حیدر، جمال چوہدری، رمیس شفیق کاہلوں، علینہ اکبر، فاران محمد الہ دین، ساحر احمد، روشن احمد، راغب احمد بٹر، جاذبہ احمد بٹر، سائرہ رفیق، عطیۃ الوکیل موسیٰ، منصور خان۔

آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے اور بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Maple، Lloydminister، Burlington، مانٹریال ویسٹ Ottawa، Saskatoon، St. Catherines، Cornwall، Calgary، Brampton

اس کے علاوہ گیمبیا اور پاکستان سے آنے والے ایک بچے اور بچی نے بھی آمین کی اس تقریب میں شرکت کی۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

5 جولائی 2012ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پونے پانچ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

بعد از سہ پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری امور سرانجام دیئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 28 فیملیز کے 112 افراد نے اپنے پیارے سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Calgary، Edmonton، Halifax، Lloyed Minister، Ottawa، Montreal، Durham، Scarborough، Brampton اور Toronto West کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

کیلگری، ایڈمنٹن اور لائڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز ساڑھے تین ہزار سے 3800 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ دو تین دنوں پر مشتمل لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

آج بھی ملاقات کرنے والوں میں بہت سارے خاندان ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل رہے تھے اور بعض خاندان ایسے بھی تھے جو اپنی زندگی میں کسی بھی خلیفۃ المسیح سے پہلی مرتبہ ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

ڈیوٹیوں کا معائنہ

بعدازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کینیڈا کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لے گئے۔

مکرم نصیر احمد خان صاحب افسر جلسہ سالانہ کینیڈا، ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب افسر جلسہ گاہ کینیڈا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ تمام ناظمین اپنے اپنے شعبہ کی تختیوں کے پیچھے اپنے نائبین اور معاونین کے ساتھ کھڑے تھے۔ نائب افسران کی کل تعداد گیارہ جبکہ ناظمین کی کل تعداد 97 تھی اور معاونین کی تعداد 1949 تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام ناظمین کو باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لے آئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے کارکنان سے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

جلسہ سالانہ سے ایک دن پہلے ان ملکوں میں اور جب پاکستان میں جلسے ہوا کرتے تھے تو تقریباً چار دن پہلے معائنہ ہوا کرتا تھا جس میں تمام شعبہ جات کا معائنہ ہوتا تھا۔ ایک جگہ ہی بعض شعبہ جات جمع ہو جاتے تھے تو بہرحال کیونکہ جلسہ گاہ کی جگہ یہاں سے فاصلے پر ہے، اس لئے یہیں آپ لوگوں کو جمع کرلیا گیا ہے، تو معائنہ کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ چیزیں دیکھے کے اگر اس کے مطابق کوئی ہدایت دینی ہو تو دی جائے، تو وہ معائنہ تو نہیں ہوسکا جو روایتی معائنہ ہے۔ ہاں ایک روایت یہ بھی ہو رہی ہے کہ آپ سارے کارکنان یہاں جمع ہیں۔ گو کہ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو لمبے عرصہ سے خدمت کا موقعہ مل رہا ہے لیکن کچھ نئے بھی شامل ہوئے ہوں گے، کچھ نوجوان بھی ہیں، بچے بھی ہیں، اس لئے آپ سے صرف اتنا کہوں گا کہ ہر ایک یہ خیال رکھے اور ہر شعبہ یہ خیال رکھے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے یہاں آیا ہے اور اس نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور اسی خدمت کے لئے وہ کام کر رہا ہے۔ ہر شعبہ کا ہر کارکن یہ خیال رکھے کہ اس کا ایک مقصد ہے اور ان دنوں میں وہ مقصد ڈیوٹی دینا ہے، صرف نام کی ڈیوٹی نہیں بلکہ خدمت کے جذبہ کے تحت ڈیوٹی دینا ہے۔ پس اس جذبہ سے خدمت کریں۔

اور دوسری اہم بات کہ ان ڈیوٹیوں کے دوران اپنی نمازوں کو نہ بھول جائیں۔ ہر شعبہ کا جو ناظم ہے یا جو ذمہ دار ہے اس کے کارکنان ڈیوٹی کی وجہ سے اگر وقت پر نماز نہیں پڑھ سکتے تو گروپ (Group) کی صورت میں باری باری نماز پڑھیں اور کوشش کریں کہ باجماعت نماز پڑھیں۔ پس یہ دو باتیں خاص طور پر یاد رکھیں۔

تیسری بات آجکل کے حالات کے مطابق یہ ہے کہ ہر شعبہ کا جو کارکن ہے اسے ماحول سے Vigilant ہونا چاہئے یعنی اپنی Surroundings سے باخبر رہنا چاہئے۔ اس لئے ہمیشہ اردگرد نظر رکھیں۔ قطع نظر اس کے کہ کون عمومی کی ڈیوٹی پہ ہے اور کون خدمت خلق کی ڈیوٹی پہ ہے، اپنے شعبہ میں ہر ایک ذمہ دار ہے۔ اس لحاظ سے اس طرف بھی توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں!

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جلسہ کی ڈیوٹیوں کے لحاظ سے لجنہ میں ایک ناظمہ اعلیٰ ہے اور 21 ناظمات ہیں جبکہ معاونات کی تعداد پانچصد سے اوپر ہے۔

لنگر کا معائنہ

لجنہ کی ڈیوٹیوں کے جائزہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

لنگر خانہ Peace Village کے ایک طرف آخری حصہ میں کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر تیار کیا گیا ہے۔ کل پانچ لنگر خانے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں۔ لنگر نمبر 1، نمبر 2 اور نمبر 3 میں جلسہ کے مہمانوں کے لئے کھانا آلو گوشت، دال وغیرہ تیار ہوتا ہے۔ جبکہ لنگر نمبر 4 میں چائے وغیرہ تیار کی جاتی ہے اور لنگر نمبر 5 میں جلسہ میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے جو بیرونی مہمان شامل ہوتے ہیں ان کے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے۔

ایک جگہ پر متعدد بڑے بڑے کنٹینرز رکھے گئے تھے جن میں اجناس اور مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ حضور انور نے ان کنٹینرز کا بھی معائنہ فرمایا اور اس میں رکھی گئی مختلف اشیاء کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور لنگر نمبر 1 میں تشریف لے گئے۔ یہاں آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے اس کے معیار کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح پکا ہوا ہے یا نہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت خود دیگ سے ایک بوٹی اور آلو نکالا اور ایک لقمہ لیا اور فرمایا کہ اچھا پکا ہوا ہے۔ اسی طرح لنگر خانہ نمبر 2 اور لنگر خانہ نمبر 3 میں بھی آلو گوشت کا سالن تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان دونوں لنگر خانوں میں بھی سالن کے معیار کا جائزہ لیا اور سالن سے ایک ایک لقمہ لیا اور فرمایا ٹھیک ہے اچھا پکایا ہے۔

یہاں مہیا کی جانے والی روٹی کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ میں روٹی کا ایک نیا پلانٹ لگایا گیا ہے جو فی گھنٹہ چار ہزار روٹی پکا رہا ہے۔

لنگر خانہ کی انتظامیہ نے ایک کیک تیار کیا تھا۔ جس پر پانچوں لنگر خانوں کا ماڈل بنایا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کیک کے ایک حصہ کو لے کر آگے مختلف حصے کئے اور ایک دو حصے کارکنان کو دیئے۔ ایک کارکن کا چھوٹا بچہ بھی اس موقع پر موجود تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت اس بچے کے منہ میں کیک کا ٹکڑا ڈالا۔ فرط جذبات سے اس کارکن نے اپنے بچے کو اٹھایا اور چومنا شروع کردیا۔ زہے قسمت زہے نصیب۔

لنگر خانہ کے وزٹ کے دوران کارکنان نے اور طلباء جامعہ نے بڑے پُر جوش نعرے لگائے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران وہ تمام فیملیز مرد و خواتین جو ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب میں شامل تھیں۔ اپنے گھروں کو لوٹ چکی تھیں اور اپنے گھروں کے باہر کھڑی

تھیں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ معائنہ کے بعد واپس تشریف لائے تو یہ سبھی اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو السلام علیکم کہتیں۔ خوشی و مسرت سے ان کے چہرے تمتما رہے تھے۔ اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھیں کہ ان کا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔ بڑی عمر کے بچے بچیاں اپنے کیمروں سے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ قدم قدم پر تصاویر کھینچی جا رہی تھیں۔ ہر گھر کے باہر بالکونی میں، سیڑھیوں پر اور پھر آگے سڑک پر کھڑے مرد خواتین اور بچے بچیاں بڑی تعداد میں اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے بچوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ رکھتے اور ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعضوں سے گفتگو فرماتے اور حال دریافت فرماتے۔ کتنے ہی بابرکت لمحات تھے جو ان کے گھروں کی دہلیز تک آن پہنچے تھے۔

ہوسٹل جامعہ میں

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طلباء جامعہ احمدیہ کے ایک ہوسٹل میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے وہاں پر موجود قرغیزستان سے آنے والے ایک طالبعلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور معائنہ کے دوران ہاتھ پکڑے رکھا اور اس کا حال پوچھا اور تعارف دریافت فرمایا اور پھر کیمرہ والوں کو بلایا کہ آؤ اور اس کی تصویر کھینچو۔ کتنا ہی خوش نصیب تھا دیار غیر سے آنے والا طالبعلم جو ان چند ساعتوں میں برکتوں کے خزانے سمیٹ گیا۔

اس طالبعلم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خدا کے خلیفہ سے ملنا میرے لئے ایسا ہی تھا جیسے ایک خواب دیکھ رہا ہوں اور جیسے مجھے جنت مل گئی ہے۔ حضور سے مل کر مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ ہماری جنت ہمارا خدا ہے۔ میں اپنے دل کی حالت بیان نہیں کر سکتا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ روز حضور کا دیدار کروں۔ میں حضور سے بہت پیار کرتا ہوں۔ قرغیزستان میں حضور کے غلام حضور سے بہت پیار کرتے ہیں اور حضور کی ایک جھلک کے لئے سب کچھ لٹا سکتے ہیں۔ ان غلاموں میں میرے والد بھی ہیں۔ جب مَیں نے اپنے والد کو فون پر بتایا کہ اس طرح حضور سے میری ملاقات ہوئی ہے تو وہ بے اختیار رو پڑے۔ میرے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ مَیں نے اپنے باپ کو روتا دیکھا۔ میرے والد بہت سخت دل ہیں۔ میرے لئے یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ حضور انور کی محبت نے ان کی سختی کو بھی ختم کر دیا ہے۔ گویا ایک پتھر پھٹ جائے اور اس میں سے پانی نکل آئے۔

جامعہ کے ہوسٹل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے تو ایک بار پھر ان راستوں پر کھڑی فیملیز نے اظہار عقیدت سے نعرے بلند کئے جن راہوں پر ان کے پیارے آقا کے مبارک قدم پڑنے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں اس شدت سے آ رہی تھیں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی وقفہ نہیں پڑتا تھا۔ حضور انور ان فیملیز کے انتہائی قریب سے گزرتے ہوئے ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا کے گھر کے باہر ان کی والدہ ویل چیئر پر تھیں اور ساتھ ان کی فیملی اور دیگر عزیز و اقارب کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں کچھ دیر کے لئے رکے اور والدہ کا حال دریافت فرمایا اور گفتگو فرمائی۔ امیر صاحب کی والدہ نے حضور انور کو کہا کہ میں بیمار ہوں اور میری شدید خواہش تھی کہ حضور انور سے ملوں آج اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پوری کر دی اور حضور انور خود چل کر ہمارے گھر آ گئے۔ فیملی کے دوسرے ممبران سے بھی حضور انور نے حال دریافت فرمایا اور مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

پیس ویلج کی سڑکوں اور گلیوں میں یہ ایمان افروز مناظر آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر اس وقت اپنے اختتام کو پہنچے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر تشریف لے آئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ ''سرائے محبت'' میں تشریف لے گئے۔

6 جولائی 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پونے پانچ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھتیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔

جلسہ گاہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے انٹرنیشنل سنٹر میں بعض بڑے وسیع و عریض ہال حاصل کئے تھے۔ یہ انٹرنیشنل سنٹر ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا (Mississaga) شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک وسیع و عریض نمائشگاہ ہے اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور متعلقہ تمام سہولتیں ہیں۔

اس سینٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ اور ہال نمبر 3 میں لجنہ کی جلسہ گاہ بنائی گئی تھی۔ جبکہ دیگر دو بڑے ہالوں میں مرد احباب اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بڑے ہال سے ملحقہ ایک ہال میں جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر اور بک سٹور اور کتابوں کی نمائش لگائی گئی تھی۔ یہ تمام ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ سٹیج بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ہال کی دیواروں پر مختلف بینرز لگائے گئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جو ہال مردانہ جلسہ گاہ کے لئے استعمال ہوا اس کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔

دوپہر بارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ گاہ (انٹرنیشنل سینٹر) کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور ہال میں تشریف لے آئے اور یہاں ایک حصہ میں جلسہ سالانہ کے مختلف شعبوں کے دفاتر کا معائنہ فرمایا اور کتب کے سٹور اور نمائش کا بھی معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھتیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔

(حضور انور کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 30 مورخہ 27/ جولائی 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے روانہ ہو کر تین بجکر دس منٹ پر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

نو بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت الاسلام، مشن ہاؤس، ایوان طاہر اور پیس ویلج (Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں اور یہ امن کی بستی رات کو بھی اتنی روشن دکھائی دیتی ہے کہ دن کا گمان ہوتا ہے اور چراغاں کا منظر ایک عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور پھر اس بستی کے مکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہاں بابرکت قیام سے جو خوشی و مسرت اور لطف و سرور اور تسکین قلب پا رہے ہیں وہ ناقابل بیان ہے۔

7 جولائی 2012ء بروز بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ خواتین

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ میں خطاب تھا۔

گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور بارہ بجکر دس منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں خواتین نے بھرپور نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ طلعت صادق صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

مکرمہ امۃ الحفیظ حنا صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی احمدی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے یہ اسناد اور میڈل حاصل کئے۔

1۔ ڈاکٹر سائرہ ظفر صاحبہ (Research in Patient Safety and Quality)

2۔ ڈاکٹر فائزہ اُپل صاحبہ فیملی میڈیسن میں ڈگری حاصل کی۔

3۔ سونیہ چیمہ صاحبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس میں ماسٹر کیا۔

4۔ نادیہ احمد صاحبہ ماسٹر ان ٹیچنگ

5۔ ڈاکٹر آمنہ احمد چٹھہ میڈیسن میں ڈگری حاصل کی۔

6۔ ڈاکٹر فوزیہ زکریا فیملی میڈیسن میں ڈگری لی۔

7۔ ڈاکٹر قدسیہ نعیم (Medicine/Optometry میں ڈگری لی)

8۔ سلمہ سوسن فاروقی صاحبہ بیچلر آف ایجوکیشن

9۔ صباحت شبنم رانا Anatomy & Cell Biology

10۔ ھبۃ النور رانا Anatomy & Cell Biology

11۔ ندا ناصر رانا Anatomy & Cell Biology۔

12۔ ماریہ ملک Humanities میں ڈگری لی۔

13۔ شازیہ ہادی بیچلر آف ایجوکیشن۔

14۔ الماس طارق پولیٹیکل سائنس۔

15۔ حفصہ ماجد Health Science میں ڈگری حاصل کی۔

16۔ مریم صدیقی صاحبہ Science Biology میں ڈگری لی۔

17۔ درّشہوار بیچلر آف ایجوکیشن۔

18۔ قرۃ العین سلیم الیکٹریکل انجینئرنگ۔

19۔ انیلہ مجوکہ بیچلر آف ایجوکیشن۔

20۔ درّمہار (B.A. Honour Sociology)

21۔ شمائلہ ناصر بیچلر آف ایجوکیشن

22 ۔ نصرت جاوید بیچلر سائنس (Health and Kinesiolgy)

23۔ فائزہ احمد چٹھہ بیچلر آف ایجوکیشن

24۔ فائزہ بھٹی (Basic Pschology)

25۔ عائشہ کرن (Biological Sciences)

26۔ لبنیٰ ہنجراء 92.3 گریڈ کے ساتھ اکاؤنٹنگ میں ڈپلومہ کیا۔

27۔ منزہ مجوکہ۔ 87.5 گریڈ کے ساتھ اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس میں ڈپلومہ کیا۔

گریڈ 12 میں مائدہ احمد نے پہلی، سدرہ حق نے دوسری اور اقراء احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح درج ذیل 39 طالبات نے گریڈ 12 میں آنرز رول یعنی 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے۔

ماریہ اقبال، ملیحہ جاوید، رمشہ جمشید، ثناء انور، فریال چوہدری، صبیحہ احمد، نایاب احمد، ردا منصور رانجھا، ماہم فہمید، قرۃ العین، عنبر Purewal، انعم منیر، ردا نواز، ماریہ وقار، زونیہ ندیم، مناہل قاضی، مریم ساجد، نتاشہ فرحان کھوکھر، قرۃ العین ملک، مریم طاہر، Nazurah کھوکھر، رمیزہ شیخ، صدف شاہد، انعم یاسین، اقراء ملک، بینش بٹ، اقراء چوہدری، Ilsa قیصر، نایاب منصور، عطیہ سلیم، باسمہ احمد، نور العین خالد، صائمہ بابر، زوہا احمد، انعم محمود، تہمینہ منہاس۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تحت، پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات نے بھی حضور انور کے دست مبارک سے اسناد حاصل کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے انہیں گولڈ میڈل پہنائے۔

مریم صدیقہ (Masters of Philosophy In Environmental Science)

زینب منیر ماسٹرز آف بزنس اکنامکس

نمرہ احمد اے لیول
مبشرہ کرن M.Sc.
فریحہ محسن میٹرک سائنس
انعم اعجاز او لیول
مصباح جبین بیگ سائنس گروپ
عائشہ نورین (M.Sc. Biology)
سدرہ وسیم او لیول
بلقیس قمر (M.Sc. Statistics 1st Position)

تقسیم ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا: حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت کی چھٹی شرط میں جن امور کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے ان میں سے ایک قسم وہ ہے جس سے ایک مومن کا بچنا ضروری ہے اور ایک مومن کو بہرحال اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رسومات اور ہوا و ہوس سے بچنا اور دوسری قسم وہ ہے جن کو اپنائے بغیر اپنی زندگی کا حصہ بنائے بغیر کوئی عورت یا مرد حقیقی مومن نہیں کہلاسکتا۔ حقیقی احمدی نہیں کہلاسکتا اور وہ ہے قرآن کریم کی حکومت اپنے اوپر قائم کرنا، اس کی تعلیم پر عمل کرنا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا اور کامل اطاعت کرنا۔

حضور نے فرمایا: ہماری عورتیں بھی اور مرد بھی احمدی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں، بہت سے ایسے ہیں لیکن اس جائزے کی ضرورت ہے کہ ایمان کی ترقی اور سچائی کے قیام کے لئے ہم کیا کوشش کر رہے ہیں۔

ہمیں ایک مرتبہ احمدی ہوکر یا احمدیوں کے گھر میں پیدا ہوکر، اولاد ہوکر پھر بے فکر نہیں ہوجانا چاہئے، بلکہ شرائط بیعت کو وقتاً فوقتاً سامنے رکھتے رہنا چاہئے۔ اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ جہاں تک رسوم و بدعات کا سوال اور حرص اور لالچ کا سوال ہے، یہ ایسی برائیاں ہیں جو گھروں کے سکون کو بھی برباد کرتی ہیں اور معاشرے کے سکون کو بھی برباد کرتی ہیں۔ پس ایک احمدی عورت کو ان سے بچنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسوم میں آجکل ایک بہت بڑی رسم جس نے بدعت کی شکل اختیار کرلی ہے، شادی بیاہ پر بے جا اسراف ہے، بے انتہا خرچ ہے۔ بعض دفعہ فضول خرچی کی حد تک خرچ ہوجاتے ہیں۔ دلہن کے جوڑوں پر بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان رسوم و رواج کے طوق سے آزاد کرنے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور اس زمانے میں اسی کو نئے سرے سے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے۔ اگر وہی طوق گردنوں میں ڈالنے ہیں تو پھر احمدی ہونے کا فائدہ کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے بھی ہیں جو اپنے بچوں کی شادیوں پر اگر بے تحاشا خرچ کر رہے ہیں اور کشائش ہے تو دو تین غریب بچیوں کی شادیوں کا بھی خرچ دے دیتے ہیں۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کہ آپ میں سے بہت سی ایسی بھی ہیں جو جماعتی اخراجات کے لئے کوئی بھی تحریک کی جائے، کھل کر چندے دینے والی ہیں، اپنے زیور تک دے دیتی ہیں، ایک رتی بھی زیور اپنے پاس نہیں رکھتیں لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ذاتی خواہشات کی تکمیل اور مقابلہ کرنے والی بھی بہت سی ہیں۔ مردوں میں بھی ہیں، عورتوں میں بھی، جو اپنے اوپر خرچ تو کرتی ہیں یا کرتے ہیں، جو بھی صورت ہو لیکن دوسرے کا خیال نہیں ہے۔ پس اگر آپ میں سے ہر ایک اپنی شادیوں پر اخراجات کا 1/10 غریبوں کی شادیوں کے لئے دیں تو پھر یقیناً آپ ان لوگوں کی فہرست میں آجائیں گی جو رسم اور دکھاوے کے پیچھے چلنے والی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعام جو کشائش کی صورت میں آپ کو ملا ہے، اس کا شکر ادا کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے انعام سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جو میں نے تمہیں دیا ہے اس کا اظہار بھی ہونا چاہئے لیکن اظہار اس حد تک ہونا چاہئے جو اعتدال کے اندر ہو۔ اظہار اس حد تک ہونا چاہئے جہاں آپ کو اپنے غریب بھائیوں کا بھی خیال رہے، بہنوں کا بھی خیال رہے۔ ان غریب دلہنوں کا بھی خیال رہے جن کو مشکل سے رخصتی کے وقت دو جوڑے ملتے ہیں۔ جن کے رخصتی کے وقت شاید ایک تولہ سونے کا زیور بھی میسر نہیں آتا۔ جن کو پھر انہی باتوں سے سسرال میں جا کے جہیز کے طعنے سننے پڑتے ہیں۔ پس اگر آپ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے کشائش دی ہے، ان کا خیال رکھیں گے تو یہی کشائش آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنائے گی۔ پس اس طرف بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے۔ عورتیں چاہیں تو مردوں کو قائل کرسکتی ہیں کہ ہمیں خدا کی رضا کے حصول کے لئے غریبوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس لئے یہ کسی عورت کا عذر نہ ہو کہ ہمارے مرد نہیں مانتے۔ یقیناً بعض ایسے مرد ہیں جو سخت دل ہیں، جو صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کرنا جانتے ہیں جو اپنی بیویوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتے لیکن اکثریت ایسی نہیں ہے۔ اگر عورتیں چاہیں تو مردوں کو قائل کرسکتی ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہاں آنا اور مالی لحاظ سے بہتر ہونا، کشائش پیدا ہونا، آپ کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ احمدیت کی وجہ سے ہے۔ آپ پر جو مظالم ہوئے اور ایک بہت بڑی تعداد اس لئے یہاں آئی کہ ان پر پاکستان میں مظالم ہوئے، یا ان ظلموں کے خوف سے یہاں آگئے۔ پس یہ احسان جو مالی کشائش کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا ہے یہ احمدیت کی وجہ سے ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں۔ رسم و رواج اور ہوا و ہوس کے پیچھے چلنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان ملکوں میں آکر یہ نہ سمجھیں کہ یہ ترقی یافتہ ملک ہے اور ان کی ہر بات اچھی ہے یا اس ملک کے پاس رسم و رواج ایسے ہیں جنہیں ہمیں اپنانا ضروری ہے۔ ایک اصول یاد رکھیں کہ کسی بھی بات کو اپنانے سے پہلے یہ دیکھیں کہ کسی احمدی لڑکی اور عورت کے تقدس پر حرف نہ آتا ہو، اس کی عزت و عصمت پر حرف نہ آتا ہو۔ اس کی ایک احمدی ہونے کی جو پہچان ہے، اس پر حرف نہ آتا ہو۔ ایک احمدی عورت کو ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی لڑکی کو بہرحال دوسروں سے مختلف ہونا چاہئے تاکہ آپ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکیں۔ اس لحاظ سے کہ آپ کی نیکیاں مشہور ہوں۔ اس لحاظ سے کہ آپ احمدیت کا پیغام پہنچانے والی بن سکیں۔ پس ہر بات اس معاشرے کی اپنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو اچھائیاں ہیں، وہ لیں اور جو برائیاں ہیں ان کو سختی سے رد کریں۔ دین حق کی واضح تعلیم سے کسی بھی قسم کی رسم یا روایت نہ ٹکراتی ہو۔ یہ ہمیشہ خیال رکھیں اور آپ نے جو عہد بیعت باندھا ہے، اس پر حرف نہ آتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا عہدوں کے بارے میں بڑا واضح ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:35) اور اپنے عہد کو پورا کرو ہر عہد کے بارے میں یقیناً جواب طلبی ہوگی۔ پس ہر احمدی عورت، مرد، جوان اور بوڑھے کا یہ عہد ہے کہ وہ شرائط بیعت کو پورا کرنے کا عہد کرتا ہے۔ پس اپنے عہد کو پورا نہ کرنے والے یا حتی المقدور اس کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ٹھہر سکتے ہیں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل میں الگ شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

8 جولائی 2012ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری دن

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لائے جلسہ گاہ والہانہ نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے لگائے۔

جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم اسحاق فونسیکا صاحب نے پیش کیا اور فرنچ ترجمہ مکرم سلیم فاتح صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

بعدازاں مکرم سرمد نوید صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ع

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرفَان

کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم ایڈم الیگزینڈر صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرہ عالم بنا دیا

مکرم خالد منہاس صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم جوزف سیگر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

خدام و اطفال کی بہترین مجالس میں سندات اور علمِ انعامی کی تقسیم

اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمایا۔ اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ کے تحت نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس نے بھی حضور انور ایدہِ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے سندات خوشنودی اور علَمِ انعامی حاصل کیا۔

خدام نے جو پروگرام ترتیب دیا تھا اس کے مطابق اوّل آنے والی مجلس کو علم انعامی کے حصول کے لئے سب سے پہلے بلایا گیا اور دوم و سوم آنے والی مجالس کو اسی ترتیب سے بعد میں بلایا گیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی کہ سب سے پہلے تیسرے نمبر پر آنے والی مجلس اور پھر دوسرے نمبر پر آنے والی مجلس کو سندات خوشنودی دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اول آنے والی مجلس کو علم انعامی دیا جاتا ہے۔ آئندہ سے اس ترتیب کو ملحوظ رکھیں۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے درج ذیل خوش نصیب طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔

پروفیشنل

1۔ڈاکٹر عبدالہادی (Ph.D. & Research on Synthesis of Novel Macro Molecules)

2۔طاہر احمد (Invention of DAA Incorporating Optocoupler in the field of communication & getting a Patent for it)

3۔ڈاکٹر محمد احسان حاشر (Post Doctoral Research & Invention of Matrix Free Maldi Mass Spectrometry)

پوسٹ گریجویٹ

1۔فہد احمد (ماسٹر ان سائیکالوجی) 2۔سید محمد احمد (ماسٹر فنانس) 3۔دانش فلاح (سرٹیفائڈ جنرل اکاؤنٹنٹ) 4۔ڈاکٹر نجم میاں (ڈاکٹر میڈیسن) 5۔محمد انصر جاوید (ڈپلومہ ان کمرشل ایوی ایشن)

انڈر گریجوایٹ

1۔ابراہیم وڑائچ (بیچلر اپلائیڈ سائنس) 2۔نبیل احمد (بیچلر ایجوکیشن) 3۔عتیق احمد (بیچلر انجینئرنگ) 4۔حسن بیگ (بیچلر بزنس) 5۔معاذالدین ناصر (بیچلر اپلائیڈ سائنس) 6۔مطیع الرحمان شیخ (بیچلر اپلائیڈ سائنس) 7۔محمد عمر (بیچلر اپلائیڈ سائنس) 8۔جواد ریحان (بیچلر الیکٹریکل انجینئرنگ)

گریڈ 12

1۔قاسم میاں (اول پوزیشن 95.7 فیصد) 2۔لقمان اعجاز (دوم پوزیشن) 3۔وقار احمد (سوم پوزیشن) 4۔امتیاز احمد (آنر رول۔ یعنی 80 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کئے)

5۔علی ارشد (آنر رول) 6۔فلاح صادق (آنر رول) 7۔Shehzer طاہر (آنر رول) 8۔مرزا انس احمد وحید (آنر رول) 9۔سلیمان داؤد (آنر رول) 10۔باسل بٹ (آنر رول) 11۔شیراز احمد (آنر رول) 12۔وجاہت ناصر (آنر رول) 13۔جری اللہ (آنر رول) 14۔عاطف خان (آنر رول) 15۔جری احمد (آنر رول) 16۔حنان احمد (آنر رول) 17۔محمد سلمان ماجد (آنر رول) 18۔جہانزیب خالد (آنر رول) 19۔شاہ میر خان (آنر رول) 20۔عمر ظہور (آنر رول) 21۔لبیب خان (آنر رول) 22۔زریاب خان (آنر رول) 23۔مظہر ہاشم (آنر رول) 24۔طلال کاہلوں (آنر رول)

ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو (Trinidad and Tobago) جماعت کی طرف سے ایک طالبعلم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے سند اور گولڈ میڈل

حاصل کیا۔ڈاکٹر اعجاز اوگیر (ڈاکٹر میڈیسن)

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجز سے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے اسناد اور گولڈ میڈل حاصل کئے۔

1۔علیم الدین احمد (M.Sc. Strategic Studies, 1st Position)۔ 2۔طلحہ جنید رانا (فیکلٹی آف سائنس۔ سوم پوزیشن)۔ 3۔احمد زکریا (MBA۔سوم پوزیشن)

بعدازاں پروگرام کے مطابق بعض مہمان حضرات کے ایڈریسز تھے۔

مہمانوں کے خطاب

......سب سے پہلے **مارگریٹ بیسٹ۔** (Margret Best- Minister for Community Services) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

السلام علیکم۔سب کو مبارک باد چھتیسویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر۔خصوصاً حضور انور کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔پارلیمنٹ کے معزز اراکین اور معزز مہمانان یہ بات میرے لئے باعث عزت ہے کہ آج میں مذہبی آزادی اور امن کے شہزادے کے ساتھ ہوں۔احمدیہ جماعت ہمارے کینیڈین معاشرے کا ایک اہم حصہ ہے۔آپ کا نعرہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ (دل کی) گہرائی سے گونجتا ہے۔یہ ایک طاقتور پیغام ہے جو ہر معاشرہ اور مذہب کے لوگوں کو ایک کرتا ہے۔ ہماری شہریت پر فخر کی بہترین مثال یہ ہے کہ ہم کس طرح اپنے حقوق اور آزادی کی قدر کرتے ہیں۔کینیڈا ایک کامیابی، فلاح اور اچھی زندگی کی جگہ ہے۔یہ ایک خوش آمدید کرنے والا ملک ہے۔ہم آپس میں اختلافات کو قیمتی سمجھتے ہیں اور آپس کی مماثلتوں سے طاقت حاصل کرتے ہیں۔کینیڈا ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر ہم آزادی، انصاف، مساوات، برداشت اور امن کا احترام کرتے ہیں۔یہ جلسہ سالانہ ایک طاقتور مثال ہے اس آزادی اور انسانی حقوق کے احترام کی جو ہمارے کینیڈا پر حکومت کرتی ہے۔ریورنڈ ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ نے ایک دفعہ کہا تھا کہ ’’حقیقی امن کشیدگی کا نہ ہونا نہیں بلکہ عدل کا موجود ہونا ہے‘‘۔ہم سب سمجھتے ہیں کہ اونٹاریو اور کینیڈا ایک ایسی جگہ ہے جہاں عدل و انصاف بہت ترقی کرسکتا ہے۔

احمدیہ جماعت کو کینیڈین شناخت میں شراکت یعنی آپ کا بین المذاہب بات چیت اور دوسرے کلچروں کے احترام کی تاکید کرنا باقیوں کے لئے ایک بہترین مثال ہے۔یہ ایک بنیادی کینیڈین خوبی ہے۔احمدیہ جماعت کی انتھک انسانی امداد کینیڈا میں بھی اور باقی دنیا میں بھی جماعت اور ایمان کی طاقت کی روشن مثال ہے۔آپ نے اپنی کوششوں اور چندوں سے ہمارے معاشرہ کی ترقی میں بہت مدد کی ہے۔آپ کے امن اور بھائی چارہ کا پیغام ایک ایسا پیغام ہے جو ہر قسم کے لوگوں کو اکٹھا کر دیتا ہے۔مجھے بہت خوشی ہے کہ میرے علاقے کے کئی لوگ اس محبت کرنے والی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں احمدیہ جماعت کی برکتوں اور کامیابیوں کی خواہشمند ہوں۔یہ جلسہ ہمارے تعلقات کو نئی زندگی دے اور ہمیں ایک اچھے مستقبل کا راستہ دکھائے۔آخر میں مَیں ختم کرتی ہوں جماعت احمدیہ کے اس نعرہ کے ساتھ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔خدا آپ کا بھلا کرے اور آپ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

......اس کے بعد **محمد عمران چوہدری۔** Acting Counsel General for Pakistan نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

السلام علیکم۔حضرت مرزا مسرور احمد صاحب، لال خان ملک صاحب، میں آپ کو اس شاندار جلسہ منعقد کرنے کی مبارکباد دیتا ہوں۔جب میں آج اندر آرہا تھا تو کافی تعداد میں لوگ اندر داخل ہونا چاہ رہے تھے۔آپ کو اس جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں بہت زیادہ بات چیت کرتا رہا ہوں یہاں جماعت کے ساتھ بھی اور آپ کی جو N.G.O ہے ہیومینیٹی فرسٹ کے ساتھ بھی۔میں نے پہلے بھی کہا ہے اور میں دوبارہ کہتا ہوں کہ ہم پاکستانی ریاست جماعت کے نظام اور اتحاد سے بہت کچھ سیکھ سکتی ہے اور جو آپ کا پیغام ہے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں یہ پاکستانی ریاست کا نعرہ ہونا چاہئے۔بہت شکریہ مجھے یہاں بلانے کے لئے۔

......بعدازاں **آنریبل شان کیسی۔** (Hon. Shawn Casey-MP from Charlotte Twon, PEI) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

السلام علیکم خواتین و حضرات۔میں بہت خوش ہوں کہ مَیں یہاں پر موجود ہوں۔آپ کے ایمان، جماعت اور کاموں کا جشن منانے کے لئے۔ مجھے اس بات کا بھی اعزاز ہے کہ میں اپنے بہت سے پارلیمنٹ کے ساتھیوں کے ساتھ موجود ہوں، مثلاً Judy Sgro & Christy Duncan۔ میں مبارکباد دیتا ہوں ایک چھوٹے اور خوبصورت جزیرے (PEI) سے اور اپنے شہر Charlotte Town سے جہاں میں پیدا ہوا۔میں فضل ملک صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اس چھتیسویں جلسہ سالانہ پر یہاں آنے کی دعوت دی۔مَیں زیادہ وقت نہیں لیتا چونکہ اور لوگوں نے بھی مبارکباد دینی ہے۔

احمدیہ جماعت کی تاریخ دلچسپ ہے۔ ہندوستان میں قائم ہوئی اور اب یہ جماعت 200 ممالک میں ہے جس میں کینیڈا بھی شامل ہے جہاں پر ان لوگوں نے نئی زندگیاں بنائیں، معاشرہ کے معزز افراد بنے اور مساجد بنائیں جن میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کیلگری میں ہے۔ احمدیہ جماعت امن، احترام، رواداری اور انسانی ہمدردی کا پیغام دیتی ہے۔ یہ ساری کینیڈین اقدار ہیں۔ آپ کی جماعت دوسروں کی مدد کرتی ہے یہاں پر بھی اور باہر بھی۔ بھوکے، مصیبت زدہ، طوفانوں اور زلزلوں میں گھرے لوگوں کی مسلسل مدد کرتے ہیں۔ آپ اپنی زندگیاں اس نعرہ کے ساتھ گزارتے ہو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ہم سب کو اس بہترین دنیا کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ ایک ایسی دنیا جس میں ایک دوسرے کا احترام، دوستیاں اور امن سب کے لئے ہو۔ شکریہ۔

......اس کے بعد **موریزیو بویلاقوا** (Maurizio Bevilacqua) وان شہر کے میئر (Mayor of City of Vaughan) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

حضرت اقدس! آپ کی موجودگی یقیناً وان شہر کے تین لاکھ سے زائد رہائشی محسوس کرتے ہیں۔ بیشک ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ میں احمدیہ جماعت کے ہمارے شہر میں ہونے کی اہمیت بیان کرنا چاہتا ہوں۔اس سے پہلے آپ کے نعرہ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔Love جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اسم ہے۔لیکن احمدی اس کو فعل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ "To Love" یعنی محبت کرنا اور فعل میں استعمال کرنے سے مراد یہ ہے کہ نہ صرف ہم یہ کہیں کہ ہم محبت کرتے ہیں بلکہ اپنے عمل سے کر کے دکھائیں۔فعل عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے اور عمل یہ ہے کہ وان شہر میں عطیہ خون کے کلینک لگائے جاتے ہیں تا ضرورتمندوں کی مدد ہوسکے۔ محبت کرنے سے مراد "Run for Vaughan" منعقد کرنا ہے تا ہم سب مل کر وان (Vaughan) کا ہسپتال بناسکیں۔محبت کرنے سے مراد "Community Centre" کھولنا ہے۔جو کہ کھولا جائے گا۔محبت ایک فعل ہے اور اس کی بہترین مثال پیس ولیج (Peace Village) کا تعمیر کرنا ہے۔ جو کہ وان شہر میں بنایا گیا ہے۔لفظ Love کو اسم سے فعل میں تبدیل کرنے سے بہتر اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔یعنی ایک ایسی جماعت جو کہ بین المذاہب پروگراموں کی ترغیب دیتی ہے اور ایک جماعت جس نے وان شہر میں پیس ولیج (Peace Village) تعمیر کیا ہے پس حضرت اقدس آپ کا تہہ دل سے شہر میں تمام پیار اور امن لانے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

......بعدازاں **ڈیو لی ویک** (Dave Levac ,Speaker of the House for the Ontario Legislature) نے اپنا ایڈریس پیش کیا:

السلام علیکم۔ دوسری زبانوں میں بھی سلام۔ اس عظیم کینیڈا کے رہنے والوں کا 170 مختلف زبانوں میں سلام۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے محبت بھری دعوت دی گئی کہ میں آپ کے سامنے ہر منتخب شدہ اونٹاریو کے قانون ساز کی طرف سے بات کروں۔ یہ میرا کام ہے۔ مجھے آپ تک سلام پہنچانے میں انتظامیہ نے دو گھنٹے دیئے۔ میں ان کا اس سلسلہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس خطاب کو اسی لئے چھوٹا کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس، معزز مہمان جو صدارتی کرسی کے قریب بیٹھے ہیں، دنیا سے آئے ہوئے خاص مہمان، مومنین، مَیں آپ کے سامنے ایک غلطیوں کا اعتراف کرنے والے شخص کی طرح کھڑا ہوں۔مَیں آپ کے سامنے عاجز اور شکرگزار ہو کر کھڑا ہوں۔ میں اسمبلی کے ہر ایک انتخاب شدہ ممبر کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں ہمارے پاس آئے اور حکمت، صدارت اور ایمان ہمارے پاس لائے۔مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اپنے بچے بھی لے کر آئے، ہمیں پہلے کی طرح اپنے بچوں سے یہ سیکھنا چاہئے۔معصومیت جو وہ اپنی کھلی کھلی آنکھوں سے دکھاتے ہیں۔ ایمان، بے لوث محبت جو اپنی کھلی بانہوں سے دیتے ہیں، ان کی ہر بات پر سوال کرنے کی طبیعت، سوال پوچھنے کی عادت اور سادے جواب لینے کی عادت۔ آپ کا شکریہ کہ آپ ان کی راہنمائی اس طرف کرتے ہیں کہ وہ یہ سیکھیں۔محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ تمام ممبرز کی طرف سے یہاں آنے کی دعوت کا شکریہ۔ آپ کا شکریہ ہمیں وہ محبت دکھانے کا جس کے ذریعہ سے ہر چیز فتح ہوجاتی ہے۔آپ کا جلسہ بہت اچھا گزرے۔

......اس کے بعد مکرمہ **سلمہ عطاء اللہ جان،** پاکستانی پختون میں سے کینیڈا کی پہلی سینیٹر نے اپنا ایڈریس پیش کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میرے عظیم بہنو اور بھائیو۔ السلام علیکم۔ مجھے یہاں بلانے کا شکریہ۔مَیں ایک کینیڈین مسلم جو پاکستان سے تعلق رکھتی ہوں یہاں آنے پر فخر اور خوشی محسوس کرتی ہوں۔ہمیں نظر آتا ہے کہ ہم احمدیہ کمیونٹی، مسلم کمیونٹی اور ایک کینیڈین کمیونٹی کے طور پر متحد ہیں۔اس حقیقت کی مثال یہ فقرہ دے رہا ہے۔’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔ یہاں کینیڈا میں ہم ایک ولولہ انگیز اور مختلف کلچرز کو جمع کرنے والے ملک پر فخر کرتے ہیں۔آج کا پروگرام اس کی اعلیٰ مثال پیش کرتا ہے۔

ہمیں اسے ایک روایتی بات کی طرح نہیں لینا چاہئے۔دنیا کے مختلف حصوں میں لوگ مذہب کی وجہ سے دکھ دیئے جاتے ہیں مگر کینیڈا میں ہم اختلاف مذاہب کو سراہتے ہیں۔ یہاں ہال میں دیکھیں تو آپ کو مختلف مذاہب نظر آئیں گے جو اس ملک کو اچھا بناتے ہیں۔اس کے ضمن میں ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال سے سیکھ سکتے ہیں۔مدینہ داخل ہونے پر آپ نے سالہا سال کی جنگوں کو ختم کیا، مختلف مذاہب مسلمانوں، یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے درمیان امن پیدا کیا۔انہوں نے انسانی اور آزادی کا میثاق قائم کیا جس نے انہیں باہمی امن کی حالت میں رہنے دیا۔آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم صرف اکٹھے ہو کر ہی اس ملک کو بنا سکتے ہیں جو ساروں کے لئے کھلا اور ان کو خوش آمدید کرنے والا ہو۔آخر میں مَیں حضرت اقدس اور دوسرے مہمانوں کو خوش آمدید پیش کرتی ہوں۔آپ کو اس جلسہ کی مبارک باد دیتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ یہ آپ کے تعلقات کو مضبوط کرنے کا موجب ہوا ہے اور مذہبی علم و فہم کو بڑھانے والا ہوا۔ میں اپنے Conservative پارلیمنٹ کے ممبر کو بھی یہاں دیکھتی ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔ السلام علیکم اور اللہ آپ پر اپنی برکات نازل کرے۔

......**آنریبل چارلس سوزا۔** (Honourable Charles Sousa MPP and Minister of Citizenship and Immigration for the Province of Ontario) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

معزز مہمانان، خواتین اور مرد حضرات۔ السلام علیکم۔مَیں پریمیئر کی طرف سے، Govt. of Ontario کی طرف سے اور اونٹاریو کے تمام لوگوں کی طرف سے، یہ میرا اعزاز ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس جلسہ پر حاضر ہوں۔یہ تین دن ایک موقعہ ہے اپنی روحانی زندگی کو غنی کرنے کے لئے اور اپنے ایمان کو گہرائی سے دیکھنے کے لئے۔یہ ایک عظیم مقصد ہے۔میں امید رکھتا ہوں کہ یہ جلسہ آپ کو مضبوط کرے گا اور خوشی پہنچائے گا۔ میں پریمیئر کی طرف سے اور اونٹاریو (Ontario) کے تمام لوگوں کی طرف سے حضور انور کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔آپ کی عالمگیر روحانی قیادت ہم سب کو مضبوط کرتی ہے۔جیسے آپ جانتے ہیں، اونٹاریو میں بہت سے مذاہب موجود ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے ہم دوسروں کے تمام عقائد کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہم خوش قسمت اور مبارک ہیں کہ ہمیں حضور انور کو اونٹاریو میں خوش آمدید کہنے کا موقعہ ملا اور یہ آپ کی پُرمسرت آمد ہے جس نے ہمارے اس صوبہ کو رہنے کے لئے اور مضبوط کمیونٹیز کی تعمیر کے لئے بہت اچھا مقام بنایا ہے۔اکٹھے کام کرتے ہوئے ہم اس بات کا مکمل عزم رکھتے ہیں کہ اونٹاریو کو مضبوط اور متنوع بنائیں تا کہ تمام مذاہب کے خاندانوں کی حمایت کی جائے۔اونٹاریو کے لوگ دنیا کے ہر کونے سے آئے ہیں۔ ہم اپنی پرانی رسومات بھی لاتے ہیں اور نئی رسومات بھی بناتے ہیں۔ ہم ایک ایسے امن اور ہم آہنگی میں رہتے ہیں جو کہ دنیا کے کثیر حصہ میں پائی نہیں جاتی۔میرے دوستو، ہم نے آپ کی ثقافت سے حصہ پایا ہے اور آپ کے ایمان سے اور آپ کے خاندانی تعلقات سے۔آپ مختلف طریقوں سے اونٹاریو کو بنانے میں شراکت حاصل کر رہے ہیں۔ جب آپ کامیابی حاصل کرتے ہیں تو اونٹاریو بھی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

جیسے ہم ان دنوں میں آپ کے ایمان کا جشن منا

رہے ہیں، ہمیں اپنی آزادی کا بھی جشن منانا چاہئے۔ چونکہ یہ آزادی ہے جو ہمیں اکٹھا ہو کر امن کے ساتھ عبادت کرنے دیتی ہے۔ تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہماری متحرک احمدیہ مسلم جماعت اونٹاریو کا کہ ہمیں بھی یہ شاندار موقعہ دیا کہ ہم بھی اس خاص لمحہ میں حصہ لے سکیں اور حضور انور سب کچھ جو آپ کرتے ہیں اس کے لئے آپ کا شکریہ۔

سر ظفر اللہ خان ایوارڈ

جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس سال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ ''سر ظفر اللہ خان ایوارڈ'' کا اجراء کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال ایسے سیاستدانوں کو دیا جائے گا جو اپنی شرافت اور انسانی ہمدردی کی وجہ سے کینیڈین سیاست میں قابل مقام رکھتے ہوں اور جماعت کے مفادات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

امسال جلسہ سالانہ کے اس آخری سیشن میں یہ ایوارڈ عزت مآب گریگ سوربارا (Greg Sorbara) کو دیا گیا۔ موصوف سٹی آف وان (جس میں بیت الاسلام واقع ہے) سے مقامی اور پھر صوبائی سطح پر سیاست میں خدمات سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ ان کا تعلق لبرل پارٹی سے ہے۔ یہ صوبہ اونٹاریو کے وزیر بھی رہے ہیں۔ آجکل ممبر صوبائی پارلیمنٹ ہیں۔ لیکن لبرل پارٹی اور کینیڈین سیاست میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

✿......اس کے بعد **گریگ سوربارا** (Greg Sorbara) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضرت اقدس! میرے گورنمنٹ کے ساتھیو، معزز مہمانو اور احمدیہ مسلم جماعت کے افراد کو اس 36 ویں جلسہ سالانہ پر السلام علیکم۔ اس انعام کا وصول کرنا میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ آپ نے میرے دل کی گہرائیوں کو چھوا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا میں ہرگز حقدار نہیں لیکن مَیں اسے نہایت عاجزی اور اعزاز کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔

حضور اقدس آپ کو علم ہوگا کہ میرا اس جماعت سے ایک محبت کا تعلق ہے۔ محبت سب کے لئے کی بات کرتے ہوئے میرا اس جماعت سے تقریباً گزشتہ 21 برس کا تعلق ہے۔ اس جماعت کے ساتھ یہ تعلق مجھے ابتدائی ایام کی طرف لے جاتا ہے جب اس جماعت کے باغ کے پودے کا بیج بویا جا رہا تھا۔

آجکل آپ میں سے بعض اپنے اپنے صحنوں میں باغبانی کر رہے ہوں گے جیسا کہ مَیں اور میری بیوی آجکل کی گرمیوں کے خوشگوار دنوں میں کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہر ایک عظیم باغ کو تین عناصر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک زرخیز زمین، دوسرا اعلیٰ درجہ کا بیج اور تیسرا عظیم باغبان کی محنت۔ اس معاملہ میں زمین سے مراد کینیڈا ہے۔ ایسی زمین جو نشوونما کے ساتھ ساتھ دنیا کے ہر کونے کے تمدن کی ترقی اور تکمیل کے لئے جشن مناتی ہے۔ اس مثال میں اعلیٰ بیج سے مراد جماعت احمدیہ کا اعلیٰ درجہ کا ایمان ہے۔ جو کہ آپ کے نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی بنیاد سے نکلتا ہے۔

حضور اقدس، اس کے باغبان یا محافظ ہیں۔ حضور اقدس کی قیادت ہے اور میرے پیارے دوست نسیم مہدی صاحب کی راہنمائی ہے۔ جو کہ آجکل ہمارے جنوب (امریکہ) میں ایک اور باغ کی باغبانی کر رہے ہیں اور اب لال خان ملک صاحب (امیر جماعت کینیڈا ہیں) جو کہ ہم سب کی مذہبی زندگی کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہیں۔

27 سال قبل، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، اس باغ کو ابتدا میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ پس یہ آپ لوگوں کی قیادت اور ایمان تھا جس کے نتیجے میں یہ باغ پھلا اور پھولا ہے۔ اب تو یہ باغ ملک بھر میں لہلہا رہا ہے۔ میرے گھر کے باغ کی طرح یہ باغ نہیں جو کہ صرف جسمانی خوراک مہیا کرتا ہے بلکہ یہ باغ تو روح کی غذا مہیا کرتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ یہ چھتیسواں جلسہ سالانہ آپ کے لئے روح کو تازہ کرنے والا، ایمان کو پختہ کرنے والا ہو اور آپ کو ایسی طاقت اور عزم دے جس کے نتیجہ میں آپ باقی کے تین سو تریسٹھ دن گزار سکیں۔ جن میں آپ کو روزانہ کی زندگی کے اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنا ہے۔

آخر میں اس عظیم شخص کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یعنی جسٹس ظفر اللہ خان۔ وہ یقیناً گزشتہ ایک سو پچاس سال کی عظیم شخصیات میں سے ہیں جو اس چھوٹے سے سیارے یعنی زمین سے گزر چکے ہیں اور اگر آج وہ یہاں موجود ہوتے تو یقیناً سب سے پہلے وہ کینیڈا کی زمین کا خوشی سے ذکر کرتے جس نے احمدیہ جماعت کو اس ملک کے دس صوبوں اور تین Territories میں آباد کیا ہے۔ میرے خیال میں پھر وہ پاکستان کے توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا اعلان کرتے جو کہ ایک خوفناک تعصب کے نتیجہ میں تراشا گیا ہے اور آخر پر یقیناً وہ آپ تمام لوگوں کو اپنی گھریلو زندگی میں اور روحانی زندگی میں عظیم کامیابی کی دعا دیتے۔ آپ کے اس انعام کا بہت بہت شکریہ۔ خدا تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ النور کی آیت نمبر 56 (آیت استخلاف) کی تلاوت کی اور فرمایا:

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں۔ شروع میں تلاوت میں بھی پڑھی گئی تھیں۔ ترجمہ بھی ان کا آپ نے سن لیا ہے اس سے واضح ہو گیا ہوگا کہ جس مضمون کو میں آج بیان کرنے لگا ہوں وہ خلافت سے متعلق ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ یہ مضمون جتنی اہمیت کا حامل ہے اتنی اس پر توجہ نہیں دی جاتی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ چند سالوں میں اس مضمون کو عموماً جماعت کے مختلف اجتماعوں پر جلسوں پر بیان کیا جاتا ہے۔ مختلف حوالوں سے آپ نے فرمایا تھا کہ ہمارے علماء کو بار بار اس مضمون کو سامنے رکھنا چاہئے۔ کم از کم یہاں میں نے جب پروگرام کینیڈا کا دیکھا تو مجھے یہ مضمون کسی بھی تقریر میں نظر نہیں آیا کہ براہ راست بیان کیا گیا ہو۔ کم از کم ہر جلسے میں دنیا میں خلافت کے موضوع پر کسی نہ کسی عنوان کے تحت اس پر تقریر ہونی چاہئے۔ اس لئے میں نے دیکھا کہ پروگرام میں یہ نہیں ہے تو میں نے خود ہی یہ موضوع آج اپنے ذمے لے لیا۔ لیکن میں جو بیان کروں گا اس کی مختصراً اس کا علمی پہلو بیان کروں گا۔ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور تائیدات پر ہوگا۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اختتامی خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 36-37 بتاریخ 7 ستمبر 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

حاضری جلسہ سالانہ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 18 ہزار 5 ہے اور 24 ممالک کے نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی ہے۔

نغمات

بعد ازاں مختلف گروپس نے باری باری دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

سب سے قبل جامعہ احمدیہ کے طلباء نے اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعائیہ نظم پیش کی۔

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا
وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا
جو طلحہ نے ہاتھوں پہ تیروں کو کھایا
فدا ہو کے آقا پہ سب کچھ لٹایا

اس کے بعد افریقن لوگوں نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں کلمہ کا ورد کیا اور ان کے ساتھ سارے ہال نے بیک زبان ہو کر کلمہ طیبہ کو دہرایا۔

اس کے بعد بنگالی احباب کی باری آئی تو انہوں نے بنگلہ زبان میں اپنی اطاعت اور فدائیت کا اظہار کرتے ہوئے دعائیہ نظم پیش کی۔

پھر خدام کے ایک گروپ نے مائیک لیا اور خلافت سے اپنی کامل وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے یہ ترانہ پیش کیا۔

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے

بعد ازاں خدام اور اطفال کے ایک گروپ نے مل کر یہ ترانہ بڑے عزم اور جوش کے ساتھ پیش کیا۔

زندہ باد زندہ باد، خلافت زندہ باد

جلسہ کے تمام حاضرین نے یہ ترانہ ساتھ ساتھ بلند آواز سے پڑھا۔ جس کا غیروں پر بھی غیر معمولی اثر ہوا۔

آخر پر پھر جامعہ احمدیہ کے طلباء نے نظم

ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

پیش کی۔ تمام حاضرین بھی ساتھ ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجکر پچاس منٹ پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ظہرانہ

آج جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل حکومتی سرکردہ حکام اور دیگر مہمانوں کے لئے ظہرانہ (Lunch) کا انتظام کیا گیا تھا۔ آج جلسہ کی اختتامی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ایک فیڈرل منسٹر، گیارہ فیڈرل ممبرز پارلیمنٹ، پانچ صوبائی وزراء، سترہ صوبائی ممبرز پارلیمنٹ، ایک سینیٹر (Senator)، چار ڈپلومیٹس، پانچ سابقہ فیڈرل ممبرز پارلیمنٹ، تین ہائی رینکنگ پولیس آفیسرز، دو پولیس چیفس، سولہ کونسلرز، چھ میئرز اور اس کے علاوہ بعض اداروں کے ڈائریکٹرز، پرنسپلز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریب ظہرانہ میں قریباً ایک ہزار کے لگ بھگ مہمان شامل ہوئے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب ظہرانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور جملہ مہمانوں نے حضور انور کی معیت میں کھانا تناول کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرداً فرداً ہر ٹیبل پر تشریف لے گئے اور آنے والے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

یہ پروگرام تین بجکر پچپن منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے واپس روانہ ہوئے اور قریباً سوا چار بجے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

اجتماعی ملاقاتیں

چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور اجتماعی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

حضور انور جب دفتر تشریف لائے تو بعض بوڑھی اور بیمار خواتین جن کے لئے سیڑھیاں چڑھنا مشکل تھا وہ مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں ویل چیئر پر اور کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باری باری سب کے پاس تشریف لے گئے اور شرف ملاقات اور شرف زیارت بخشا۔ بعد ازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق پہلے خواتین کی ملاقات شروع ہوئی۔ خواتین ایک قطار کی صورت میں باری باری اپنے پیارے آقا کے پاس سے گزرتیں۔ حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں۔ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور بچوں کے لئے پیش آمدہ مسائل کے لئے دعا کی درخواست کرتیں۔ بچیاں امتحانات میں کامیابی کے لئے اور اپنے نیک نصیب ہونے کے لئے دعا کے لئے عرض کرتیں۔ حضور انور ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔

خواتین کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مرد احباب کی اجتماعی ملاقات شروع ہوئی۔ مرد احباب بھی باری باری ایک قطار کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس تشریف لاتے۔ شرف مصافحہ حاصل کرتے، تصویر بنواتے، دعا کی درخواستیں کرتے ہوئے رخصت ہوتے۔ طلباء نے بھی اپنے پیارے آقا سے قلم حاصل کئے اور کم عمر بچوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج اس شام کے سیشن میں برٹش کولمبیا، پریری ریجن، ایسٹ ریجن، ویسٹرن اونٹاریو، جی ٹی اے ایسٹ کی جماعتوں کے سات صد دس مرد و زن نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو خواتین کی ایک بہت بڑی تعداد مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں کھڑی تھی جو وقت کی کمی کی وجہ سے ملاقات کی سعادت نہ پا سکی تھی اور ان میں سے بعض رو رہی تھیں۔ حضور انور ازراہ شفقت سب کے پاس باری باری تشریف لے گئے، ہر ایک نے شرف زیارت پایا۔ بچوں کو حضور انور نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ یوں ان سب کی دید کے سامان ہو گئے اور یہ بھی برکتیں حاصل کرنے کے بعد اپنے گھروں کو لوٹیں۔

خطبۂ نکاح اور نکاحوں کا اعلان

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا، دنیا میں آجکل انسانی نفسیات کے بارہ میں بہت کچھ کہا جاتا ہے لیکن جس انسانی نفسیات کو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا، بڑے بڑے ماہرین اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے اور اسی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے موقع پہ جن چند آیات کا انتخاب فرمایا ان میں تقویٰ پر خاص طور پر بہت زور دیا، رشتہ داروں، رحمی رشتہ داروں کے تعلقات پر بہت زور دیا۔ سچائی پر بہت زور دیا اور پھر اس بات پر بھی کہ یہ دیکھو کہ تم

نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا۔ پس یہ چیزیں اگر نئے قائم ہونے والے رشتوں میں اور ان نئے قائم ہونے والے رشتوں کے رشتہ داروں میں، جو دونوں طرف کے قریبی رشتہ دار ہیں، ماں، باپ، بہن، بھائی ان میں پیدا ہو جائیں تو کبھی وہ مسائل نہ اٹھیں جو عموماً رشتوں میں دراڑیں ڈالنے کا باعث بنتے ہیں جو رشتوں کے ٹوٹنے کا باعث بنتے ہیں، جو دونوں خاندانوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جب مقدمات میں ملوث ہو جاتے ہیں تو پھر میرے تک معاملات پہنچتے ہیں اور پھر شدید تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

پس ہمیشہ رشتے قائم کرتے ہوئے، یہ رشتے قائم کرنے والوں کو، لڑکا لڑکی کو یہ دیکھنا چاہئے کہ صرف دنیاوی مقاصد کے لئے یہ رشتے قائم نہ ہوں۔ صرف اپنی تسکین اور خواہشات پوری کرنے کے لئے رشتے قائم نہ ہوں۔ صرف لڑکی کے جہیز کو دیکھنے کے لئے اور لڑکی کی خوبصورتی کو دیکھنے کے لئے رشتے قائم نہ ہوں۔ نہ لڑکی والے اس بنا پر رشتہ قائم کریں کہ لڑکا بہت کمانے والا ہے، پیسے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا نے رشتہ قائم کرنے کے لئے مختلف معیار رکھے ہوئے ہیں تو تم جس معیار کو دیکھو، وہ یہ ہے کہ دینی حالت کیا ہے۔ پس جب دینی حالت دیکھی جائے گی تو لڑکا بھی اور لڑکی بھی اپنے دینی معیار بلند کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر لڑکے کو یہ کہا دینی معیار دیکھو لڑکی کا، حسن دیکھنے کی بجائے، دولت دیکھنے کی بجائے تو جہاں لڑکیوں میں یہ شوق اور روح پیدا ہوگی کہ ہم اپنے دینی معیار کو بلند کریں، علاوہ دوسری دنیوی نعمتوں کے جو اللہ تعالیٰ نے دی ہیں، تو خود لڑکے کو بھی پھر اپنا دینی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ کیونکہ دینی معیار صرف یکطرفہ نہیں ہوسکتا۔ یہ نہیں کہ لڑکا تو خود بیہودگیوں میں ملوث ہو اور مختلف قسم کی آوارہ گردیوں میں ملوث ہو، دنیاداری میں ملوث ہو اور یہ خواہش رکھے کہ اس کی بیوی جو آنے والی ہے اس کا دینی معیار بلند ہو۔ تو ظاہر ہے کہ جب یہ خواہش ہوگی کہ دینی معیار بلند ہو میری دلہن کا تو خود بھی وہ اس طرف توجہ دے گا۔ اسی لئے نکاح کے خطبہ کے موقعہ پر تقویٰ کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے اگر ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں گے کہ تقویٰ پہ قائم رہنا ہے، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کرنا ہے، ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا ہے۔ لڑکی نے لڑکے والوں کا خیال رکھنا ہے اپنے سسرال کا۔ اور لڑکے نے اپنے سسرال کا خیال رکھنا ہے تو کبھی وہ مسائل پیدا نہ ہوں جو رشتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

دوسری بات یہ اہم ہے کہ ہمیشہ اعتماد قائم ہونا چاہئے۔ اور اعتماد اسی وقت قائم ہوسکتا ہے جب سچائی پر بنیاد ہو۔ قول سدید کا مطلب یہ ہے کہ ایسی سچائی جس میں بالکل کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو، سیدھی اور کھری اور صاف بات ہو۔ یہ نہیں کہ پتہ لگتا ہے کہ شادی کے بعد، لڑکی کو یا لڑکے کو کہ انٹرنیٹ (Internet) پہ ای میلوں کے ذریعہ بعض ایسے رابطے ہیں جن کی وجہ سے پھر بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ پس پہلے دن سے جب رشتے قائم ہوں، سچائی پر بنیاد رکھ کر، اپنا سب کچھ واضح طور پر بتا دینا چاہئے اور پھر رشتے قائم کرنے چاہئیں تا کہ بعد میں کسی قسم کی بے اعتمادی پیدا نہ ہو۔

اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اس دنیا کو سب کچھ نہ سمجھو بلکہ یہ دیکھو کہ اس دنیا میں چند سال کی زندگی گزارنے کے بعد، نوجوانی کی عمر گزارنے کے بعد بڑھاپے میں ویسے بھی دنیا کی طرف خواہش کم ہو جاتی ہے، یہ نوجوانی کے بھی چند سال ہیں جن میں زیادہ سے زیادہ دنیا کی خواہشات کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بڑھاپے اور نوجوانی کی عمر گزارنے کے بعد بھی ستر (70) سال اسّی (80) سال جو زندہ رہے گا، تو جو اخروی زندگی ہے جو آخری زندگی ہے اور ہمیشہ کی زندگی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا خیال رکھو۔ پس اگر یہ چیزیں ہمارے اندر پیدا ہو جائیں، ہمارے رشتوں میں پیدا ہو جائیں تو کبھی بے اعتمادی نہ ہو، کبھی رشتے نہ ٹوٹیں، کبھی لڑائیاں نہ ہوں، ایک دوسرے کے جذبات کا، احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ پس یہ قائم ہونے والے رشتے ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں اور جماعت میں خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

ایک وقت تھا کہ جب ہم کہا کرتے تھے کہ اس یورپین معاشرہ میں مغربی معاشرہ میں رشتے بہت ٹوٹتے ہیں اور اس کی وجہ یہی بے اعتمادی ہوتی ہے، لڑکا اور لڑکی میں، میاں اور بیوی میں ایک عمر کے بعد، چند سال گزارنے کے بعد بے اعتمادیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور رشتے ٹوٹتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی ساٹھ (60) سے پینسٹھ (65) فیصد رشتے قائم رہتے ہیں اور تیس (30)، پینتیس (35) یا چالیس (40) فیصد رشتے ٹوٹتے ہیں۔ لیکن بڑی تکلیف دہ بات ہے اب کہ جماعت میں بھی اٹھارہ (18) بیس (20) فیصد رشتے ٹوٹنے لگ گئے ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ انتہائی قسم کی اب الارمنگ (Alarming) صورتحال ہے۔ اس کو ہمیں سنبھالنا چاہئے اور خیال رکھنا چاہئے، نیکیوں پر بنیاد رکھنی چاہئے۔

اللہ کرے کہ آج جو رشتے قائم ہو رہے ہیں اس بنیاد پر قائم ہوں اور ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں۔

اب اس کے ساتھ میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عزیزہ مشعل عمبر رحمان بنت نفیس الرحمٰن اور سلطان حسن ملک خان صاحب ابن سلطان محمود ملک خان صاحب کا نکاح ہے۔ اب یہ عزیزہ جو ہے اس کا تعلق اور اسی طرح جو لڑکا ہے اس کا تعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ ہے اور بزرگوں کے خاندان کے ساتھ ہے۔ مشعل رحمٰن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کی بیٹی ہیں۔ اسی طرح نفیس الرحمٰن صاحب حضرت خلیفہ علیم الدین صاحب جو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے بیٹے تھے ان کا نواسہ ہے۔ یعنی لڑکی کی ماں بھی خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور لڑکی کا باپ بھی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت اُمّ ناصر کے والد تھے یا کہہ لیں حضرت خلیفہ علیم الدین صاحب جو حضرت اُمّ ناصر کے بھائی تھے ان کا نواسہ ہے۔

اس لحاظ سے دونوں کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے براہ راست ہے، اس خاندان کے شمار ہوتے ہیں۔ اور سلطان حسن خان بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی کا بیٹا ہے اور ملک سلطان صاحب جو اٹک کے بڑے بزرگ تھے جو حضرت فتح محمد سیال صاحب کے داماد تھے ان کا پوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ بھی ایک پرانا خاندان ہے، بزرگوں کا خاندان ہے، ان لوگوں کا خاندان ہے جنہوں نے جماعتی خدمات انجام دی ہیں۔ بہرحال ان دونوں خاندانوں کو اپنے خاندانوں کی عزت کا پاس رکھنا چاہئے۔ دنیاوی دولت اور جاہ وحشمت یا خاندان کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز وہ نیکی اور تقویٰ ہے جو اگر پیدا رہے گی تو ان کی عزت واحترام قائم رہے گا۔ اللہ کرے اس بات کو یہ یاد رکھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوسرا نکاح ہے عزیزہ درثمین جالب صاحبہ بنت مکرم پیر مسیح الرحمٰن جالب صاحب کا عزیزم فرید مہدی صاحب واقف نو ابن مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج امریکہ کے ساتھ۔

یہ خاندان بھی جو ہے پیر مسیح الرحمٰن صاحب کا، اس خاندان نے بھی جماعت کی خاطر بڑی قربانیاں دی ہیں، دو شہید اِن کے ہوئے ہیں۔ دو بھائی ان کے شہید ہوئے اور بڑی خدمت کرنے والا خاندان ہے۔

اسی طرح جو نسیم مہدی صاحب کا بیٹا ہے فرید مہدی اور یہ خاندان بھی پرانا جماعتی خدمت کرنے والا ہے۔ نسیم مہدی صاحب کے والد مولانا احمد خان نسیم ہیں۔ انہوں نے بڑے وفا سے اور اخلاص سے ساری زندگی گزاری اور وقف نبھایا اور خدمت دین کی اور ہر طرح کی انہوں نے قربانیاں بھی دیں۔ آگے ان کے بیٹے کو بھی موقع ملا وقف کرنے کا۔ اللہ کرے کہ آئندہ نسلوں میں بھی یہ وقف کی روح قائم رہے۔ ابھی فی الحال تو نہیں ہے۔ لیکن آئندہ اولاد جو پیدا ہوگی ان میں اللہ کرے کہ واقف زندگی ہوں۔ اس پر نسیم مہدی صاحب نے بتایا کہ ایک بیٹا وقف زندگی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا۔

(3) عزیزہ مہ پارہ وینس صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم مظفر احمد وینس صاحب کا نکاح عزیزم مصباح ھدیٰ ابن مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(4) عزیزہ بشریٰ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم لقمان احمد صاحب (مبلغ سلسلہ) ابن مکرم نثار احمد صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا جو مبلغ سلسلہ سے نکاح کرنے والی بچی ہے اور اس کا خاندان ہے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ مبلغ سلسلہ ایک واقف زندگی سے لڑکی کو، نہ اس کے گھر والوں کو کوئی ڈیمانڈ نہیں ہونی چاہئے اور مبلغ سلسلہ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کینیڈا میں رہے یا یورپ میں رہے۔ وہ دُور دراز افریقن ممالک میں یا تیسری دنیا میں بھیجا جاسکتا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی جو مبلغ کی بیوی ہوتی ہے وہ بھی واقف زندگی ہوتی ہے اور اس کو وقف کی روح کے ساتھ گزارا کرنا چاہئے۔

(5) عزیزہ حمیرہ احمد صاحبہ بنت مکرم سید لئیق احمد صاحب (شہید لاہور) کا نکاح عزیزم سلمان اختر صاحب ابن مکرم اختر احمد شیخ صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی ڈاکٹر سید تنویر اختر صاحب ہیں۔

(6) عزیزہ عطیہ نصیر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب کا نکاح لبیب احمد مبشر صاحب (واقف نو) ابن مکرم مبشر احمد خالد کے ساتھ طے پایا ہے۔

(7) عزیزہ فہمیدہ ناصر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالصبور ناصر صاحب کا نکاح عزیزم وسیم اللہ صاحب ابن مکرم سمیع اللہ صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔

(8) عزیزہ عائشہ صدیقہ بھٹی صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب کا نکاح عزیزم حنان احمد بھٹی صاحب ابن مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔

(9) عزیزہ مریم بشارت صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم بشارت احمد چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم عتیق مظفر صاحب ابن مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب (مرحوم) کے ساتھ طے پایا ہے۔

(10) عزیزہ سلمیٰ کوکب مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا مبارک احمد صاحب کا نکاح عزیزم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم عصمت اللہ چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔

(11) عزیزہ عارفہ لبنیٰ صاحبہ بنت مکرم سعید فاروق چوہان صاحب کا نکاح عزیزم طارق احمد خلیفہ صاحب ابن مکرم طاہر احمد خلیفہ صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ طے پایا ہے۔

(12) عزیزہ وَردہ قاضی صاحبہ بنت مکرم قاضی عرفان احمد صاحب کا نکاح عزیزم افتخار احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد اشرف صاحب (نیشنل انٹرنل آڈیٹر) کے ساتھ طے پایا ہے۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور بعد ازاں نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

زمبابوے میں قرآن کریم کی نمائش کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: عبدالواسع عابد ۔ مبلغ سلسلہ زمبابوے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت زمبابوے کو چنوئی (Chinhoyi) یونیورسٹی میں قرآن کریم کی نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ یہ نمائش 9 اور 10 مارچ 2012ء کو لگائی گئی۔ اس نمائش کی تشہیر ساری سپر مارکیٹس اور شہر کی مساجد میں کی گئی۔ اور اخبار Weekly Mirror میں اشتہار بھی دیا گیا۔ اس کے لئے یونیورسٹی کا ایک ہال کرایہ پر لیا گیا۔ خدام نے مل کر اس ہال کی تزئین کی اور قرآن کریم اور کتب ترتیب سے رکھیں۔

اس نمائش کا افتتاح یونیورسٹی کی قائم مقام چانسلر Miss G.Kadyamatimba نے کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد یونیورسٹی کے نمائندہ نے تمام احباب کو خوش آمدید کہا۔ اور نمائش کا تعارف کرواتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔

اس کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کا تعارف پیش کیا۔ نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے عظمت قرآن کریم بیان کی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

تمام حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی جس کے بعد سب حاضرین نے نمائش کا وزٹ کیا جس میں یونیورسٹی کی انتظامیہ، پروفیسرز اور طلباء شامل تھے جن کی تعداد 50 سے زائد تھی۔

بعد میں لوگوں نے سوالات بھی کئے جن کے تفصیل کے ساتھ جواب دیئے گئے۔ اکثر مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایسی باتیں تو پہلے ہمیں کسی نے نہیں بتائیں۔ اور اسلام کا اصل خوبصورت چہرہ ہمیں اب نظر آیا ہے۔

اس موقع پر مہمان خصوصی اور دیگر مہمانوں کو قرآن کریم انگریزی ترجمہ اور دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی)، منتخب آیات قرآنی کا ترجمہ۔ اسلام کا پیغام از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا لیکچر Revival of Religion کے علاوہ بعض دیگر لٹریچر تحفہ کے طور پر دیا گیا۔

اس نمائش کے انعقاد کے لئے جماعت کے خدام، لجنہ اور انصار نے بڑی محنت سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس نمائش کے انعقاد کو بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راتوں کی کیفیت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5نومبر 2012ء میں مکرّر شائع ہونے والے ایک پرانے مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی کیفیت کو حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری نے بیان کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دن اور راتیں اگرچہ اس امر میں یکساں ہیں کہ آپؐ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ عبادت الٰہی میں بسر ہو رہا تھا۔ دراصل عبادت میں ہی آپؐ کی خوشی کا راز مضمر تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے پیغمبر! رات کے وقتوں میں اور دن کے اطراف و حصص میں اپنے ربّ کی تسبیح و تحمید کیا کر جس پر تیری خوشی اور خوشنودی کا دارومدار ہے۔

مگر آپ کے دن اور رات کے مشاغل میں ایک امتیاز بھی پایا جاتا ہے جیسا کہ سورۃ المزمّل میں فرمایا گیا کہ دن کے اوقات میں چونکہ تجھے مخلوق کے ساتھ تعلق کی بِنا پر بہت بڑی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے اس لئے اس معاملت سے فارغ ہو کر خداتعالیٰ کی جناب میں مناجات کرنے کا زیادہ تر موقع تجھے رات کے اوقات میں ہی مل سکتا ہے۔ پس آدھی رات یا اس سے کچھ کم و بیش حصہ قیام اور ناشئۃ اللیل میں بسر کیا کر۔

◉ امّ المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ کی رات اس طرح گزرا کرتی تھی کہ آپؐ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر چند نوافل پڑھتے، دعائیں کرتے اور پھر لیٹ جاتے۔ پھر اٹھ کر نوافل پڑھتے اور پھر لیٹ جاتے۔ ہر بار جتنا وقت آپ سوتے قریباً اتنا ہی وقت نوافل میں گزارتے اور اس طرح سے مجموعی طور پر قریباً نصف رات آپؐ کی دعاؤں اور نوافل میں گزرتی اور نصف کے قریب آرام لینے میں۔

◉ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت اس طرح پر نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ آپؐ پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے کہ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبْرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَۃِ۔ وہ بہت ہی بڑی حکومت اور بادشاہت کا مالک ہے۔ اس کی شان بہت ہی بڑی ہے اور عظمت اُسی کے لئے ہے۔ اس کے بعد آپ نماز شروع کرتے اور مَیں نے دیکھا کہ پہلی رکعت میں آپؐ نے ساری سورۃ البقرۃ پڑھی اور پھر رکوع بھی آپؐ نے قریباً اتنا ہی لمبا کیا جتنا لمبا قیام کیا تھا اور پھر رکوع کے بعد اسی طور پر قومہ اور پھر پہلا سجدہ اور پھر قعدہ بین السجدتین اور پھر دوسرا سجدہ۔ غرض ان ارکان میں سے ہر ایک رکن قریباً آپؐ کے قیام اور رکوع کے برابر ہی لمبا تھا۔ اسی طرح سے آپ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ جن میں آپؐ نے چار سورتیں یعنی سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ (یا سورۃ الانعام) پڑھیں۔

◉ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ امّ المومنین میمونہؓ کے گھر جا کر سویا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری اُس رات حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھی۔ جب آپؐ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی وضو کر کے ساتھ شامل ہو گیا۔ آپؐ نے کل تیرہ رکعت نماز پڑھی اور پھر لیٹ گئے۔ جب لیٹ کر نماز کے لئے اٹھے تو آپؐ نے جو دعائیں کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی: اے اللہ میرے دل میں، آنکھوں میں، کانوں میں، دائیں بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے نور ہی نور کر دے اور میرے ہر حصہ میں نور ہی نور ہو۔ اے اللہ خود مجھے مجسّم نور بنا دے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت جس کا اظہار انبیاء کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد ہوتا ہے لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نُور میں لانا ہی ہے۔ پس یہ دعا دراصل ایک محیط اور جامع دعا ہے۔

◉ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مَیں ایک دفعہ رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھا۔ آپؐ نے اٹھ کر سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی آیات پڑھیں۔ پھر مسواک اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی جس میں آپ نے قیام اور رکوع و سجدہ بہت لمبا کیا۔ پھر لیٹ گئے۔ اسی طرح تین بار آپ نے اٹھ کر نماز پڑھی اور درمیان میں لیٹ جاتے رہے۔

اس حدیث میں سورۃ آل عمران کی جن آیات کا ذکر ہے۔ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں ظاہر ہونے والے نشانوں کی طرف اشارہ کر کے اور ان سے فائدہ اٹھا کر آپؐ کی تصدیق کرنے والوں اور بالمقابل ان سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کا انجام بتایا گیا ہے اور بدانجام سے بچنے کے لئے بعض دعائیں سکھلائی گئی ہیں۔ ان آیات کو پڑھ کر آپؐ خداتعالیٰ کے حضور میں شفیعانہ التجا کرتے تھے کہ یا الٰہی غافلوں کی آنکھیں کھول اور انہیں بُرے انجام سے بچا۔

◉ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ قریباً ساری رات آپؐ یہ دعا کرتے رہے اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ أَنتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (المائدہ:119) اور یہ وہ دعا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اپنی بگڑی ہوئی امّت کے لئے بطور شفاعت کریں گے۔

◉ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تعلیم و تربیت تعہد و نگرانی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی طرف بھی توجہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رات کو ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور یکے بعد دیگرے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے۔ یہ دونوں اس وقت اپنی اپنی جگہ پر نماز میں مشغول تھے۔ حضرت ابوبکرؓ بہت پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمرؓ زیادہ اونچی آواز سے۔ بعد میں جب وہ دونوں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کے پاس سے اپنے گزرنے کا ذکر کر کے دونوں کی آواز کی کیفیت بیان فرمائی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مَیں اس خیال سے پست آواز سے پڑھتا ہوں کہ جس ہستی کی جناب میں مَیں اپنی عرض پیش کر رہا ہوں وہ پست سے پست آواز کو بھی اسی طرح سنتی ہے جس طرح بلند آواز کو۔ اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میری غرض یہ ہوتی ہے کہ کوئی سوتا ہو تو سن کر جاگ جائے اور جاگتا ہو تو اُس کی غفلت دُور ہو جائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو ارشاد فرمایا کہ کسی قدر بلند آواز سے پڑھا کریں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ اٹھ کر صحابہؓ کے حالات دریافت فرماتے اور تعہد کرتے رہتے تھے اور اس سلسلہ میں بھی ان کی تعلیم و تربیت آپ کے پیش نظر ہوتی تھی۔

◉ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رات کو مدینہ شریف میں کسی طرف شوروغل ہوا جس سے کسی حادثہ کا اندیشہ خیال کیا گیا۔ شور سن کر صحابہ کرامؓ اس طرف دوڑ پڑے۔ جب کسی قدر دُور گئے تو دیکھا کہ آگے سے آنحضرتؐ اُسی طرف سے واپس آ رہے ہیں اور ابوطلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہیں اور تلوار لگائی ہوئی ہے۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی خوف اور فکر کی بات نہیں اور اس گھوڑے کی نسبت فرمایا کہ گھوڑا کیا ہے ایک سمندر ہے۔

◉ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات گھر میں رات کو ازواج مطہرہ کی خوشی کی خاطر خوش طبعی کی باتیں بھی کیا کرتے تھے اور ان کے مناسب حال کہانیاں بھی سنتے اور سناتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بعض ازواج رات کو بیٹھی آپس میں باتیں کر رہی تھیں اور کہانیاں سنا رہی تھیں۔ ایک نے کہا کہ سب سے اچھی کہانی تو خرافہ والی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جانتی ہو کہ خرافہ کون تھا۔ وہ بنی عذرہ میں سے تھا۔ اسے کسی دوسرے ملک کے لوگوں نے اپنا اسیر اور غلام بنا لیا تھا۔ وہ ایک عرصہ دراز تک اُن میں رہا۔ پھر انہوں نے اُسے اُس کی قوم کی طرف واپس بھیج دیا۔ وہ اپنی قوم میں واپس پہنچ کر وہاں کے عجیب و غریب واقعات بیان کیا کرتا تھا۔

اسی طرح امّ زرع والی حدیث میں گیارہ عورتوں کا ایک لمبا قصہ مذکور ہے اور جسے آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے سنا تو فرمایا کہ میرا تمہارے ساتھ اس سے کچھ کم اچھا سلوک نہیں جو ابوزرع کا امّ زرع کے ساتھ تھا۔ یہ بھی آپ کے اسی حصہ سیرت کی ایک مثال ہے۔

◉ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ جب صبح کی نماز کی سنتیں پڑھ چکتے تو اس وقت اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ مجھ سے باتیں کرنے لگتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔

◉ حضرت امام زین العابدینؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میرے گھر میں جو آپؐ کا بستر تھا وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہی سوال میں نے حضرت حفصہؓ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے گھر میں آپؐ کا بستر ٹاٹ کا تھا جسے دوہرا کر دیا جاتا تھا اور اس پر آپؐ سوتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ اگر اس کی چار تہیں کر دی جایا کریں تو کچھ نرم ہو جائے۔ چنانچہ اس کی چار تہیں کر دی گئیں اور آپؐ اس پر سوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ آج میرے نیچے کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ وہی آپؐ کا بستر تھا۔ ہاں ہم نے اس کی تہیں بجائے دو کے چار کر دی تھیں تاکہ نسبتاً کچھ نرم ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا اسے پھر اسی طرح کر دو کیونکہ اس آرام کی وجہ سے آج نماز تہجد کے لئے پہلے وقت پر میری آنکھ نہیں کھلی۔

◉ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ جب آپؐ لیٹنے لگتے تو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا کرتے: ’اے اللہ! محشر کے روز مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا‘۔

◉ حضرت حذیفہؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب آپؐ بستر پر لیٹتے تو کہتے: ’اے اللہ تیرے نام پر ہی میری موت آئے گی اور اسی پر پھر مجھے زندگی ملے گی‘۔ جب جاگتے تو کہتے ’تعریف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے سزاوار ہے جس نے ہمیں موت کے بعد پھر زندگی بخشی ہے اور اسی کی طرف متوجہ ہونے کیلئے ہمارا جاگنا اور اٹھنا ہے‘۔

◉ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سوتے وقت کروٹ بدلتے تو کہتے: ’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی بھی قابل پرستش نہیں ہے وہ دیکھتا ہے اور ہر ایک پر اس کا کامل تصرف ہے۔ وہ آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں پایا جاتا ہے اس کا پروردگار ہے اور غالب اور بہت بخشنے والا ہے‘۔

◉ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے گھر میں ہوتی تھی تو آپؐ ہمیشہ رات کے پچھلے حصہ میں مقبرہ بقیع کی طرف تشریف لے جاتے اور وہاں جا کر کہتے: ’اے جماعت مومنین کے گھر کو آباد کرنے والو! السلام علیکم جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا وہ تم پر آ گئی اور ابھی ایک منزل طے کرنی باقی ہے جس کی میعاد تمہارے لئے کل کا دن ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی تم سے ملنے والے (ہی) ہیں۔ اے اللہ! بقیع کے رہنے والوں کو جو کیکر کے درختوں کے جھنڈ میں آ پڑے ہیں بخش دے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 12/ اگست 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

شاہ دیکھتے ہیں منصبِ عالی کی حیثیت
وہ دیکھتے نہیں ہیں سوالی کی حیثیت
دستِ سخی نے عزت و توقیر بخش دی
ورنہ تھی خاک دامنِ خالی کی حیثیت
پیوستہ جب تلک ہے شجر کے نصیب سے
تب تک خوشا نصیب ہے ڈالی کی حیثیت
چاہے زمانہ دے لے کڑی سے کڑی سزا
قائم رہے گی روحِ بلالی کی حیثیت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18/اگست 2009ء میں شامل اشاعت مکرم انور ندیم علوی صاحب کی نظم سے انتخاب پیش ہے:

قتیلِ عشق جب جاں سے گزرتا ہے تو لکھتا ہوں
کوئی گہرے سمندر میں اُترتا ہے تو لکھتا ہوں
’’اناالحق‘‘ کا لگے نعرہ، کوئی جب دار کو چومے
کہیں ’’منصور‘‘ کا پیکر ابھرتا ہے تو لکھتا ہوں
دہکتی آگ کو گلزار بھی ہوتے ہوئے دیکھا
کوئی نمرود جب حد سے گزرتا ہے تو لکھتا ہوں
سفر میں ہیں ہزاروں ہی مسافر دیکھ لو، لیکن
کوئی دل کی گلی سے جب گزرتا ہے تو لکھتا ہوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

28th September 2012 – 4th October 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 28th September

00:00 MTA World News
00:25 Tilawat
00:40 Yassarnal Qur'an
01:00 Jalsa Salana Address: An address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on the occasion of Jalsa Salana Ghana 2004.

02:00 Japanese Service
02:15 Shotter Shondhane
04:15 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
06:50 Address to USA Congress: An address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih Vto members of the USA Congress.
08:05 Siraiki Service
08:45 Rah-e-Huda: an Urdu discussion programme
10:15 Indonesian Service
11:15 Fiq'ahi Masa'il
12:00 Friday Sermon: Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
07:25 Rah-e-Huda
09:00 Indonesian Service
10:05 Darsul Qur'an
12:00 Live Friday Sermon: delivered by Huzoor live from Baitul Futuh Mosque, London
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
13:45 Tilawat
13:55 Yassarnal Qur'an [R]
14:20 Bengali Service
15:15 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal: a series of programmes about the blessings of Khilafat.
16:00 Friday Sermon [R]
17:15 Yassarnal Qu'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Address to USA Congress
19:35 Beacon of Truth
20:35 Fia'ai Masa'il
21:05 Friday Sermon
22:15 Rah-e-Huda: An Urdu discussion programme

Saturday 29th September

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:35 Yassarnal Qur'an
01:00 Address to USA Congress
02:15 Friday Sermon
03:25 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat
06:15 Dars-e-Malfoozat
06:30 Al Tarteel
07:00 Lajna Imaillah UK Ijtema 2010: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
08:00 International Jama'at News
08:30 Storytime: no. 37
08:55 Question and Answer Session: part 2 of a question and answer session recorded on 25th October 1996 in Sweden.
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Rec. on 28th September 2012.
12:05 Tilawat
12:15 Story Time: No. 37
12:30 Al Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Live Shotter Shondhane
16:15 Rah-e-Huda
17:45 Al Tarteel: No. 37
18:15 MTA World News
18:35 Lajna Imaillah Ijtema UK
19:35 Faith Matters
20:35 International Jama'at News
21:10 Rah-e-Huda
22:40 Story Time: No. 37
22:55 Friday Sermon

Sunday 30th September

00:05 MTA World News
00:35 Dars-e-Malfoozat
00:50 Al Tarteel: No. 37
01:20 Lajna Imaillah UK Ijtema 2010
02:25 Story Time: No. 37
02:50 Friday Sermon
04:05 Spotlight
04:55 Liqa Ma'al Arab
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20 Yassarnal Qur'an
07:45 Gulshan-e-Waqfe Nau Class
08:45 Faith Matters
09:55 Indonesian Service
11:00 Dars-ul-Qur'an
12:50 Tilawat
13:00 Friday Sermon
14:10 Bengali Reply to Allegations
15:05 Seerat-un-Nabi
15:55 Faith Maters
17:00 Yassarnal Qur'an
17:20 Kids Time
18:00 MTA World News
18:25 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
19:35 Dars-ul-Qur'an [R]
21:25 Blessings of Khilafat
22:00 Friday Sermon [R]
23:05 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an

Monday 1st October 2012

00:00 MTA World News
00:20 Dars-ul-Qur'an
02:10 Seerat-un-Nabi
02:55 Tilawat
04:00 Friday Sermon
05:30 Blessings of Khilafat
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Al Tarteel
07:05 Huzoor's Tours: Ghana
08:10 International Jama'at News
08:45 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
09:00 Rencontre Avec Les Francophones
10:00 Indonesian Service
11:10 Peace Symposium
12:15 Tilawat
12:25 Al Tarteel: no. 37
12:55 Friday Sermon
13:50 Bangla Shomprochar
14:50 Peace Symposium Qadian
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al Tarteel
18:00 World News
18:20 Huzoor's Tours: Ghana
19:25 Muslim Scienists
19:40 Real Talk
20:50 Rah-e-Huda
22:25 Friday Sermon
23:20 Peace Symposium Qadian

Tuesday 2nd October 2012

00:25 World News
00:45 Tilawat
01:00 Insight
01:15 Al Tarteel: No. 37
01:45 Huzoor's Tours: Ghana
02:50 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
03:10 Kids Time: Programme no. 7
03:40 Friday Sermon
04:45 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Jalsa Salana Qadian 2010: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.
08:00 Insight: science and medicine news
08:25 Whale Watching
09:00 Question and Answer session: English session with Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 18th June 1996. Part 2.
10:00 Indonesian Sevice
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon recorded 16th September 2011
12:15 Tilawat
12:25 Insight
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Real Talk
14:00 Bengali Service
15:00 Khilafat Centenary Moshaa'irah
16:00 Prophecies in the Bible
16:30 Seerat-un-Nabi
17:05 Learning French
17:30 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana Qadian [R]
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded 14th Sept 2012
20:30 Insight
21:00 Prophecies in the Bible [R]
21:45 Whale Watching [R]
22:15 Serat-un-Nabi [R]
23:00 Question and Answer session [R]

Wednesday 3rd October

00:10 MTA World News
00:10 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana Qadian 2010.
02:30 Learning French
03:00 Whale Watching
03:30 Prophecies in the Bible
04:10 Seerat-un-Nabi
05:00 Liqa Ma'al Arab: rec. on 26th Feb 1998
06:00 Tilawat & Dars
06:45 Al-Tarteel
07:05 Ansar Ijtema UK: Concluding address
08:00 Real Talk
09:05 Question and Answer session
10:00 Indonesian Service
11:05 Swahili Service
12:15 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:00 Al-Tarteel
13:20 Friday Sermon: rec. on 29th Dec 2006
14:15 Bangla Shomprochar
15:20 Fiq'ahi Masa'il
15:55 Kids Time
16:30 Faith Matters
17:40 Dars-e-Mustaja'ab
18:10 Al Tarteel
18:30 MTA World News
18:50 Ansar Ijtema UK
19:40 Real Talk
20:45 Fiq'ahi Masa'il
21:20 Kids Time
21:55 Dua-e-Mustaja'ab
22:20 Friday Sermon
23:15 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 4th October 2012

00:10 MTA World News
00:30 Tilawat
00:50 Al-Tarteel
01:10 Ansar Ijtema UK 2010
02:00 Fiq'ahi Masa'il
02:30 Moshaa'irah
03:25 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th March 1998.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:45 Yassarnal Qur'an
07:20 Huzoor's Tours: Ghana
08:10 Beacon of Truth
08:55 Tarjamatul Qur'an class
10:00 Indonesian Service
11:00 Pushto Service
11:45 Tilawat
12:00 Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'an
13:10 Beacon of Truth [R]
14:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon of 14th September 2012
15:05 Pakistan National Assembly 1974
15:55 Maseer-e-Shahindgan
16:20 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:25 Huzoor's Tours [R]
19:15 Faith Maters [R]
21:00 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:20 Pakistan National Assembly 1974 [R].
23:20 Beacon of Truth

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 28 September , 2012 | Issue No. 39

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مئی 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(تیسری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر یہ علماء موجود نہ ہوتے تو اب تک تمام باشندے اس ملک کے جو مسلمان کہلاتے ہیں مجھے قبول کر لیتے۔پس تمام منکروں کا گناہ ان لوگوں کی گردن پر ہے۔یہ لوگ راستبازی کے محل میں نہ آپ داخل ہوتے ہیں نہ کم فہم لوگوں کو داخل ہونے دیتے ہیں۔کیا کیا مکر ہیں جو کر رہے ہیں اور کیا کیا منصوبے ہیں جو اندر ہی اندر اُن کے گھروں میں ہو رہے ہیں۔مگر کیا وہ خدا پر غالب آجائیں گے اور کیا وہ اُس قادر مطلق کے ارادہ کو روک دیں گے جو تمام نبیوں کے زبانی ظاہر کیا گیا ہے۔وہ اس ملک کے شریر امیروں اور بدقسمت دولتمند دنیا داروں پر بھروسا رکھتے ہیں۔مگر خدا کی نظر میں وہ کیا ہیں۔صرف ایک مرے ہوئے کیڑے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ:67)

ایک انکشاف......قادیانی استانی اور وہ بھی عربی پڑھاتی رہی!!!

فیصل آباد،12 مئی: مقامی اخبار روزنامہ امن، جو پنجاب کے صنعتی شہر فیصل آباد سے شائع ہوتا ہے، کے 12 مئی کے شمارہ میں مندرجہ ذیل ’’غیر معمولی واقعہ‘‘ کی خوب تشہیر کی گئی:

’’گرلز مڈل سکول 77 ج ب میں قادیانی ٹیچر کا عربی پڑھانے کا انکشاف

ہیڈ مسٹریس کو علم ہونے کے باوجود ٹیچر کو عربی پڑھانے پر تعینات کرنا گہری سازش ہے

مذکورہ ٹیچر کو عربی تدریس سے ہٹا کر کسی اور عہدہ کے لئے تعینات کیا جائے۔عوام کا حکومت سے مطالبہ

سدھار (نامہ نگار) گورنمنٹ گرلز سکول چک نمبر 77 ج ب ملاں پور میں عرصہ دو سال سے قادیانی خاتون ٹیچر کے عربی پڑھانے کے انکشاف کے بعد پورے علاقہ میں کشیدگی پھیل گئی۔محکمہ تعلیم کو تو علم نہیں تھا کہ مذکورہ ٹیچر قادیانی ہے۔لیکن ہیڈ مسٹریس کو علم ہونے کے باوجود ٹیچر کو عربی پڑھانے پر تعینات کرنا گہری سازش ہے مذکورہ ٹیچر کو عربی تدریس سے ہٹا کر کسی اور عہدہ کے لئے تعینات کیا جائے۔تفصیلات کے مطابق سال 2010ء میں اساتذہ کی ہونے والی بھرتی میں خاتون ٹیچر بطور ایس ای ایس ای عربی ٹیچر بھرتی ہوگئی جس کی تعیناتی گورنمنٹ گرلز سکول ملاں پور میں کی گئی۔مذکورہ ٹیچر اپنی تعیناتی سے لے کر اب تک سکول میں عربی پڑھا رہی تھی حالانکہ سکول کے تمام سٹاف اور ہیڈ مسٹریس کو بھی یہ علم ہے کہ یہ قادیانی ہے۔اب عوامی حلقوں میں انکشاف ہونے پر علاقہ بھر میں کشیدگی پائی جاتی ہے اس لئے عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مذکورہ ٹیچر کو فوری طور پر ہٹایا نہ گیا تو وہ خود کارروائی کریں گے۔‘‘

پاکستانی اخبارات میں سنسنی پھیلانے کے لئے آئے روز ایسی کہانیوں کو جگہ مل جاتی ہے ذیل میں مذکورہ بالا کہانی کا مختصر تجزیہ پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

اس کہانی میں نامہ نگار عربی زبان کو اس وجہ سے خاص طور پر اٹھا رہا ہے کہ عربی زبان قرآن کریم کی زبان ہے اس صحافی کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے اٹلی کا کوئی مقامی نامہ نگار کسی یونانی کے استاد پر اعتراض کر رہا ہو۔یہاں تو اس نامہ نگار نے سنسنی اور اشتعال پھیلانے کی حد ہی کر ڈالی ہے ویسے بدنام زمانہ آرڈیننس XX کی تمام شقیں کھنگال کر بھی کسی احمدی کے عربی سیکھنے یا سکھانے پر مقدمہ بنانے کا مواد میسر نہیں آئے گا۔

اس خبر سے عیاں ہے کہ احمدی افراد پاکستان میں کس خوف کے سائے میں جی رہے ہیں اور بے بنیاد مقدمات کی مدد سے کسی معصوم کی زندگی کا سکون اکارت کرنا اہل وطن کا مشغلہ بن چکا ہے۔اس من گھڑت خبر میں جن ’’علاقہ بھر‘‘ اور ’’عوامی حلقوں‘‘ کا ذکر ہے وہ دراصل یہ نام نہاد صحافی اور اس کے ایک دو ساتھی شریر ہیں جو ایک احمدی استانی کی نوکری ختم کروانے کے درپے ہیں۔

دراصل اس کو اخباری خبر کی بجائے ایک مطالبہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ صحافی کی رائے میں لوگوں کو اس طرز پر احتجاج کرنا چاہئے۔نیز زرد صحافت کے نمائندگان خود ہی غیر تعلیم یافتہ عوام کو اسی خبر میں قانون ہاتھ میں لینے کا سبق سکھا رہے ہیں۔ویسے پاکستان میں قانون اور انصاف نام کی کوئی شے باقی بچی ہے؟؟

عقل و خرد اور اہل شعور ہونے کے دعویداران سے مطالبہ ہے کہ ذرا چند لمحے رک کر اس احمدی استانی کی زندگی کا تصور کریں جس کی نوکری اور ذاتی زندگی کو صحافت کے غیر قانونی استعمال کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔

اس خبر میں نہاں درنہاں اتناز ہر بھرا ہوا ہے کہ اللہ کی پناہ۔اہل صحافت نے احمدی استانی کے ساتھ ساتھ غیر احمدی ہیڈ مسٹریس اور دیگر استانیوں کو بھی ’’گہری سازش‘‘ میں شریک قرار دے دیا ہے حالانکہ یہ سب لوگ مل کر پاکستان میں چھائے جہالت کے گہرے اندھیرے دور کرنے کی سعی میں مصروف تھے۔دراصل ایسی روش میں ان تمام شریف طبع لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ بھی احمدیوں پر جاری مظالم میں حصہ ڈالیں اور غیر جانبدار یا خاموش نہ رہیں۔

ظلم کی انتہا ملاحظہ ہو کہ اگر ایک نام نہاد صحافی محض ذاتی مقاصد کے لئے ایک جھوٹی خبر بنا کر اخبار کو بھیج رہا ہے تو سارے عملہ میں ایک بھی عقل مند اور انصاف پسند نہ بچا تھا کہ حق کا ساتھ دے دیتا۔ویسے احمدیوں کے معاملہ میں یہ روش صرف ’’امن‘‘ اخبار کی نہیں بلکہ تقریباً تمام بڑے اردو اخبارات اسی رو میں بہہ رہے ہیں۔

ویسے آج ہر ادنیٰ سے ادنیٰ صحافی بھی جانتا ہے کہ اگر احمدیوں کے متعلق جھوٹی سچی کہانیاں مصالحے لگا کر اخبار کو بھیجی جائیں تو نہ صرف سینئر عملے، اخبار ایڈیٹر اور مالکان کی طرف سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی بلکہ ترقیات حاصل کرنے کا بھی یہی زینہ ہے ۔شائد پاکستان میں اسی ’’کم خرچ بالانشین‘‘ پالیسی پر عمل کر کے بہت سے ’’چھوٹے لوگ‘‘ راتوں رات ’’بڑے آدمی‘‘ بن چکے ہیں۔

گزشتہ سال روزنامہ اوصاف لاہور نے 218 احمدیت مخالف جھوٹی اور من گھڑت خبروں کو جگہ دی۔ویسے مذکورہ بالا کہانی پڑھ کر پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ جاری سلوک کی حقیقت کا ادراک چنداں مشکل نہیں رہا۔

الغرض مذکورہ بالا کہانی چیخ چیخ کر بتا رہی ہے کہ آج پاکستان میں مولوی، میڈیا، ریاست اور معاشرے کا ایک حصہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر احمدیوں کے خلاف ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرتے ہوئے ہر ظلم کو روا رکھے ہوئے ہے۔

اہلیان ربوہ پینے کے پانی سے محروم

ربوہ: روزنامہ وقت نے اپنی 12 مئی کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی۔

چناب نگر میں پینے کے پانی کی سپلائی 7 روز سے بند

چناب نگر (نمائندہ وقت) پینے کے پانی کی سپلائی سات روز سے بند ہونے کی وجہ سے چناب نگر کے رہائشی مشکلات کا شکار ہوگئے۔ موسم میں شدت آنے اور غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کے باعث پینے کے پانی کی قلت دن بدن بڑھ رہی ہے جبکہ زمینی پانی مضر صحت ہے جس کی وجہ سے شہری ہاتھوں میں بالٹیاں اور کینز لیکر واٹر فلٹریشن پلانٹ پر قطاروں میں لگے نظر آتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں گزشتہ پندرہ روز سے پانی کی سپلائی بند ہے۔جس کی وجہ سے شہری خرید کر غیر معیاری اور گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے پانی کی قلت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور رش کی وجہ سے پانی کا ٹینک خریدنے پر بھی کئی دن بعد کا وقت ملتا ہے۔اس ضمن میں واٹر سپلائی کے عملہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ساری رات میں صرف ایک گھنٹہ بجلی آتی اور ایک گھنٹہ میں ہم پانی کی سپلائی کیسے پوری کر سکتے ہیں۔لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے پانی کا بحران ہوا ہے۔اہل علاقہ کا مطالبہ ہے کہ انتظامیہ موثر حکمت عملی تیار کر کے شہر بھر میں پانی کی سپلائی بحال کروائے۔

اور اب سُنّی مولوی بھی

لاہور: ایسا لگتا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کی اس بہتی گنگا میں نسبتاً نرم اور کم متشدد سنی علماء (بریلوی مکتبہ فکر) والے بھی ہاتھ دھونے لگے ہیں۔جب اس گروہ نے دیکھا ہے کہ دیوبندی اور سلفی مولوی ان سے زیادہ سیاسی فوائد جمع کر رہے ہیں تو ہلڑ بازی اور زیادہ سے زیادہ سیاسی اثر ورسوخ جمع کرنے کے لئے پاکستان میں احمدیوں سے زیادہ کونسا آسان شکار مل سکتا ہے، یہ گروہ بھی میدان میں اتر آیا ہے۔چند ماہ قبل سنی تحریک نے خود کو سیاسی جماعت کے طور پر متعارف کروایا اور اب حال ہی میں لاہور میں ہونے والی علماء ومشائخ کانفرنس میں آئندہ انتخابات کی زیادہ زور وشور سے تیاری کرنے کا مصمم ارادہ کیا گیا ہے اور اب احمدی پہلے سے کئی گنا زیادہ شدت سے پنجاب اور سندھ میں سنی تحریک کے کارکنان کے ہاتھوں ستائے جانے لگے ہیں۔

روزنامہ سماء لاہور نے اپنی 10 مئی کی اشاعت میں شالیمار چوک لاہور میں سُنّی علماء فیڈریشن کی طرف سے ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے موضوع پر ہونے والی ریلی کی خبر شائع کی۔

’’ہم ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے گھر میں نقب زنی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔کلیدی عہدوں پر فائز احمدیوں کو ہٹایا جائے۔ پوری قوم ملک ممتاز قادری کو اس کی قربانیوں پر سلام پیش کرتی ہے۔گورنر سلمان تاثیر کے قتل میں گرفتار اس شخص کی رہائی کی مہم کامیابی تک جاری رہنی چاہئے۔......ہم ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔..........‘‘۔

اب کوئی دیوانہ ہی ہوگا جو یہ خیال کرے یہ مولوی لوگ محض ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں اور پاکستان کی گلی گلی ریلیاں نکال رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس گر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جمعۃ المبارک کی اھمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

’’حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔تو جمعوں کی اہمیت جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے ۔اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے‘‘۔ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 95)